غیر اسلامی تہوار

تاریخ، حقائق، مشاہدات

تالیف
محمد اختر صدیق

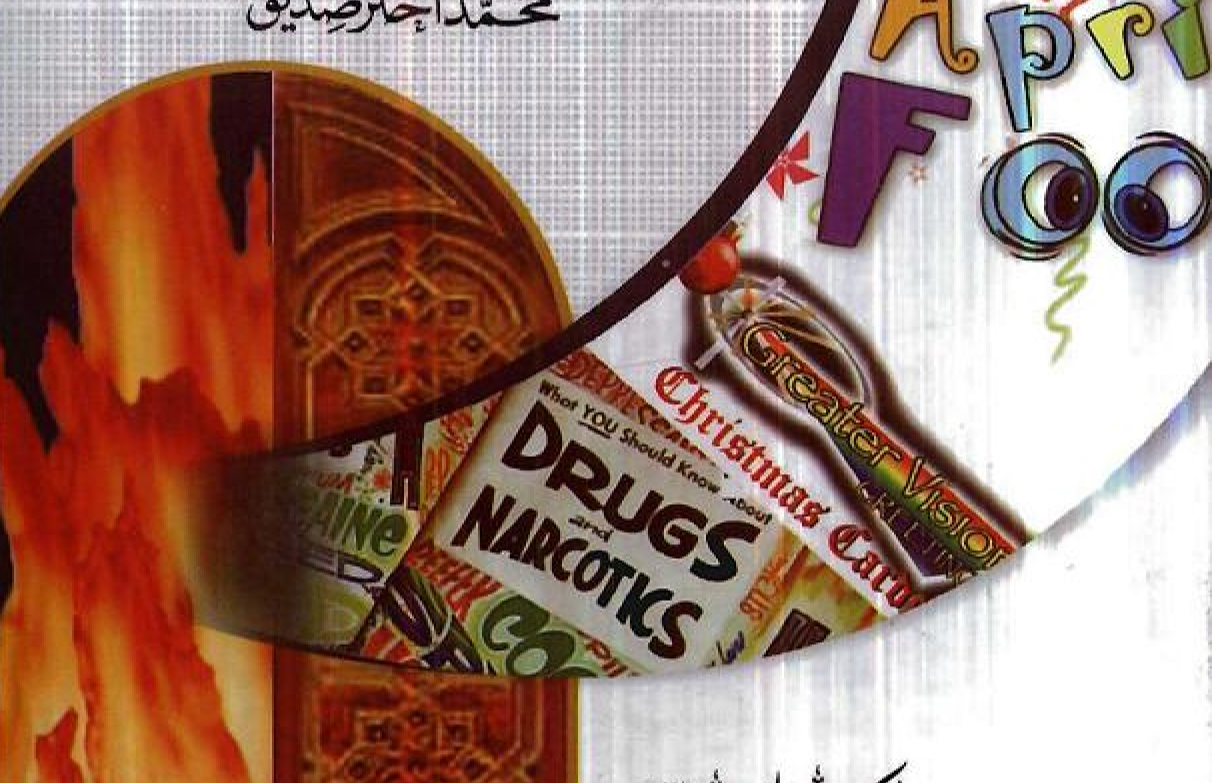

مکتبہ اسلامیہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

غیر اسلامی تہوار

تاریخ، حقائق، مشاہدات

تالیف

محمد اختر صدیق

مکتبہ اسلامیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر .... محمد سرور عاصم

اشاعت .... اکتوبر 2011ء

قیمت ....

المكتبة الرحمانية
۹۹۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر ....

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون:042-37244973
بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون:041-2631204, 2034256
E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

پیش لفظ ---------- 11

بسنت

بسنت کا تعارف ---------- 15
بسنت کی تاریخ ---------- 15
تاریخی حیثیت ---------- 16
بسنت کا شرعی حکم ---------- 21
خالص ہندووانہ مذہبی تہوار ---------- 21
جانی نقصان ---------- 23
2005ء بسنت 40 جانیں لے گئی سینکڑوں لاہوریے زخمی ومعذور ---------- 25
پتنگ بازی پر پابندی کے بعد بھی اموات ہوتی رہیں ---------- 26
بسنت 2006ء جانی نقصان کی رپورٹ اور بعض دلدوز مناظر ---------- 26
بسنت کی ہولناکیاں! ---------- 30
اسلامی اقدار کی پامالی ---------- 37
معاشی نقصان ---------- 38
سارا دن پتنگ بازی، پابندی ٹھس، انتظامیہ ناکام ---------- 38
لاہور پتنگ بازی سے 8 دنوں میں 21 ٹرانسفارمر تباہ ہوئے ---------- 39
عوام الناس کے لئے ناقابل برداشت اذیت ---------- 41
منی بسنت گولیوں کی تڑتڑاہٹ بوکاٹا 45 فیڈر بند، 1500 مرتبہ ٹرپنگ ---------- 43
پتنگ بازوں نے ہسپتالوں میں داخل مریضوں کی زندگی بھی اجیرن کردی ---------- 44
پتنگ بازی کی مدت میں توسیع کی درخواست، عوام خوفزدہ ہوگئے ---------- 44
فضول خرچی ---------- 45
باعث فساد وتحقیر ---------- 46
بسنتی رنگ اسلام کی نظر میں ناپسندیدہ ہے ---------- 46

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توہین رسالت کا غم اور بسنتی مسلمان ---------------------------- 47
بے حسی اور بے حمیتی کی انتہا! ---------------------------------- 48
بسنت کے حق میں دلائل کا مختصر جائزہ ----------------------------- 48
بسنت کے خلاف عوام الناس کے بیانات ---------------------------- 50
خاتمہ -- 51

۱۴ فروری ویلنٹائن ڈے، اوباشوں کا عالمی دن

ممبئی شیوسینا کے کارکنوں کا دکان پر حملہ، ویلنٹائن ڈے کارڈ نذر آتش --- 53
ویلنٹائن ڈے..... دو نظریات ------------------------------- 54
تعارف -- 54
تاریخی حیثیت --- 54
اس دن کو کیسے منایا جاتا ہے؟ ------------------------------- 54
معاشرتی حیثیت -- 55
شرعی نقطہ نظر -- 56
ویلنٹائن ڈے، لفنگوں کا عالمی دن --------------------------- 60
ویلنٹائن ڈے پر شرمناک طرز عمل ---------------------------- 65

۸ مارچ - خواتین کا عالمی دن

عورتوں کے حقوق کا مغربی نعرہ حقیقت کیا ہے؟ -------------------- 78
اہم مطالبات -- 79
اس دن کو منانے کا طریقہ کار ---------------------------------- 80
اہم مقاصد --- 80
کیا اسلام نے عورتوں کے حقوق کا تحفظ نہیں کیا؟ ------------------ 81
مرد وزن کے مساوی حقوق ------------------------------------ 82
نیک اعمال اور ان کا اجر وثواب کا حق --------------------------- 82
خانگی زندگی کے حقوق -------------------------------------- 84
ملکیت اور میراث کا حق -------------------------------------- 84

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ایک شبہ کا ازالہ ---------- 85
- سماجی حقوق ---------- 87
- اولاد سے تعلق کا حق ---------- 87
- قرب الٰہی کے حصول کا حق ---------- 88
- قرآن مجید میں تذکرہ......ایک عظیم حق ---------- 89
- حصول انصاف کا حق ---------- 89
- حصول تعلیم کا حق ---------- 89
- یکساں توجہ کا حق ---------- 91
- بیٹی کی پیدائش پر بیٹے کی طرح خوش ہونے کا حق ---------- 91
- وہ حقوق جن میں عورت کو مرد پر برتری حاصل ہے ---------- 92
- قدموں تلے جنت کا حق ---------- 93
- ماں اور حق خدمت ---------- 93
- عورتوں کے امتیازی حقوق ---------- 93
- خالہ کو بمنزلہ ماں سمجھنے کا حق ---------- 93
- بیٹیوں کی بہترین پرورش اور اسلامی تربیت کے عوض جنت میں داخلہ کا حق --- 94
- مسئلہ رضاعت اور خواتین کے خاص مسائل میں گواہی کا حق ---------- 95
- وہ حقوق جن میں مرد کو عورت پر برتری حاصل ہے ---------- 95
- نام نہاد نعرے......عورت نے کیا کھویا کیا پایا؟ ---------- 95
- پاکستان کی امریکی امداد میں...... ۳۵۰۰۰۰۰۰۰/ پینتیس کروڑ ڈالر کی کمی ---- 96
- ”ملازمت پیشہ خواتین کے بچے عملی زندگی میں زیادہ کامیاب نہیں ہوتے -- 101
- عورت اور اسلام ---------- 102
- عورت اور اس کے فرائض ---------- 103
- کیا عورت ملازمت نہیں کر سکتی؟ ---------- 103
- خاتون خانہ کی محنت کا معاوضہ......؟ ---------- 115
- مسلمان عورت اور عالمی ایجنڈا ---------- 120

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپریل فول

- تعارف ---------- 129
- تاریخی حیثیت ---------- 129
- ہائے افسوس! ہماری حالت زار ---------- 129
- شرعی حیثیت ---------- 130
- خلاف واقعہ بات کرنا ---------- 131
- اپریل فول، تاریخی وشرعی حیثیت ---------- 131
- اپریل فول ---------- 133
- اپریل فول کی ابتدا اور اس کی تاریخ ---------- 134
- اپریل کی مچھلی ---------- 134
- احمقوں اور پاگلوں کا دن: (AllFoolDay) ---------- 135
- شریعت اسلامیہ میں جھوٹ کی مذمت ---------- 136
- جن صورتوں میں جھوٹ بولنے کی اجازت ہے ---------- 141
- کفار کے ساتھ مشابہت کی مذمت ---------- 143
- آیات قرآنیہ ---------- 143
- احادیث مبارکہ ---------- 145
- مشرکین کی مخالفت کے بارے میں مذکورہ بالا دلائل سے مستنبط بعض مسائل ---------- 148
- شریعت اسلامیہ میں مزاح کا حکم ---------- 149
- مزاح کی ضرورت ---------- 150
- آنحضرت ﷺ کے مزاح کی چند مثالیں ---------- 152
- تعریض اور اس کا حکم ---------- 155
- کثرت مزاح کے مفاسد ---------- 156

یکم مئی-مزدوروں کا عالمی دن

- تعارف ---------- 158
- تاریخی پس منظر ---------- 158

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اس دن کو منانے کا طریقہ ---------- 159
- شرعی حیثیت ---------- 159
- کیا امریکہ میں مرنے والے مزدور شہید ہیں؟ ---------- 159
- کیا "یکم مئی" اسلامی تہوار ہے۔؟ ---------- 160
- کیا یہ دن منانا یورپی کلچر کے فروغ میں تعاون نہیں؟ ---------- 161
- کافروں سے تشبیہ ---------- 161
- اسلام میں مرنے والوں کے یادگار دن منانے کا تصور نہیں ---------- 161
- اسلام اور مزدوروں کے حقوق ---------- 161
- مزدور (ملازم) تمہارے بھائی ہیں ---------- 162
- خوراک اور کھانے پینے کا خیال ---------- 162
- لباس کا خیال ---------- 162
- زیادہ بوجھ نہ ڈالنا ---------- 162
- تعاون ---------- 163
- حسن سلوک ---------- 163
- مار کٹائی اور گالی گلوچ سے پرہیز ---------- 163
- عفو ودرگزر ---------- 163
- مزدوری کی فوراً ادائیگی ---------- 164
- عزت نفس کا خیال ---------- 164
- مزدوروں کے فرائض ---------- 164

۱۴ مئی. ماؤں کا عالمی دن: Mother Day

- تعارف ---------- 166
- طریقہ کار ---------- 166
- تاریخی حیثیت ---------- 166
- مریم علیہا السلام کی یاد اور مدر ڈے ---------- 166
- شرعی حیثیت ---------- 167
- کفار سے تشبیہ ---------- 167

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تہذیب کفار کا غلبہ ---------- 167
ہر دن ماں کی خدمت ---------- 167
عملی خدمت ---------- 168
ادب واحترام ---------- 168

۲۶ جون-عالمی یوم انسداد منشیات

تعارف ---------- 169
تاریخی پس منظر ---------- 169
منشیات کا پھیلاؤ ---------- 169
افغانستان اور منشیات ---------- 170
کرنٹ انٹرنیشنل نارکوٹکس کنٹرول پالیسی ---------- 170
طالبان حکومت اور انسداد منشیات ---------- 170
شرعی حیثیت ---------- 170
منشیات کا استعمال اور اسلام ---------- 171
نشہ آور چیز کا استعمال حرام ہے ---------- 171
منشیات کی کم سے کم مقدار بھی حرام ہے ---------- 171
معاشرتی انتشار ---------- 171
جرائم کا سبب ---------- 171
زندگی کا خاتمہ ---------- 172
تمام برائیوں کی بنیاد ---------- 172

۱۲ جولائی-آبادی کا عالمی دن

تعارف ---------- 173
پاکستان اور آبادی کی منصوبہ بندی کے پروگرام ---------- 173
شرعی حیثیت ---------- 173
احادیث مبارکہ سے بعض دلائل ---------- 174
کچھ عقلی دلائل کا تذکرہ ---------- 175

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- آبادی کی نہیں وسائل کی منصوبہ بندی کیجیے ---------- 175
- حکومتی عہدیداروں اور افسران بالا کا احتساب کیجیے ---------- 176
- عیاشیاں بند کیجیے ---------- 176
- محکمہ منصوبہ بندی بیکار ادارہ ہے ---------- 177
- عجیب تضاد ---------- 177
- کیا ہماری آبادی کنٹرول سے باہر ہو رہی ہے؟ ---------- 177
- زندہ حقیقت ---------- 177
- بڑا خاندان جہاد آسان ---------- 177
- کیا بچہ کی پیدائش میں وقفہ حرام ہے؟ ---------- 179
- صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم اور مسئلہ عزل ---------- 179
- درباری ملاؤں اور محکمہ منصوبہ بندی والوں کی خدمت میں ---------- 179
- منصوبہ بندی کے پروگراموں کے پس پردہ حقائق ---------- 180

''۲۵ دسمبر'' کرسمس ڈے اور کرسمس کارڈ

- تعارف ---------- 181
- کرسمس کارڈ کا تعلق ---------- 181
- مسلمانوں میں یہ عادت کہاں سے آئی؟ ---------- 181
- موجودہ صورت حال ---------- 182
- تاریخی پس منظر ---------- 182
- اسلامی تہوار اور عید کارڈ ---------- 182
- کرسمس کی شرعی حیثیت ---------- 183
- غیر اسلامی تہوار ---------- 183
- تشبیہ کفار ---------- 183
- مسلمانوں کے مذہبی تہوار فقط دو ہیں ---------- 184
- عیسائی کلچر کا فروغ ---------- 184
- تقلید کفار ---------- 184
- عید کارڈ بھیجنے کی شرعی حیثیت ---------- 184

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- فضول خرچی ---------- 184
- اخلاقی اقدار کی پامالی ---------- 185
- گناہ کے کاموں تعاون ---------- 185
- عیسائیوں کو کرسمس پر مبارکباد دینا کیسا ہے؟ ---------- 185
- کفار کی قتل وغارت اور ہماری مبارکبادیں ---------- 187
- کیا وہ بھی ہم سے ایسی ہی ہمدردی رکھتے ہیں؟ ---------- 187

۳۱ دسمبر-Happy New Year

- تعارف ---------- 188
- تاریخی حیثیت ---------- 188
- ہمارے ہاں کیا ہوتا ہے؟ ---------- 188
- شرعی نقطہ نظر ---------- 189
- فحاشی وبے حیائی کا فروغ ---------- 189
- کیا زندگی کا ایک سال کم ہونے پر خوش ہونا چاہیے؟ ---------- 190
- تقلید کفار ---------- 190
- نعمت کی بے قدری ---------- 190
- مسلمانوں کا سال محرم سے شروع ہوتا ہے ---------- 191
- مسلمان کو خوشی کے موقع پر کیا کرنا چاہیے؟ ---------- 191

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

گزشتہ چند برسوں کے دوران وطن عزیز میں جس انداز سے مغربی تہواروں کو متعارف کرانے کی کوششیں ہو رہی ہیں وہ جہاں ہر محب وطن کے لیے کرب ناک ہیں وہاں اسلامی معاشرتی اقدار کے لیے انتہائی خطرناک بھی ہیں۔ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت وطن عزیز کو تباہی کے غار میں دھکیلا جارہا ہے۔ان تہواروں پر جو طریقہ کار اپنایا جاتا ہے اسے نہ ہی تو اسلام گوارہ کرتا ہے اور نہ ہی پاکستانی تہذیب و تمدن میں اس کی کوئی گنجائش ہے۔

معاشرہ کا بے دین اور بے حمیت طبقہ، ثقافت، تفریح، قومی تہوار اور INTER-NATIONAL DAY کے نام پر لبرل ازم کے فروغ میں کوشاں ہے۔ وہ سیدھے سادھے لوگوں کے دل و دماغ میں یہ فکر پروان چڑھانے کی سرتوڑ کوشش میں ہے کہ مذہبی طبقہ یا معاشرہ کے سنجیدہ لوگوں کو قوم کی کوئی خوشی اچھی نہیں لگتی۔ وہ ان دانشوروں کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنانے سے بھی گریز نہیں کرتے جن کے دل و دماغ میں قوم کی فلاح کا جذبہ موجزن ہے۔جبکہ الیکٹرونک میڈیا، پرنٹ میڈیا اور ملٹی نیشنل کمپنیاں ان نام نہاد فلاسفروں کے لیے دست و بازو کا کام دے رہے ہیں۔اور سرکاری سرپرستی نے ان کے حوصلے بلند کر دیے ہیں۔اگر ہم سال کے مختلف دنوں میں منائے جانے والے ان مغربی تہواروں کو شمار کریں تو شاید ہی کوئی ہفتہ خالی ہو کہیں بسنت ہے تو کہیں ویلنٹائن ڈے، کہیں آبادی کا عالمی دن ہے تو کہیں عورتوں کا عالمی دن، کہیں ہیپی نیو ائیر ہے تو کہیں اپریل فول ہے، بچوں کا عالمی دن، بوڑھوں کا عالمی دن، ماؤں کا عالمی دن، گردوں کا عالمی دن، ٹی بی کا عالمی دن، انسداد منشیات کا عالمی دن، آبی وسائل کا عالمی دن، ماحولیات کا عالمی دن، الغرض ایک طویل فہرست ہے جو اہل مغرب نے ایجاد کر ڈالی ہے اور مسلمان بھی ان کی نقالی میں مکھی پہ مکھی مارے جا رہے ہیں۔ ہم یہ نہیں سوچتے کہ اسلام اور دیگر مذاہب کے ہاں مذہبی و ثقافتی تہوار منانے کے اصول و قواعد اور طریقہ کار یکسر مختلف ہے اسلام ہمیں حدود و قیود کا پابند بناتا ہے جن کو توڑنا مسلمان کو کسی طور زیب نہیں دیتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قارئین! یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ اسلام، مذہبی طبقہ یا ملک و قوم کے خیر خواہ دانشور کسی بھی صورت میں قوم کی جائز تفریح اور قومی تہواروں کے قطعاً مخالف نہیں۔ 1947ء سے لے کر آج تک 14 اگست کو قیام پاکستان کی خوشی میں تقریبات منعقد کی جاتی ہیں، جلسے جلوسوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ رنگارنگ پروگرام ہوتے ہیں مگر شاید ہی کسی نے اس کی مخالفت کی ہو۔ پاکستان کے مختلف شہروں میں ثقافتی میلے منعقد ہوتے ہیں، کھیل کود کا اہتمام کیا جاتا ہے کسی نے اس کو ناجائز نہیں کہا۔ اگر دینی طبقہ تفریح، کھیل کود، ثقافتی پروگرام اور قوم کی خوشیوں کے مخالف ہوتا تو بے شمار مواقع پر صدائے احتجاج بلند کرتا مگر ایسا نہیں۔ اسلام نہ ہی تو تفریح، کھیل کود اور ثقافتی پروگراموں سے منع کرتا ہے اور نہ ہی ان پروگراموں کے نام پر اباحیت اور مادر پدر آزادی کی اجازت دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم جس ڈگر پر چل رہے ہیں اس نے ہر ذی شعور پاکستانی کو اضطرابی اور پریشان کن حالت سے دوچار کر دیا ہے۔

کیا ہم قومی تہوار منانے کے لیے دوسروں کے محتاج ہیں

سوچنے کی بات ہے کہ کیا ہمارا اپنا کوئی ثقافتی ورثہ نہیں؟ کہ من حیث القوم ہم دوسرے معاشروں کی نقالی کے محتاج ہیں؟ کیا ہمارے تہواروں میں ثقافت، تہذیب اور تفریح کا عنصر مفقود ہے؟ کیا ہم خوشی کے لمحات گزارنے اور ان کا اظہار کرنے سے عاجز آ چکے ہیں کہ دوسروں کی طرف دیکھنا پڑ رہا ہے؟ یقیناً ایسا نہیں ہے۔ مسلمان ہونے کے ناطے ہم اپنے نظریات اور تصورات رکھتے ہیں ہماری اپنی تہذیب ہے۔ اپنی ثقافت ہے، اپنا رہن سہن ہے۔

عید الفطر، عید الاضحیٰ بین الاقوامی اسلامی تہوار

کسی قوم کے تہوار اس کے شعار ہوتے ہیں۔ اس کی اجتماعی زندگی کے آئینہ دار اور اس کی ثقافت کے ترجمان ہوتے ہیں اس لیے تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دو دن عطا کیے ہیں کہ جن میں ثقافت کا مکمل اظہار بھی ہے اور تفریح کا سنہری موقع بھی۔ اس کے علاوہ پاکستان کے قومی تہوار مثلاً 14 اگست، 6 ستمبر وغیرہ بھی قوم کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثقافت کا مظہر ہیں، علاوہ ازیں کئی علاقائی تہوار بھی ہیں جن میں لوگوں کو اظہار ثقافت اور تفریح کا موقع ملتا رہتا ہے اس کے باوجود ہم مغرب کی نقالی سے باز نہ آئیں تو ہمارے رسول کریم ﷺ کا یہ فرمان ذہن میں گونجنے لگتا ہے کہ "میری امت پہ وہ وقت برابر آپڑے گا۔ جو بنی اسرائیل پہ آیا تھا، دونوں جوتوں کی برابری کی مانند، حتیٰ کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی سگی ماں کے ساتھ علانیہ بدفعلی کی تو میری امت میں کچھ (بدبخت) ایسا کریں گے......" [1]

ہم مغرب کی تقلید میں اس قدر اندھے ہو چکے ہیں کہ ہمارے نوجوان نبی ﷺ کی سنت مبارکہ چہرے پہ نہیں سجاتے اور اس عظیم شعار کو مذاق کا نشانہ بناتے ہوئے کہتے ہیں، کیا داڑھی میں اسلام ہے؟ مگر فرنچ کٹ تالا نما داڑھی رکھنا فخر محسوس کرتے ہیں کیونکہ وہ ان کے مغربی آقاؤں کا شعار ہے۔ ہماری نوجوان بچیاں اماں خدیجہ، عائشہ، حفصہ رضی اللہ عنہن کی طرح سر پہ دوپٹہ تو نہیں لیتیں مگر مغربی کافرات کی تقلید میں ٹوپی ضرور رکھ لیتی ہیں وہ سیدہ فاطمہ کی طرح ساتر اور باپردہ لباس نہیں پہنتی مگر پینٹ نما مغربی طرز کا لباس سلوانے میں فخر محسوس کرتی ہیں۔ ایسی صورت میں اس قوم پر اللہ تعالیٰ کے عذاب نازل ہونے میں دیر کیسے لگ سکتی ہے اور ہم کھلی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کر رہے ہیں مگر حقیقت کی طرف پلٹنے کا نام نہیں لیتے۔

مصیبتوں پریشانیوں اور عذابوں نے ہمیں گھیر رکھا ہے
مگر ہم خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہیں

اہل مغرب تہوار منانے پہ کیوں مجبور ہوئے؟

اہل مغرب مذکورہ تہوار سال میں ایک دفعہ منانے پر اس لیے مجبور ہوئے کہ ان کے ہاں اخلاقی قدروں کو مادیت پرستی نے زنگ آلود کر ڈالا۔ بوڑھے والدین کو جب Old Care Center نامی منی جیلوں میں دھکیلا گیا تو سال میں ایک دن ہمدردی جتانے کے لیے ان کو پھولوں کا تحفہ دے کر زندگی بھر کی خدمت سے پہلو تہی اور خلاصی حاصل کر لی

[1] جامع ترمذی، کتاب الایمان، ٢٦٤١۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئی یہی مثال دوسرے دنوں کی ہے۔ ہماری قوم بھی بغیر سوچے سمجھے حسب عادت آنکھیں بند کر کے ان سیاہ نصیبوں کی نقالی کرنے لگی حالانکہ جب کوئی قوم اپنے دینی وملی جذبوں کو نظر انداز کر کے دوسروں کی مرہون منت بنتی ہے تو اس کے دل سے حمیت وغیرت ختم ہوتی چلی جاتی ہے ایسی قوم اقوام عالم کی نگاہ میں ذلیل وخوار اور بے وقعت ہو جاتی ہے۔

اے مسلمان بھائیو! جھوٹی کہانیوں اور لا حاصل کوششوں میں اپنی صلاحتیں صرف نہ کرو اور مصنوعی خول سے باہر نکلنے کی کوشش کرو۔

اے معماران قوم! قوم کی سچی خیر خواہی اور ہمدردی سے کام لو۔ اسلام کے سنہری اصولوں کو اپناؤ اور قوم کے لیے ایسے رستے متعین کرو جو کامیابیوں اور سنہرے مستقبل کے ضامن ہیں۔ اسی سوچ اور فکر کے پیش نظر ہم نے یہ کاوش کی ہے کہ

ع شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

اس کتاب کی تیاری میں مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

① ان چند مغربی تہواروں کا تذکرہ ہے جو ہمارے معاشرے میں رواج پا رہے ہیں۔

② ان تہواروں کی تاریخی اور شرعی حیثیت کا مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

③ کفار کی تشبیہ سے باز رہنے اور نقالی سے بچنے کے لیے بالاختصار گزارشات ذکر کی گئی ہیں۔

④ چند اہل قلم اور فکر مند دانشوروں کے آرٹیکل بھی کتاب میں شامل کیے گئے ہیں۔

⑤ تمام دلائل کو حوالہ جات سے مزین کیا گیا ہے۔

⑥ من حیث القوم اپنی ثقافت اجاگر کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو ناشر جناب محمد سرور عاصم مدیر مکتبہ اسلامیہ، مؤلف، قاری اور ہر معاون شخص کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

محمد اختر صدیق

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسنت

ممکن ہے کہ چند سال قبل اکثر لوگ بسنت کو موسمی تہوار ہی سمجھتے ہوں مگر چند حقیقت پسند دانشوروں نے اس کھیل کے مکروہ چہرے کو اس قدر بے نقاب کیا ہے کہ آج ہر خاص و عام اس بات سے بخوبی آگاہ ہے کہ بسنت ایک موسمی نہیں بلکہ خالص ہندوانہ تہوار ہے جو گستاخ رسول ﷺ ہندو نوجوان ''حقیقت رائے'' کی یاد میں منایا جاتا ہے اور اس کا موسم سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں بعض دینی مجلات، قومی اخبارات، خصوصاً نوائے وقت جیسے نظریاتی اخبار کا کردار قابل تحسین ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حالات میں ایسے دانشور قلمکار اور جرائد قلمی جہاد میں اپنا بھرپور حصہ ڈال رہے ہیں۔ اس موضوع پر چند کتب بھی منظر عام پر آ چکی ہیں جن میں سب سے جامع ترین کتاب ''بسنت' اسلامی ثقافت اور پاکستان'' ہے جسے نامور کالم نگار اور ماہر قلمکار جناب محمد عطاء اللہ صدیقی صاحب نے تحریر کیا ہے۔

آیندہ چند سطور میں ہم کوشش کریں گے اپنے انداز سے بسنت کے متعلق کچھ عرض کر سکیں۔

بسنت کا تعارف

فروری کے مہینہ میں گستاخ رسول ﷺ کی یاد میں پتنگ بازی کو بسنت کہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آج ہلڑ بازی، چھتوں پر چڑھ کر بے پناہ فائرنگ، بوکاٹا کی صدائیں، شراب و کباب کی محفلیں، رقص و سرور کا اہتمام خیر سے بسنت کہلاتا ہے۔ اگر آپ اس لفظ کو پنجابی زبان کے دائرہ کار میں جانچنے کی کوشش کریں تو یہ مذکورہ اوصافِ رذیلہ کے حاملین پر صحیح صحیح فٹ آتا ہے۔ ''بسنتا، یا بسنتی'' اس آدمی یا عورت کو کہتے ہیں جس کی زندگی بری عادات کا مجموعہ ہو اور اس سے خیر اور بھلائی کی کوئی توقع نہ کی جا سکتی ہو۔

بسنت کی تاریخ

ہمارے آزاد خیال دانشور جو واقعتاً ہر قسم کی مذہبی و اخلاقی پابندی سے اپنے آپ کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزاد تصور کرتے ہیں اور پاکستانی قوم کو نام نہاد ترقی اور روشن خیالی کی اندھیری غار میں اتارنے پر تلے ہوئے ہیں۔ خیال ہے کہ بسنت مذہبی نہیں بلکہ علاقائی اور موسمی تہوار ہے جبکہ اس دعوی کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں اس موقع پر روزنامہ نوائے وقت کی تجزیاتی رپورٹ کا ذکر مناسب سمجھتا ہوں۔

''بسنت خالص ہندو تہوار ہے اور اس کا موسم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بھارت میں بسنت کی کہانی ہر سکول میں پڑھائی جاتی ہے۔ لیکن لاعلمی یا بھارتی لابی کی کوششوں سے بسنت کو اب پاکستان میں مسلمانوں نے موسمی تہوار بنالیا ہے۔ بسنت کی حقیقت کیا ہے اور اس کا آغاز کیسے ہوا، اس بارے میں ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ قریباً دوسو برس قبل لاہور کے ایک ہندو طالب علم ''حقیقت رائے'' نے محمد مصطفیٰ ﷺ کے خلاف شتم طرازی کی، مغل دور تھا اور قاضی نے ہندو طالب علم کو سزائے موت سنادی۔ اس ہندو طالب علم کو کہا گیا کہ وہ اسلام قبول کرلے تو اسے آزاد کر دیا جائے گا مگر اس نے اپنا دھرم چھوڑنے سے انکار کردیا چونکہ اس نے اقرار جرم کرلیا تھا، لہٰذا اسے پھانسی دے دی گئی۔ پھانسی لاہور کے علاقہ گھوڑے شاہ میں سکھ نیشنل کالج کی گراؤنڈ میں دی گئی۔ قیام پاکستان سے پہلے ہندوؤں نے اس جگہ یادگار کے طور پر ایک مندر بھی تعمیر کیا لیکن یہ مندر آباد نہ ہوسکا اور قیام پاکستان کے چند برس بعد سکھ نیشنل کالج کے آثار بھی مٹ گئے۔ اب یہ جگہ انجینئرنگ یونیورسٹی کا حصہ بن چکی ہے۔ ہندوؤں نے اس واقعہ کو تاریخ بنانے کے لئے اپنے اس ہندو طالب علم کی قربانی کو بسنت کا نام دیا اور جشن کے طور پر پتنگ اڑانے شروع کردیے۔ آہستہ آہستہ یہ پتنگ بازی لاہور کے علاوہ انڈیا کے دوسرے شہروں میں بھی پھیل گئی۔ اب ہندو تو اس بسنت کی بنیاد کو بھی بھول چکے مگر پاکستان میں مسلمان بسنت مناکر اسلام کی رسوائی کا اہتمام کرتے رہتے ہیں۔ [1]

تاریخی حیثیت

ابھی آپ نے مذکورہ رپورٹ میں یہ وضاحت ملاحظہ فرمائی کہ بسنت کی موجودہ شکل

[1] روزنامہ نوائے وقت ۴ر فروری ۱۹۹۴ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا آغاز آج سے دو اڑھائی سو سال قبل ''صوبہ پنجاب کے دل'' لاہور شہر سے ہوا۔ کچھ لوگ اس حقیقت کا انکار کرتے ہوئے دلیل دیتے ہیں کہ بسنت کا آغاز تو ہزاروں سال قبل ہوا ہے اور اسے مختلف مقاصد کے لئے استعمال بھی کیا جاتا رہا ہے۔ معزز قارئین! اگر یہ بات تسلیم کر بھی لی جائے تو پھر بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ بسنت خالص ہندوانہ مذہبی تہوار ہے۔ جس سے سکھ بھی متاثر ہو گئے تھے۔ اس کی تفصیل آگے بیان ہو گی (ان شاء اللہ)۔

الغرض توہینِ رسالت کے جرم میں جس ہندو نوجوان ''حقیقت رائے'' کو سزائے موت سنائی گئی وہ ایک سکول میں زیرِ تعلیم تھا۔ کسی مسلمان طالب علم یا استاد سے جھگڑا ہونے کی صورت میں اس نے رسالت مآب ﷺ کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کیا جس کی بنیاد پر سزائے موت کا حق دار ٹھہرا۔ اس وقت صوبہ پنجاب پر زکریا خان نامی ایک غیرت مند مسلمان گورنر تھا۔ ہندوؤں نے گورنر سے پرزور اپیل کی کہ ''حقیقت رائے'' کی سزائے موت ختم کر دی جائے مگر اس نے غیرتِ ایمانی کے تحت رحم کی تمام اپیلیں مسترد کر دیں کہ آئندہ کسی کو سرورِ کائنات ﷺ کی شان میں گستاخی کی جرأت نہ ہو سکے۔ ہندوؤں نے اس طالب علم کو ''سلامی'' پیش کرنے کے لیے بسنت میلہ برپا کر دیا۔ افسوس کہ آج پاکستان کے مسلمان حقائق سے جی چرا کر گستاخِ رسول ﷺ کو ''خراجِ تحسین'' پیش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور اگر کسی بسنتی عاشق کو سمجھانے کی کوشش کی جائے کہ یہ دن ایک غیر مسلم گستاخ رسول ﷺ کی یاد میں منایا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ تم لوگوں کو قوم کی خوشیاں عزیز نہیں ہیں۔

جناب محمد حنیف قریشی صاحب لکھتے ہیں۔

''یہ بات اکثر کہی جاتی ہے کہ بسنت ایک موسمی اور ثقافتی تہوار ہے۔ جس کا مذہب اور قوم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تاہم ایسے بزرگ ابھی ہزاروں کی تعداد میں موجود ہوں گے جو اس امر کی شہادت دیں گے کہ آزادی سے قبل بسنت کو ہندوؤں کا تہوار ہی سمجھا جاتا تھا اور لاہور میں جوش و خروش سے منایا جاتا تھا۔ جہاں دو تین جگہ بسنت میلہ منعقد ہوتا تھا، ہندو مرد اور عورتیں باغبانپورہ کے قریب حقیقت رائے دھرمی کی سمادھی پر حاضری دیتے اور وہیں میلہ لگاتے۔ مرد زرد رنگ کی پگڑیاں باندھے ہوتے اور عورتیں اسی رنگ کا لباس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساڑھی وغیرہ پہنتیں۔ سکھ مرد اور عورتیں اس کے علاوہ گوردوارہ اور گورو مانگٹ پر بھی میلہ لگاتے ہر جگہ خوب پتنگ بازی ہوتی۔ 1

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر بسنت ہندوؤں کا خالص مذہبی تہوار ہے تو سکھ اس میں کیوں شامل ہوگئے؟ اس کا جواب محترم محمد عطاء اللہ صدیقی صاحب یوں بیان کرتے ہیں۔

"ہندوؤں نے حقیقت رائے دھرمی کو ہیرو کا درجہ دے دیا اور اس کی یاد میں بسنت میلہ منانا شروع کر دیا، چونکہ حقیقت رائے کی شادی ایک سکھ لڑکی سے ہوئی تھی اس لئے سکھ برادری بھی ہندوؤں کے اس غم میں برابر کی شریک تھی"

وہ مزید لکھتے ہیں: ایک ہندو مؤرخ ڈاکٹر بی ایس نجار (Dr.B.S.Nijjar) نے اپنی کتاب (Punjab Under The Later Mughals) میں حقیقت رائے کو دی جانے والی سزا کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔ "حقیقت رائے باگھ مل پوری، سیالکوٹ کے کھتری کا پندرہ سالہ لڑکا تھا، جس کی شادی بٹالہ کے کشن سنگھ بھٹہ نامی سکھ کی لڑکی کے ساتھ ہوئی تھی۔ حقیقت رائے کو مسلمانوں کے سکول میں داخل کیا گیا تھا جہاں ایک مسلمان ٹیچر نے ہندو دیوتاؤں کے بارے میں کچھ توہین آمیز باتیں کیں۔ حقیقت رائے نے اس کے خلاف احتجاج کیا اور اس نے بھی انتقاماً پیغمبر اسلام ﷺ اور سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کیے۔ اس جرم پر حقیقت رائے کو گرفتار کر کے عدالتی کارروائی کے لئے لاہور بھیجا گیا۔ اس واقعہ سے پنجاب کی ساری غیر مسلم آبادی کو شدید دھچکا لگا۔ کچھ ہندو افسر زکریا خان جو اس وقت گورنر لاہور تھا کے پاس پہنچے تا کہ حقیقت رائے کو معاف کر دیا جائے۔ لیکن زکریا خان نے کوئی سفارش نہ سنی اور سزائے موت کے حکم پر نظرِ ثانی سے انکار کر دیا جس کے اجراء میں پہلے مجرم کو ایک ستون سے باندھ کر کوڑوں کی سزا دی گئی، اس کے بعد اس کی گردن اڑا دی گئی۔ جس پر پنجاب کی تمام غیر مسلم آبادی نوحہ کناں رہی لیکن خالصہ کمیونٹی نے آخر کار اس کا انتقام مسلمانوں سے لیا اور سکھوں نے ان تمام لوگوں کو

1 بحوالہ ماہنامہ محدث، فروری ۲۰۰۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو اس واقعہ سے متعلق تھے انتہائی بے دردی سے قتل کر دیا۔ پنجاب میں بسنت کا میلہ اسی حقیقت رائے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔

محترم صدیقی صاحب مزید لکھتے ہیں۔

''لاہور کے ہندوؤں کے ایک گروہ نے اس واقعہ کے خلاف شدید جذباتی ردعمل کا اظہار کیا، کیونکہ اس وقت پنجاب میں مسلمانوں کی حکومت تھی طبعاً بزدل مزاج ہندوؤں کے لئے یہ تو ممکن نہ تھا کہ وہ بھرپور تحریک چلاتے، البتہ انہوں نے حقیقت رائے کی یاد میں میلہ منانا شروع کر دیا جو احتجاج کی ایک نرم مگر مؤثر صورت تھی۔ اس واقعہ کے تقریباً پچاس سال بعد پنجاب میں سکھوں نے مسلمانوں کو شکست دے کر تخت لاہور پر قبضہ کر لیا۔ سکھ تو پہلے ہی جذباتی ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے اس واقعہ کے ذمہ دار مسلمانوں کو قتل کر چکے تھے جب وہ پنجاب میں برسر اقتدار آئے تو انہوں نے اس واقعہ کے حوالے سے بسنت کا تہوار جوش و خروش سے منانا شروع کر دیا۔'' [1]

جب رنجیت سنگھ لاہور کا حکمران مقرر ہوا تو اس کے دور میں ایک انگریز مورخ الیگزینڈر برنز جو یہاں آیا اس نے بسنت منانے کا کچھ یوں تذکرہ کیا:

''بسنت کا تہوار چھ فروری کو بڑی شان و شوکت سے منایا گیا رنجیت سنگھ نے ہمیں اس تقریب میں مدعو کیا...... لاہور سے میلہ تک مہاراجہ کی فوج دو رویہ کھڑی تھی۔ مہاراجہ گزرتے وقت اپنی فوج سے سلامی لیتا۔ میلہ میں مہاراجہ کا شاہی خیمہ نصب تھا جس پر زرد رنگ کی ریشمی دھاریاں تھیں...... مہاراجہ نے پہلے گرنتھ صاحب کا پاٹھ سنا، پھر گرنتھی کو تحائف دیے اور مقدس کتاب کو دس جزدانوں میں بند کر دیا سب سے اوپر والا جزدان بسنتی مخمل کا تھا۔ اس کے بعد راجہ کی خدمت میں پھول پیش کیے گئے جن کا رنگ زرد تھا، بعد ازاں اُمرا، وزرا اور افسران آئے جنہوں نے زرد لباس پہن رکھے تھے۔ انہوں نے نذریں پیش کیں۔ اس کے بعد طوائفوں کے مجرے ہوئے مہاراجہ نے دل کھول کر انعامات دیے۔ [2]

ہم مزید وضاحت اور دلائل کی غرض سے چند حقائق قارئین کی خدمت میں پیش

---

[1] بسنت اسلامی ثقافت اور پاکستان ص ۲۷، ۲۹۔ [2] نقوش، لاہور نمبر: ص ۲۳۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی اجازت چاہیں گے تاکہ کسی قسم کا کوئی اشکال باقی نہ رہے۔لاہور کے معروف کالج کے سابق سکھ لیکچرار ''گیانی فزان سنگھ'' کچھ یوں رقم طراز ہیں۔

''تواریخ کے محقق اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ بھائی حقیقت سنگھ جنہیں عام لوگ ''حقیقت رائے'' کے نام سے یاد کرتے ہیں۔امرت دھاری اور تیار بر تیار سنگھ تھے۔آپ کے ننھال والے سکھ تھے اور موضع سوہدرہ، ضلع گوجرانوالہ میں رہائش پذیر تھے۔آپ کے ماموں بھائی ارجن سنگھ تیار بر تیار سنگھ تھے جو کہ آپ کے ساتھ ہی نخاس چوک میں شہید کردیے گئے تھے۔آپ کے سسرال بھائی کنشن سنگھ وڈالے والہ کے گھر تھے۔لاہور میں اس جگہ (شہید گنج) پر آپ کو سزائے موت کا حکم سنایا گیا۔ان کے بوڑھے پتا، ضعیف والدہ اور جوان بیوی کی آہیں اور فریادیں، پتھروں کو بھی موم کردینے والی چیخیں اور منتیں بھی اس وقت کے حکّام کے دل میں رحم اور ترس کے جذبات پیدا نہ کرسکیں۔اور آپ نہایت سکون کے ساتھ بکرمی میں پنچمی کے دن دھرم کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھ گئے۔بسنت پنچمی کے روز آپ کی سادھ پر بڑا بھاری میلہ لگتا ہے۔ ❶

ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ جو کہ پنجاب گورنمنٹ کے وزیر تھے لکھتے ہیں۔''فیصلہ سنادیا گیا اور فوراً ہی لاہور کے عین مرکز میں تمام ہندو آبادی کی آہوں اور بددعاؤں میں شریف لڑکے کا سرقلم کردیا گیا۔اس کے کریا کرم میں سب امیر و غریب شامل ہوئے اور اس کی راکھ لاہور کے مشرق میں چار میل دور دبادی گئی، جہاں اس کی کی یادگار ابھی تک قائم ہے جس پر ہر سال بسنت پنچمی کے روز جو اس کی شہادت کا دن ہے میلہ لگتا ہے۔ ❷

ہم ان حقائق کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں۔ہر صاحب عقل خوب اندازہ کرسکتا ہے کہ بسنت فقط موسمی تہوار نہیں ہے اور ہر ذی شعور یہ فیصلہ کرنے میں کوئی دقت محسوس نہیں کرے گا کہ یہ ہندوؤں کی مذہبی رسم ہے جو وہ اپنے نام نہاد ''ہیرو'' کی یاد میں ہر سال مناتے چلے آرہے ہیں۔

افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ہمارے بعض جاہل مسلمان بھی کوٹ خواجہ سعید لاہور میں

---

❶ تاریخ گوردوارہ شہید گنج۔ ❷ ٹرانسفرمیشن آف سکھ ازم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس گستاخ رسول ﷺ کی یادگار کو ہندوؤں کی تقلید میں ''باوے یا بابے دی مڑھی'' کہتے ہیں۔ایک گستاخ رسول کو ہندوؤں نے ''بابے'' کا درجہ دیا اور مسلمان بھی بغیر سوچے سمجھے اس کے یادگاری میلہ بسنتی میں شریک ہوتے ہیں۔اس گستاخ کی یادگار آج بھی مذکورہ علاقہ کے قبرستان کے ساتھ موجود ہے۔

مذکورہ بالا بحث ہر محب رسول ﷺ مسلمان کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہے کہ یہ دن منانا کس قدر بے حمیتی اور بے ایمانی ہے۔مگر اس کے باوجود ذیل میں بسنت کے حرام ہونے کے شرعی دلائل کا ذکر اور اس کے جواز میں ذکر کیے گئے لایعنی دلائل کا مختصر تذکرہ کرنا چاہوں گا۔

بسنت کا شرعی حکم

ہم بمقائم ہوش حواس یہ کہنے کی اجازت چاہیں گے کہ موجودہ بسنت کی شرعی حیثیت پر جس قدر بھی غور کیا جائے اور اس کے تمام پہلوؤں پر جتنا بھی سوچا جائے یہ ''حرام'' ہے۔ میں بذات خود نہ ہی مفتی ہوں اور نہ ہی بقول بعض میرے پاس فتویٰ مشین رکھی ہے بلکہ میں آئندہ چند گزارشات میں معروف اہل علم اور دانشور اہل قلم کی فکر کا خلاصہ پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔بسنت کے حرام ہونے کے دلائل کا تذکرہ کچھ یوں ہے۔

1 خالص ہندوانہ مذہبی تہوار

آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ بسنت خالص ہندوانہ تہوار ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ یہ ان کا خالص مذہبی تہوار ہے تو غلط نہ ہوگا۔اگر اس بات سے کسی کو اختلاف ہو تو وہ مندرجہ ذیل بیانات تعصب کی عینک اتار کر پڑھے اور اپنے ضمیر کی آواز کو منصف بنائے۔ان شاء اللہ فیصلہ کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی۔

''لاہور میں بسنت ہندو مذہب کی عظیم کامیابی ہے۔مسلمان تقسیم ہند سے پہلے بھارتی ثقافت اپنا لیتے تو لاکھوں افراد کی جان بچائی جا سکتی تھی ...... چھتوں سے گر کر ہلاک ہونے والے ہمارے شہید ہیں۔'' بال ٹھاکرے۔ [1]

---

[1] نوائے وقت، جنگ، ۲۰ فروری، ۲۰۰۱ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"زندہ دلان لاہور کے بسنت منانے کے انداز کو دیکھ کر لگتا ہے کہ یہ ہمارا نہیں بلکہ تمہارا مذہبی تہوار ہے۔" بھارتی نوجوان وجے کمار۔ ❶

شاید اسی لیے ڈاکٹر اقبال کو کہنا پڑا۔

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

ہم سیاسی طور پر نفرت کی بنیادیں ہلانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور یہی ہمارا سب سے بڑا مقصد تھا۔ سونیا گاندھی۔ ❷

ان بیانات کے بعد بھی اگر کوئی بسنت کو ہندو مذہبی تہوار نہیں مانتا تو "میں نہ مانوں" کا علاج تو ہمارے پاس نہیں ہے۔

البتہ ہم یہ عرض کرنے کی اجازت ضرور چاہیں گے کہ مذکورہ بیانات اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہیں کہ بسنت خالص ہندوانہ مذہبی تہوار ہے۔ اس دن پتنگ اڑانا غیر مسلموں سے مشابہت ہے جبکہ ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ نے تو ہر معاملہ میں غیر مسلموں کی مخالفت کرنے کا حکم دیا ہے اور عملی طور پر اس کو ثابت بھی کر دکھایا ہے مثلاً:

آپ ﷺ کو اطلاع ملی کہ یہودی عاشوراء کا روزہ رکھتے ہیں کہ اس دن موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے ظلم سے نجات ملی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہمارا تعلق موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ ہے اور فرمایا: تم لوگ عاشوراء (۱۰ محرم) کا روزہ رکھو، اور یہودیوں کی مخالفت کرو (اسطرح کہ) ایک دن پہلے یا ایک دن بعد کا روزہ رکھو۔ ❸

آپ ﷺ کا فرمان ہے۔ ((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)) جس نے کسی قوم کے ساتھ مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے۔ ❹

معلوم ہوا کہ غیر مسلم اقوام کی مشابہت سے ہمیں منع کیا گیا ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قبل از اسلام لوگ سال میں دو تہواروں کو کھیلتے اور ہنسی ٹھٹھہ کا اہتمام کرتے۔ آپ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو فرمایا: تم ان دو دنوں میں کھیلا

❶ روزنامہ خبریں، واہ رے مسلمان۔ ❷ روزنامہ جنگ ۲۲ فروری ۱۹۹۸ء۔ ❸ مسند احمد: ۲۱۵۴۔
❹ ابوداود، کتاب اللباس باب فی لبس الشھرۃ: ۴۰۲۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان دنوں کے بدلہ میں دو بہترین دن عطا فرمائے ہیں۔ وہ عید الضحیٰ اور عید الفطر کے دن ہیں۔ [1]

مذکورہ بالا حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ مسلمانوں کے لیے خوشی کے دن ہیں اور اللہ تعالیٰ نے دیگر تمام دنوں میں سے ان کو امت مسلمہ کے لیے خاص کر دیا ہے کہ مسلمان ان دنوں میں فرحت و مسرت کا اظہار کر سکتے ہیں اور غیر مسلم قوموں کی تشبیہ و تقلید سے بچتے ہوئے ان کے خاص تہواروں میں ہرگز ایسا نہ کریں۔

2 جانی نقصان

بسنت کے حرام ہونے کی دوسری دلیل اس کی وجہ سے ہونے والا جانی نقصان ہے۔ اسلام انسانی جان کو انتہائی مقدس جانتا اور اس کی حفاظت کا حکم دیتا ہے۔ اس کو تلف کرنا اسلام کی روح کے منافی ہے۔ بسنت کی وجہ سے سینکڑوں جانیں ہر سال پتنگ بازی کی نظر ہو جاتی ہیں۔ جن میں نوجوان، بوڑھے حتی کہ معصوم بچے بھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔

محترم محمد عطاء اللہ صدیقی صاحب لکھتے ہیں۔

''بسنت کے موقع پر کتنے لوگ ہلاک اور زخمی ہوتے ہیں اس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھنا تو بہت مشکل ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے اخبارات میں دھاتی تار کی وجہ سے بجلی کا کرنٹ لگنے اور شہ رگ پر ڈور پھرنے کی وجہ سے ہونے والی ہلاکتوں کی خبریں شائع ہوئی ہیں۔ مگر پورے ملک میں بسنت کے موقع پر چھتوں سے گر کر، گاڑیوں سے ٹکرا کر اور دیگر وجوہات سے زخمی ہونے والوں کے حتمی اعداد و شمار کو جمع کرنا بے حد مشکل ہے''

۲۰ فروری ۲۰۰۰ کو روزنامہ انصاف نے ۱۹۹۵ء سے لے کر ۲۰۰۰ء تک بسنت کے دنوں میں ہلاک اور زخمی ہونے والوں کی تعداد کے بارے میں ایک رپورٹ شائع کی جس کے مطابق:

سال	ہلاکتیں	زخمی	سال	ہلاکتیں	زخمی
1995	6	200	1998	6	500

---

[1] سنن نسائی، کتاب صلاۃ العیدین: ۱۵۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1996	7	250	1999	3	675
1997	3	800	2000	8	713

قارئین! حکومتی سرپرستی میں اس دن کو مزید جوش وخروش سے منانے کے لیے ملکی سطح پر تیاری نے ان ہلاکتوں اور حادثات میں کئی گنا اضافہ کر دیا ہے۔ ۲۰۰۱ اور ۲۰۰۳ میں سب سے زیادہ لوگ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور زخمیوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی۔ کئی بد قسمت ایسے بھی ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپاہج ہو گئے۔ ۲۰۰۳ میں فقط لاہور کے اندر (۱۰) افراد گلا کٹنے سے ہلاک ہو گئے جبکہ ۳۰۰ کے قریب بسنت کے زخم اپنے جسموں پر سجائے ہسپتالوں میں جا پہنچے اور ان میں بہت سے مستقل طور پر اپاہج ہو گئے۔ خاتون نامہ نگار محترمہ رفیعہ ناہید پاشا لکھتی ہیں۔ ''۲ جولائی ۲۰۰۳ کے صرف ایک ہفتے میں تین افراد قاتل ڈور کا شکار ہوئے ۱۴ سالہ طالب علم ندیم حسن شام کو ٹیوشن پڑھ کر موٹر سائیکل پر گھر واپس آ رہا تھا، اس کی گردن پر کٹی پتنگ کی ڈور پھر جانے سے اس کی شہ رگ کٹ گئی۔ اس سے پہلے کہ کوئی مدد کو آتا وہ کلمہ چوک کے قریب جان جان آفریں کے سپرد کر چکا تھا۔ لاش گھر پہنچی تو کہرام مچ گیا۔ وہ میٹرک کے امتحان کی تیاری کر رہا تھا اور ماں بہنیں جنہوں نے اس کے تابناک مستقبل کے حوالے سے کئی خواب دیکھ رکھے تھے، اس کی کتابیں ہاتھ میں لیے بے بسی سے آنسو بہاتی رہیں، جوان بیٹوں کے لاشے وصول کرنا آسان نہیں ہوتا۔ ادھیڑ عمر ماں لاش سے لپٹ کر دیر تک روتی رہی۔ اسی طرح مکھن پورہ کا رہائشی مبین شاہد اپنی اہلیہ اور تین سالہ بیٹے فہیم کے ساتھ موٹر سائیکل پر سوار ہو کر سسرال جا رہا تھا کہ اچانک مزنگ کے قریب فہیم خون میں لت پت ہو گیا۔ دونوں میاں بیوی وحشت سے چیخ و پکار کرنے لگے تو علم ہوا کہ ڈور بچے کی شہ رگ کاٹ چکی ہے۔ چند لمحوں کے اندر اندر فہیم نے باپ کی گود میں تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔'' [1]

معروف کالم نگار جناب حسن نثار ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ''ایک اور حادثہ کا میں جزوی طور پر عینی شاہد ہوں، میں نے کلمہ چوک کے قریب معصوم خون کا وہ بہت بڑا دھبہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، جس کا تعلق ایک ایسے نوعمر لڑکے سے تھا جو کئی بہنوں کا

[1] نوائے وقت ۱۹ جنوری ۲۰۰۳ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکلوتا بھائی ہونے کے ناطے پورے خاندان کی جان تھا اور یہ جان بھی بے رحم ڈور نے لے لی۔اک اور گھر کا چراغ پتنگ بازی نے گل کر دیا۔'' [1]

۲۰۰۵ میں بسنت کی وجہ سے ہونے والے جانی نقصان کا اندازہ روزنامہ دوپہر کی اس رپورٹ میں ملاحظہ فرمائیں۔

2005ء بسنت 40 جانیں لے گئی سینکڑوں لاہوریے زخمی ومعذور

گزشتہ سال یہ ہلاکتیں جنوری تا مارچ چار ماہ کے بسنت سیزن کے دوران صرف لاہور میں ہوئیں۔ پتنگ بازی کے حوالے سے 800 مقدمات درج ہوئے۔ چائنہ سکیم 9 جنوری 12 سالہ ولید،کوٹ عبدالمالک 16 جنوری 20 سالہ بلال، مسلم ٹاؤن نامعلوم نوجوان،5 فروری دو کمسن بچے اور نوجوان ہلاک تمام اموات بالواسطہ یا بلا واسطہ طور پر پتنگ بازی یعنی پتنگ پکڑتے چھت سے گرنے، حادثے کا شکار ہونے، ڈور پھرنے اور کرنٹ لگنے کے باعث ہوئیں۔ لاہور میں گزشتہ سال بسنت سیزن کے دوران 40 افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہوکر ہسپتال پہنچ گئے اور بڑی تعداد میں لوگ معذور ہو گئے۔ یہ ہلاکتیں جنوری تا مارچ چار ماہ کے دوران ہوئیں جو کہ بسنت سیزن کہلاتا ہے۔ایک رپورٹ کے مطابق گزشتہ بسنت سیزن کے دوران پتنگ بازی کے حوالے سے 800 مقدمات درج کیے گئے۔ پابندی لگنے کے بعد ایک ریلوے کانسٹیبل اور ایک چار سالہ بچی پتنگ بازی کے نتیجے میں ہلاک ہوگئی۔ پتنگ بازی کے باعث جنوری تا اپریل جو ہلاکتیں ہوئیں ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ چائنہ سکیم میں 9 جنوری کو 12 سالہ لڑکا ولید،کوٹ عبدالمالک میں 16 جنوری کو 20 سالہ بلال ابراہیم اور مسلم ٹاؤن میں نامعلوم نوجوان،5 فروری کو دو کمسن بچے، بادامی باغ میں ایک نوجوان موٹر سائیکل سوار، ہنجر وال میں آٹھ سالہ امجد، لوئر مال میں 25 سالہ محمد رفیق پتنگ بازی کے نتیجے میں ہلاک ہوئے۔ 6 فروری کو بسنت تھی۔ اس روز صرف لاہور میں 19 اموات ہوئیں۔ بسنت کے بعد کاہنہ میں 16 فروری کو 5 سالہ اسامہ،

---

[1] روزنامہ جنگ،۲ جولائی،۲۰۰۳ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

25 فروری کو جوہر ٹاؤن میں 5 سالہ حماد، گڑھی شاہو میں 26 فروری کو 7 سالہ سلمان، 6 مارچ کو 6 سالہ حمزہ، 11 مارچ کو موچی گیٹ میں علی رضا اور 12 سالہ رضوان اور موہنی روڈ پر 14 سالہ سلمان، 14 مارچ کو باغبانپورہ کا عثمان، 20 مارچ کو نجر وال کا اطہر اور 28 مارچ کو شاہد، 3 اپریل کو ٹاؤن شپ میں سات سالہ ارسلان اور 20 اپریل کو کاہنہ میں دس سالہ عزیز ہلاک ہوا۔ ان تمام بچوں اور نو جوانوں کی اموات بالواسطہ اور بلا واسطہ طور پر پتنگ بازی سے ہوئی جس میں پتنگ پکڑتے ہوئے چھت سے گرنے، حادثے کا شکار ہونے، ڈور پھرنے اور کرنٹ لگنے کے باعث اموات شامل ہیں۔ [1]

پتنگ بازی پر پابندی کے بعد بھی اموات ہوتی رہیں

لاہور 2005ء میں شدید جانی و مالی نقصان کے باعث پتنگ بازی پر پابندی لگنے کے بعد بھی اموات کا سلسلہ جاری رہا اور ایک ریلوے کانسٹیبل اور ایک چار سالہ بچی پتنگ بازی کے نتیجے میں ہلاک ہوگئی۔ [2]

بسنت ۲۰۰۶ جانی نقصان کی رپورٹ اور بعض دلدوز مناظر

(ماہ فروری ۲۰۰۶)

نمبر شمار	تاریخ	اموات	زخمی	کیفیت
۱	۶ فروری سوموار		۱	شالیمار میں سلیم موٹر سائیکل پر جا رہا تھا کہ گلے پر ڈور پھرنے سے زخمی ہوگیا
۲	۲۰ فروری سوموار	۱	۱	ماہ نور اچھرہ میں ڈور پھرنے سے ہلاک/ندیم زخمی
۳	۲۱ فروری منگل		۱	انکم ٹیکس ملازم راشد زخمی۔ رپورٹ کے مطابق اب تک تین ہلاک اور ۲۰ لوگ گلا کٹ جانے کی وجہ سے زخمی ہو چکے ہیں
۴	۲۴ فروری جمعہ	۱		کوٹ لکھپت ڈور بجلی کی تاروں سے ٹکرا گئی، ۱۰ سالہ نثار ہلاک
۵	۲۷ فروری سوموار	۱	۱	ندیم پاشا کی گردن کٹ گئی/تاجر عابد گردن کٹنے سے زخمی
۶	۲۸ فروری		۵	مدثر، باغبان پورہ، عزیز، ٹاؤن شپ، نعیم، پیکو روڈ، بشیر خاں، پرنسپل سن رائز مسلم ٹاؤن، ایک بچہ زخمی، ۳ کی حالت نازک

[1] روزنامہ دوپہر، ۴ فروری ۲۰۰۶ء۔ [2] روزنامہ دوپہر، ۴ فروری ۲۰۰۶ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ماہ مارچ ۲۰۰۶)

۷	یکم مارچ بدھ		۴	سانده میں یاسر اور قاسم دو بھائی، اقبال ٹاؤن میں حفیظ، گلشن راوی میں وقاص جھلس گیا
۸	۲مارچ جمعرات		۶	لاہور کے مختلف علاقوں میں ۶ زخمی، ۳ کی حالت نازک ہے جبکہ ایک رپورٹ کے مطابق ۲۰۰۰ء سے لے کر ۲۰۰۶ء تک پتنگ بازی سے مرنے والوں کی تعداد ۱۶۸ ہو گئی ہے۔
۹	۳مارچ جمعہ	۳	۳۵	چوہنگ کوتوالی اور کوٹ لکھپت میں ۳ بچے چھتوں سے گر کر ہلاک جب کہ گوجرانوالہ اور لاہور میں ۳۵ افراد شدید زخمی
۱۰	۴مارچ سوموار	۲	۷۱	اخبار فروش، ۵۰ سالہ حامد، ۲۰ سالہ فیاض ڈور پھرنے سے ہلاک جب کہ گوجرانوالہ اور لاہور میں ۷۱ کے قریب لوگ زخمی ہو گئے جن میں ۳ بچیاں اور ۲ نوجوان لڑکیاں بھی شامل ہیں
۱۱	۵مارچ اتوار	۱		۸سالہ شہباز کٹی پتنگ پکڑتے ہوئے ٹرین تلے کچلا گیا علاقہ باجالائن
۱۲	۶مارچ سوموار	۳	درجنوں	ذیشان یا شایان کی گردن کٹ کر موٹر سائیکل سے نیچے گر گئی، ماں کے سڑک پر بین، رشتہ داروں کا مظاہرہ، سیالکوٹ میں ۲ ہلاک درجنوں زخمی، لوگوں کا زبردست احتجاجی مظاہرہ۔
۱۳	۸مارچ بدھ		۵	لاہور کے مختلف علاقوں میں ۵ بچے شدید زخمی حادثات ڈور پھرنے کی وجہ سے ہوئے
۱۴	۹مارچ جمعرات	۵	سینکڑوں	مختلف شہروں سے موصول شدہ اطلاعات
۱۵	۱۲مارچ اتوار		۱۲۰	لاہور، قصور میں منی بسنت منائی گئی، ۱۲۰ افراد زخمی ہوئے بعض کی حالت نازک ہے اکثر ہسپتالوں میں زیر علاج ہیں
۱۶	۱۳مارچ سوموار	۲	۲۵۰	لاہور میں بسنت، دو ہلاک زخمیوں کی تعداد ۲۵۰ سے تجاوز کر گئی
۱۷	۱۵مارچ بدھ	۳		لاہور کے مختلف علاقوں میں ۳ افراد ہلاک ہو گئے
۱۸	۱۹مارچ بدھ		۲	ستوکتلہ میں دو بچے پتنگ لوٹتے ہوئے ہلاک ہوئے
۱۹	۲۰مارچ سوموار	۱	۷	لاہور کے مختلف علاقوں میں ۱ بچے کی ہلاکت کے علاوہ ۷ افراد زخمی ہو گئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰	۲۲مارچ بدھ	۱	۲	بچہ پتنگ لوٹتے ہوئے ٹرین تلے کچلا گیا جبکہ قاری زبیر احمد اور ۸ سالہ شیراز ڈور پھرنے سے زخمی
۲۱	۲۵مارچ ہفتہ		۱	مصری شاہ میں عامر زخمی ہوگیا
۲۲	۲۷مارچ سوموار		۴	۲موٹر سائیکل سوار ڈور پھرنے سے اور دو بچے چھتوں سے گر کر زخمی

(ماہ اپریل ۲۰۰۶)

۲۳	۲اپریل اتوار	۱		پتنگ لوٹتے ہوئے خرم جاں بحق، علاقہ ہنجر وال
۲۴	۳اپریل سوموار		۲	حسن رضا، لیاقت زخمی
۲۵	۱۰اپریل سوموار	۱	۲	لاہور کے مختلف علاقوں میں ایک بچہ ڈور پھرنے سے ہلاک اور دو چھت سے گر کر زخمی
۲۶	۱۱تا ۳۰اپریل	۲	۴	اپریل کے مہینے میں مختلف اطلاعات کے مطابق دو بچے ہلاک اور چار افراد زخمی ہوئے

(ماہ مئی ۲۰۰۶)

۲۷	۱۵مئی سوموار	۱	۱	بارہ سالہ اقصیٰ اچھرہ میں ڈور پھرنے سے ہلاک جبکہ طلحہ زخمی

(ماہ جون ۲۰۰۶)

۲۸	۵جون	۱		عبدالرحمٰن علی ہجویری دربار کے سامنے گلے پر ڈور پھرنے سے ہلاک

قارئین ۲۰۰۵، اور ۲۰۰۶ کے دوران یہ ہلاکتیں صرف لاہور. گوجرانوالہ. اور قصور میں ہوئی ہیں بقیہ شہروں کا اندازہ خود فرمالیں۔ مذکورہ بالا حقائق کے پیش نظر ہم یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے کہ بسنت ایک ایسا قاتل کھیل ہے جو انسانی جانوں کے ضیاع کے ساتھ ساتھ ہماری مذہبی اقدار کے خون کا بھی سبب بن رہا ہے۔ یاد رہے ان بے گناہ افراد کے قتل میں وہ تمام لوگ ملوث ہیں جو ڈور کی تیاری سے لے کر پتنگ اڑانے میں کسی نہ کسی طرح معاون بنتے ہیں۔ یا خود اس بے غیرتی کے کھیل میں شامل ہوتے ہیں۔ ہمارا دعوی ہے کہ اس مالک الملک کی عدالت میں ان سب کو بے گناہ لوگوں کے خون کے ایک ایک قطرے کا حساب دینا ہوگا اور وہ عدالت ایسی ہے جہاں نہ ہی تو رشوت کا تصور ہے اور نہ ہی سفارش، دھونس اور دھاندلی سے کام لیا جا سکتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمان باری تعالیٰ ہے۔

﴿ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴾ [1]

''اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے تو اس کا بدلہ جہنم ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اللہ تعالیٰ کا غضب اس پر اترے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی پھٹکار اس پر پڑے گی اور اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

فائدہ: ممکن ہے کہ کسی بسنتی پروانے کے دل میں یہ خیال انگڑائی لے کہ کٹی پتنگ کی قاتل ڈور سے کٹنے والی گردن ''متعمدا'' یعنی قتل عمد (جان بوجھ کر) کے زمرے میں نہیں آتی بلکہ یہ تو قتل خطا ہے۔

ہم عرض کرنے کی اجازت چاہیں گے کہ یہ بات اس پہلے قتل پر کہنا تو شاید ممکن تھی جو بسنتی ڈور سے ہوا ہو کہ شاید ڈور بنانے والے کو علم نہ ہو کہ وہ اپنے ہاتھوں سے معصوم جانوں کا آلہ قتل تیار کر رہا ہے۔ مگر اس کی حقیقت کھل جانے کے بعد یہ بات بعید از قیاس محسوس ہوتی ہے اور اگر فرض محال اسے قتلِ خطا ہی تسلیم کر لیا جائے تو اس صورت میں مقتول کے ورثاء کو دیت ادا کرنا واجب ہے۔ جو کہ ۱۰۰ اونٹ یا اس کے مساوی مال و زر دے کر ادا ہو سکتی ہے ورنہ یہ قرض قیامت تک اس آدمی کی گردن پر بوجھ ہے جس کے ہاتھ اس قاتل ڈور کے ساتھ حرکت کر رہے ہیں کہ جس نے ایک بے گناہ مسلمان کی زندگی کا چراغ گل کر دیا ہے۔

نبی کریم ﷺ تو جہاد جیسے افضل ترین عمل میں بھی دشمنانِ دین کی زندگیاں چھیننے کی بجائے یہ پسند فرماتے تھے کہ وہ زندہ رہیں اور اسلام قبول کر لیں۔ غزوۂ خیبر میں آپ ﷺ نے خلیفہ چہارم سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا ''یہودیوں کے ساتھ لڑائی شروع کرنے سے پہلے انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں اس چیز کی خبر دینا جو ان پر واجب ہے۔ اللہ کی قسم! اگر تیری دعوت سے کسی ایک آدمی کو بھی ہدایت نصیب کر دی گئی تو یہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔'' [2]

---

[1] ٤/ النساء: ٩٣۔ [2] صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب دعاء النبی ﷺ الی الاسلام والنبوة: ٢٩٤٢۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ اس وقت یہودی اسلام کی دعوت کونہیں پہچانتے تھے اس لئے ان کو دین کی دعوت دینے کا حکم دیا۔

قارئین! دیگر بے سہارا مرنے والے بچوں اور بچیوں کی طرح اوراچھرہ میں قاتل ڈور سے ذبح ہونے والی پھول جیسی تین سالہ ماہ نور سے رب کائنات ان شاءاللہ ضرور ایک دن سوال کررہا ہوگا ﴿ بِأَيِّ ذَنۢبٍ قُتِلَتْ ۝ ﴾ [1] وہ کس قصور میں ماری گئی ،،تو اس وقت وہ سارے لوگ مجرم کی حیثیت سے اس بچی کے سامنے کھڑے ہوں گے جو پتنگ بازی اور بسنت کے شیطانی عمل میں کسی طرح سے بھی شریک ہیں۔

قارئین اس حوالہ سے محترمہ ناہید پاشا کا مضمون بھی قابل مطالعہ ہے جو روزنامہ نوائے وقت لاہور نے ۱۹ جنوری ۲۰۰۴ء کو خواتین ایڈیشن میں شائع کیا۔

بسنت کی ہولناکیاں!

۲۰ جنوری سے ۲۰ فروری ۲۰۰۴ء تک کتنی عورتوں کے گھر اور گودیں اُجڑیں گی؟

گزشتہ تین برسوں کے دوران پتنگ بازی کے باعث پیش آنے والے چند دلخراش واقعات کی رپورٹ......!

ماما مجھے بھوک لگی ہے،......۸ سالہ ابراہیم نے سکول وین سے اترتے ہی نعرہ لگایا اور مین گیٹ سے کچن تک پہنچتے پہنچتے کیچپ کے ساتھ فرنچ فرائز کھانے کی معصومانہ فرمائش بھی کر ڈالی۔عالیہ چونکہ آج سے ابراہیم کے کلاس تھری کے سالانہ امتحانوں کے لیے خصوصی تیاری شروع کروانے کا ارادہ رکھتی تھی اس لیے بولی'' آج تو فرنچ فرائز کے ساتھ فش بھی ملے گی......آپ جا کر یونیفارم بدلیں۔

ابراہیم خوشی خوشی بھاگتا ہوا کمرے میں گیا۔معاً کچن میں فش فرائی کرتی ہوئی عالیہ کو ابراہیم کے سیڑھیاں چڑھنے کی آواز سنائی دی۔پہلے اس نے سوچا کہ وہ اسے واپس بلائے مگر پھراس خیال سے کہ ابھی خود اسے کچن میں دیر لگے گی، خاموش ہوگئی اور تیزی سے اپنا کام مکمل کرنے لگی...... چند لمحوں بعد کال بیل بجی وہ دیکھنے کے لئے گئی مگر وہاں منظر ہی اور تھا......

[1] ۸۱/ التکویر:۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم خون میں لت پت زمین پر پڑا تھا۔ اور لوگ اس کے ارد گرد جمع تھے...... پتہ چلا کہ چھت پر کسی کٹی ہوئی پتنگ کی ڈور اس کے گلے میں پھر گئی وہ توازن برقرار نہ رکھ سکا اور چھت سے گلی میں گر گیا اب خون کے فوارے ابل رہے تھے...... ماں کے لئے ایسا دلدوز منظر دیکھنا آسان نہیں تھا...... مگر جذبات کو کنٹرول کر کے اس نے اپنے شوہر کے موبائل پر فون کیا...... "not-responding" جا رہا تھا...... سو وقت ضائع کئے بغیر عالیہ رکشہ میں بچے کو لے کر ہسپتال چلی گئی۔ ڈاکٹروں نے فوری طور پر طبی امداد فراہم کی مگر ابراہیم ہوش میں نہ آیا...... زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے وہ بہت جلد جان کی بازی ہار گیا...... عالیہ نے قریبی پی سی او سے دوبارہ اپنے شوہر عامر کے موبائل پر ٹرائی کیا اور اسے اکلوتے بیٹے کی موت کی خبر سنائی۔ ہسپتال کا عملہ اور مریضوں کے لواحقین پھول سے بچے کی موت پر سسک رہے تھے...... عالیہ کے ضبط کا بندھن بھی اب ٹوٹ چکا تھا۔ عامر پہنچا تو ضروری کاروائی کے بعد دونوں ابراہیم کے بے جان جسم کو لے کر گھر چلے گئے۔ جہاں اب کبھی ابراہیم کی آواز نہیں آئے گی کہ "ماما مجھے بھوک لگی ہے......!"

یہ صرف ایک واقعہ نہیں اور عالیہ صرف ایک ماں نہیں جسے قاتل ڈور کے ہاتھوں اپنی آرزوؤں کے مرکز، اپنے لخت جگر کی قربانی دینا پڑی ہو...... ایسی بے شمار عورتیں ہیں جنہیں بدمست ہواؤں میں اڑتی کٹی پتنگوں کی قاتل ڈوروں کے ہاتھوں عمر بھر کے صدمے اٹھانا پڑتے ہیں...... کہ ہنستے بستے گھر لمحوں میں ماتم کدوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور اب تک لاتعداد نوجوان لڑکے شیر خوار بچے اور گھر بھر کے واحد کفیل اس منحوس کھیل (پتنگ بازی) کا نشانہ بنے ہیں جسے، جشن بہاراں، میں مرکزی حیثیت حاصل ہے......!!!

علینہ ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں ملازمت کر رہی تھی اور خوش تھی کہ شادی کے بعد نہ صرف اس کے بنک آفیسر شوہر جمشید نے اسے جاب کی بخوشی اجازت دی تھی بلکہ وہ پک اینڈ ڈراپ کے علاوہ ہر طرح سے اس کی حوصلہ افزائی کرتا تھا۔ دونوں نے مل کر اپنی آئندہ زندگی کے لئے پلاننگ کر رکھی تھی۔ جس میں جمشید نے زیادہ اہمیت اسی کے آئیڈیاز کو دی تھی۔ گویا علینہ کے لئے زندگی خاصی سبک اور سہل تھی...... ایک روز دوپہر کے وقت اسے جمشید کا فون

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا کہ آج شام وہ دونوں گلبرگ میں اس کے بھائی کے ہاں مدعو ہیں تا کہ ویک اینڈ پر کھانے کے علاوہ رات کو پتنگ بازی کا لطف بھی اٹھایا جاسکے۔علینہ کو پہلے تو کچھ ضروری کام یاد آئے جو اسے چھٹی کے دن کرنا تھے مگر سوچا چلو کچھ ہلا گلا رہے گا اور جمشید بھی خوش ہو جائے گا...... طے یہ ہوا کہ آج وہ آفس سے ذرا جلدی گھر چلی جائے گی جہاں سے دونوں اکٹھے گلبرگ جائیں گے...... گھر پہنچ کر علینہ تیار ہوئی اور جمشید کا انتظار کرنے لگی...... بالآخر اس نے بنک فون کیا تو علم ہوا کہ وہ تو ایک گھنٹہ پہلے سے جا چکا ہے علینہ نے سوچا شاید کچھ کھانے پینے یا پتنگ بازی کا سامان لینے کے لئے راستے میں رک گیا ہوگا...... تقریباً آدھ گھنٹے بعد فون کی بیل بجی...... کوئی اجنبی لائن پر تھا اور بتا رہا تھا کہ جمشید کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور وہ سروسز ہسپتال میں ہے، آپ جلدی پہنچ جائیں...... علینہ بے حد پریشان ہوگئی اور بھاگم بھاگ آیتیں، درود پڑھتی جمشید کی زندگی کی دعائیں مانگتی ہسپتال پہنچی...... کوریڈور میں اسے سٹریچر پر ایک سفید چادر میں ڈھکا ہوا وجود نظر آیا...... مگر وہ اسے نظر انداز کرتی ہوئی ڈاکٹر تک پہنچی...... اپنا تعارف کروایا اور جمشید کے بارے میں پوچھا تو ڈاکٹر نے کہا ''سوری مسز جمشید...... ہم نے آپ کے شوہر کو بچانے کی بہت کوشش کی مگر خدا کی یہی مرضی تھی...... آپ اپنے والدین یا کسی عزیز کو بلوالیں تا کہ ڈیڈ باڈی پوسٹمارٹم کے بعد آپ کے حوالے کی جاسکے...... وارڈ بوائے علینہ کو لے کر کوریڈور تک گیا جہاں خون میں لت پت جمشید کو مردہ حالت میں چادر سے ڈھانپ دیا گیا تھا۔وارڈ بوائے نے چہرے سے کپڑا ہٹایا جس پر خون کی دھاریاں اور مٹی کے ذرّات جم چکے تھے۔علینہ نے تو کبھی نہیں سوچا تھا کہ ہر دم مستعد اور ہشاش بشاش رہنے والا زندہ دل جمشید اتنی جلدی اسے تنہا چھوڑ جائے گا...... فون کر کے اس نے جمشید کے بھائی کو اطلاع دی...... وہ پہنچا تو اس نے بتایا کہ آفس سے نکلنے سے پہلے جمشید نے فون کر کے اس سے کہا تھا کہ کام زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ کچھ لیٹ بنک سے نکل رہا ہے۔مگر وہ جلدی پہنچ جائے گا۔یقیناً یہ حادثہ تیز رفتاری کے باعث پیش آیا تھا، کیونکہ وہ جلدی جلدی اس تقریب میں شریک ہونا چاہتا تھا۔جو اس کے بھائی نے ویک اینڈ پر پتنگ بازی، گانے اور رات کے پر تکلف کھانے کی صورت میں اپنے گھر پر ارینج کی تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علینہ کی تو دنیا ہی اجڑ گئی ...... ایک مشرقی لڑکی کے لئے اس کے شوہر کی ذات ہی خوشیوں کا سب سے بڑا منبع ہوتی ہے ...... کیا ایک اچھے شوہر کا مل جانا ہی خوش قسمتی کی بات نہیں ہوتی ......؟ کیا اس کے بعد بھی اسے کسی اور خوش قسمتی کی ضرورت تھی؟ ایسے کئی سوال آج تک اس کے ذہن میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ اس کا گھر اجڑ چکا ہے...... وہ دو سالوں سے ہر پتنگ باز کو دیکھ کر دہل سی جاتی ہے کہ کہیں اس کی بیوی بھی اسی انجام سے دوچار نہ ہو جائے۔ جہاں جشن بہاراں، خزاں جیسا ویران دیکھائی دیتا ہے......!!!

جشن بہاراں کتنے گھروں میں موت کی ویرانیاں اتار دیتا ہے ...... کتنی ستارہ آنکھوں سے خواب چھین لیتا ہے اور کتنی زندگیوں سے بہاریں نوچ کر عمر بھر کی خزائیں ان کے مقدر میں لکھ دیتا ہے۔ اس کا اندازہ مشکل نہیں کہ ہر روز کے اخبارات میں تواتر سے ایسی خبریں چھپتی رہتی ہیں۔

تین چار ماہ پہلے حکومت نے اس جان لیوا کھیل (پتنگ بازی) پر پابندی لگائی تو عوام الناس نے سکھ کا سانس لیا کہ اب خونی واقعات کے ساتھ ساتھ بجلی کی ٹرپنگ اور پانی کی بندش سے بھی نجات مل گئی تھی ...... مگر گزشتہ دنوں جب حکومت نے ۲۰ جنوری سے ۲۰ فروری ۲۰۰۴ء تک پتنگ بازی سے پابندی اٹھانے کا اعلان کیا تو اکثر حلقوں اور بالخصوص خواتین نے ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے خدشات دہرائے کہ اب کے بار موسم سرما کے رخصت ہونے اور سرسوں کے پھول کھل اٹھنے پر منائی جانے والی خوشیاں کہیں ان کی زندگی میں غموں کے طوفان نہ بھر دیں ...... اور یہ خدشات کچھ غلط بھی نہیں صرف گزشتہ تین سالوں کے ''جشن بہاراں،، کے دوران ہونے والے کچھ اور دلخراش واقعات کی تفصیل یوں ہے جن سے عورتوں کی گودیں اجڑیں، گھر ویران ہوئے اور عمر بھر کے آنسوان کا مقدر بن گئے۔

ایک اندازے کے مطابق ۲۰۰۰ء میں صرف بسنت کے دن اور رات میں ۱۰۰ سے زائد افراد چھتوں سے گر کر یا گاڑیوں سے ٹکرا کر زخمی ہوئے اور ہسپتالوں میں پہنچ گئے۔ جبکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نارنگ منڈی کے رفیق رحمانی کا بچہ عین اپنی تیسری سالگرہ کے موقع پر بسنت مناتے ہوئے مکان کی چھت پر سے ابلتے ہوئے پانی کی کڑاہی میں گر کر جاں بحق ہو گیا جس سے خوشیوں بھرا گھرانہ آن کی آن میں ماتم کدہ بن گیا۔ والدین پر سکتہ طاری ہو گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ تین سالہ بچے کی سالگرہ منانے کے لئے مہمانوں کی آمد جاری تھی اور تواضع کے لئے کھانے تیار کیے جا رہے تھے، گھر جھنڈیوں اور غباروں سے سجا تھا۔ بچے کے لیے سالگرہ کا خصوصی لباس تیار کروایا جا رہا تھا کہ وہ چھت سے کڑاہی میں گر گیا...... اسے تشویشناک حالت میں ہسپتال لے جایا جا رہا تھا مگر وہ جانبر نہ ہو سکا...... پھر غمزدہ ماں جب دیوانگی کے عالم میں مردہ بچے کا ہاتھ پکڑ کر سالگرہ کا کیک کاٹنے لگی تو کوئی بھی اپنے آنسو ضبط نہ کر سکا۔

۲۰۰۱ء میں بلال گنج لاہور کے رہائشی ۱۱ سالہ چاند اور داتا نگر کے ۱۰ سالہ توقیر کوٹی پتنگ لوٹتے ہوئے شدید زخمی حالت میں ہسپتال لے جایا گیا مگر وہ زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسے۔ ان کی بہنیں مائیں آج بھی ان کی تصویریں ہاتھ میں پکڑ کر روتی ہیں کہ ہر بسنت اور آسمان پر اڑتی ہر پتنگ دیکھ کر ان کے زخم ہرے ہو جاتے ہیں۔ اسی سال بسنت کے روز کریم پارک لاہور کی ۵ سالہ بچی فروا نوید، مصری شاہ لاہور کا ۱۵ سالہ ظہیر عباس، لال حویلی کا ۱۷ سالہ محسن اور وسن پورہ لاہور کا ۱۴ سالہ عبدالمجید چھت پر پتنگ بازی کے دوران کرنٹ لگنے سے ہلاک ہوئے جبکہ ۳۰ سالہ عبدل شاہ اندھی گولی کا نشانہ بن گیا۔

۲۰۰۲ء میں سکیم موڑ لاہور کا ۱۶ سالہ لڑکا جاوید پتنگ بازی کرتے ہوئے دھاتی ڈور بجلی کے تاروں کو چھو جانے کے بعد کرنٹ لگنے سے جھلس گیا اور فیصل ٹاؤن کا نوجوان ندیم چھت سے نیچے آتے ہوئے سیڑھیوں سے پھسل کر ہلاک ہو گیا۔ شام نگر سانده کا ایک طالب علم چھت کی منڈیر سے پاؤں پھسل جانے سے صحن میں گرا اور دم توڑ گیا جبکہ شاہدرہ کا عدنان پتنگ بازی کے دوران ہمسایہ کی فائرنگ کی زد میں آ گیا۔

۲۰۰۳ء میں صوبائی دارالحکومت میں ۱۰ جانیں بسنت کی نذر ہوئیں جبکہ ۳۰۰ سے زائد افراد زخمی ہو کر اور اندھی گولیوں کا نشانہ بن کر ہسپتالوں میں پہنچے۔ سانده کا افضل پتنگ لوٹتے ہوئے چھت سے پھسل کر گرا، مصری شاہ کا عقیل احمد اور رائے ونڈ کا خالد چھت سے گر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ شاہدرہ میں جی ٹی روڈ پر پتنگ لوٹتے ہوئے ادھیڑ عمر شخص ٹرک تلے آ کر ہلاک ہو گیا، جبکہ قلعہ لچھمن سنگھ میں ۱۲ سالہ لڑکا امام دھاتی ڈور والی پتنگ پکڑتے ہوئے کرنٹ لگنے سے لقمہ اجل بن گیا، وسن پورہ کا نوجوان ناصر احمد بھی پتنگ لوٹنے کی کوشش میں چھت سے گر کر جبکہ شفیق آباد کا ۲۰ سالہ عمران دھاتی ڈور والی پتنگ پکڑتے ہوئے کرنٹ لگنے سے چل بسا۔ داروغہ والا کا بچہ احسن پتنگ لوٹتے ہوئے بس تلے کچلا گیا، جبکہ مانگا منڈی کا وارث اس کوشش میں ٹریکٹر تلے آ کر ہلاک ہو گیا۔ بسنت کی تقریب میں شرکت کے لئے جانے والا نوجوان تیمور مال روڈ پر ٹریفک حادثے میں جاں بحق ہو گیا جبکہ ٹاؤن شپ لاہور میں بسنت نائٹ پر آگ لگنے سے جھلس کر ہلاک ہونے والے دو بچے حبیب اور دانش دم توڑ گئے۔

پتنگ بازی چونکہ پابندی سے پہلے بسنت کے بعد بھی جاری رہتی جس سے پتنگ بازوں کے علاوہ عام شہریوں کی زندگیاں بھی محفوظ نہیں تھیں۔ بالخصوص موٹر سائیکل، سکوٹر اور سائیکل سوار کے اہل خانہ کسی بھی وقت المیے سے دوچار ہو جاتے۔ جولائی ۲۰۰۳ء میں اکیڈمی سے موٹر سائیکل پر گھر واپس جانے والا ۱۴ سالہ طالب علم حسنین کی گردن پر کٹی پتنگ کی ڈور پھرنے جانے سے اس کی شہ رگ کٹ گئی۔ اس سے پہلے کہ کوئی مدد کو آتا وہ کلمہ چوک کے قریب جان جان آفریں کے سپرد کر چکا تھا...... لاش گھر پہنچی تو کہرام مچ گیا...... وہ میٹرک کے امتحان کی تیاری کر رہا تھا اور ماں بہنیں جنہوں نے اس کے تابناک مستقبل کے حوالے سے کئی خواب دیکھ رکھے تھے۔ اس کی کتابیں ہاتھ میں لئے بے بسی سے آنسو بہاتی رہیں۔ جوان بیٹوں کے لاشے وصول کرنا آسان نہیں ہوتا ادھیڑ عمر ماں لاش سے لپٹ کر دیر تک روتی رہی۔

جولائی ۲۰۰۳ء کے صرف ایک ہفتے میں تین افراد قاتل ڈور کا شکار ہوئے۔ دھوبی گھاٹ لاہور کا ۲۲ سالہ حافظِ قرآن سعید علی بھی قاتل ڈور کا شکار ہوا۔ وہ ٹائروں کی پرائیوٹ کمپنی میں کام کرتا تھا، حالات کی تنگی کی وجہ سے وہ صبح کے وقت اخبار فروشی کا کام کرتا۔ روزانہ صبح سویرے اخبار مارکیٹ کے لئے نکل جاتا اور اخبارات فروخت کرنے کے بعد گھر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوٹتا۔ایک روز وہ لیٹ ہوگیا اور اپنے بھائی کی موٹر سائیکل پر اخبار مارکیٹ کے لئے روانہ ہوا۔جب وہ لکشمی چوک کے قریب پہنچا تو اسے کٹی پتنگ کی ڈور نے آلیا...... صبح کے ملگجے اندھیرے میں ارد گرد افراد بھی کم تھے...... سواس نے وہیں تڑپ تڑپ کر جان دے دی...... گھر پر نعش پہنچی تو صف ماتم بچھ گئی...... ماں کی حالت کیا ہوئی ہوگی یہ سمجھنا مشکل نہیں......!

چائنہ سکیم لاہور کا ۵۵ سالہ ناصر بھی جولائی ۲۰۰۳ء میں ہی قاتل ڈور کی بھینٹ چڑھا۔کوریئر سروس میں ملازم ناصر رات کی ڈیوٹی کرنے کے بعد موٹر سائیکل پر گڑھی شاہو پل سے گزر رہا تھا کہ ڈور گلے میں پھر گئی۔شہ رگ سے خون کا فوارہ اچھلا،پھر سڑک پر تیزی سے بہنے لگا......!!

گزشتہ سال عید میلاد النبی ﷺ کے روز مکھن پورا کا رہائشی مبین شاہد اپنی اہلیہ اور تین سالہ بیٹے فہیم کے ساتھ موٹر سائیکل پر سوار ہو کر سسرال جا رہا تھا کہ اچانک مزنگ کے قریب فہیم خون میں لت پت ہوگیا دونوں میاں بیوی وحشت سے چیخ وپکار کرنے لگے تو علم ہوا کہ ڈور بچے کی شہ رگ کاٹ چکی ہے۔چند لمحوں کے اندر اندر فہیم نے باپ کی گود میں تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔

۹ جنوری ۲۰۰۴ء کو فیکٹری ایریا چونگی امر سدھو کا ۱۰ سالہ پتنگ باز محمد زاہد تیسری منزل سے قلابازیاں کھاتا ہوا زمین پر آرہا اور اپنے بازو اور ٹانگیں تڑوا بیٹھا۔جنوری میں ہی فائرنگ،آتش بازی،ہلڑ بازی،لڑائی جھگڑے اور چھتوں سے گر کر ۹ شہری ہسپتال پہنچ گئے جن میں لوئر مال کا ۲۲ سالہ ثاقب،شادباغ کا ۱۵ سالہ سہیل اور گوالمنڈی کا ۱۶ امجد شامل ہیں۔

قاتل ڈور سے شہ رگ کٹنے کے واقعات کے تسلسل نے جہاں معصوم اور زندگی سے محبت کرنے والے شہریوں کو موت کے اندھیروں میں دھکیل دیا،وہاں صرف ۲۰۰۱ء میں لیسکو ترجمان کے مطابق بسنت کی رات ۱۶ بڑی ٹرپنگ (۲۰ منٹ سے زائد) اور ۴۴۹ چھوٹی ٹرپنگ (۲۰ منٹ سے کم) ریکارڈ کی گئی...... بجلی کی بار بار ٹرپنگ سے جہاں عام شہریوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔وہاں لائن مینوں پر کام کا بوجھ بھی بڑھ جاتا ہے۔گزشتہ برس قربان حسین لائن مین شملہ پہاڑی سب ڈویژن نے ایسی ہی ڈیوٹی ادا کرتے ہوئے جان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے دی۔اس کے دو بچے قرآن مجید حفظ کررہے تھے۔قلعہ محمدی سب ڈویژن کے لائن مین یاسر عرفات کا پورا جسم فرض کی انجام دہی کے دوران بجلی کا شاک لگنے کی وجہ سے معذور ہو گیا ......کیا ایسے کارکنوں کی جان اور صحت واپس آسکتی ہے......کہ ان کے اہل خانہ کے لئے زندگی ایک جبر مسلسل بن کر رہ گئی ہے۔

جان لیوا کھیل پتنگ بازی کو ''جشن بہاراں'' کہہ کر اس کے حق میں جتنی بھی دلیلیں دی جائیں خوبصورت، فیشن ایبل عورتیں اور مرد اسے جتنا بھی بے ضرر اور صرف خوشگوار موسم کو خوش آمدید کہنے کا ایک ذریعہ قرار دیں۔یہ حقیقت ہے کہ اس موقع پر بھی ہونے والی پتنگ بازی، موسیقی کی محفلیں، بھنگڑے، ناچ گانے، دھما چکڑی، شور شرابہ، تیز میوزک اور خواتین پر فقرے بازی کسی بھی طرح درست قرار نہیں دی جاسکتی......اس سے ملک کی سماجی وثقافتی اقدار کی بے حرمتی ہوتی ہے، نوجوان نسل عیش وعشرت اور ہلے گلے کی عادی ہو جاتی ہے۔چند ماڈرن عورتوں کے علاوہ عام عورت شور شرابے، بجلی کی بار بار ٹرپنگ اور اوباش نوجوانوں کی فقرے بازی کے ہاتھوں ذہنی اذیت کا شکار رہتی ہے۔مکانوں کی چھتوں پر اخلاقی اقدار کو پامال کرتے قوم کے نوجوانوں کا لچرپن حد سے بڑھ جاتا ہے جبکہ بہت سی معصوم عورتوں اور بچوں کو باپ بھائی بیٹے اور شوہر کی موت یا معذوری کی صورت میں حادثات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا قوم کے نوجوانوں کی توجہ عیش پرستی اور میلوں ٹھیلوں کی بجائے ایسی ہی پرکشش ترغیبات دے کر محنت، ترقی کی لگن اور علم کے حصول کی جانب مبذول نہیں کروائی جاسکتی......تاکہ گھروں میں آٹے کے خالی کنستر اور بجھتے چولہوں کے باعث خودکشیوں کی تعداد میں کمی ہو سکے......؟ کیا آج کی مائیں اسی لئے بیٹوں کو جنم دے رہی ہیں کہ وہ ملکی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنے کی بجائے ''جشن بہاراں'' کا ایندھن بن سکیں......؟؟

3 اسلامی اقدار کی پامالی

بسنت کے ناجائز ہونے کا ایک سبب اس کی وجہ سے اسلامی اقدار کی سرعام پامالی ہے۔اسلام دین فطرت ہے اور وہ اپنے پیروکاروں کو اخلاقی، تہذیبی اور مذہبی اقدار کا پابند

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنا تا ہے لیکن بسنت ایسا کھیل ہے۔ جس میں اسلامی اقدار کی سر عام دھجیاں اڑائی جاتی ہیں۔ اس کھیل کے ذریعے مسلم معاشرے میں جنسی انارکی اور اباحیت کو فروغ دیا جارہا ہے۔

محترم جناب محمد عطاء اللہ صدیقی صاحب نے سچ کہا کہ

"جب بسنت کے موقع پر ہر دوسرے گھر سے فحش گانوں کی صدائیں بلند ہورہی ہوں اور بسنت نائٹ کے موقع پر ملک کا نو دولتیا طبقہ طوائفوں کی خدمات حاصل کر کے طوفان بدتمیزی بھی پیدا کررہا ہو تو ڈر لگتا ہے کہ نہ جانے کب اللہ کے عذاب کا سنگین کوڑا، اس امت پر برس پڑے جو عاد وثمود اور قوم لوط پر برسا تھا۔ [1]

یاد رکھیے! جو لوگ اس بے حیائی کو فروغ دینے میں کسی طرح کا بھی تعاون کرتے ہیں ان کے لئے اعلان ربانی ہے۔

﴿ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴾ [2]

"بے شک جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمانداروں میں فحش باتیں پھیلیں ان کے لئے دنیا اور آخرت (دونوں) میں تکلیف کا عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے جبکہ تم نہیں جانتے۔"

4 معاشی نقصان

بسنت کے ناجائز ہونے کا چوتھا سبب اس کی وجہ سے ہونے والا معاشی نقصان ہے۔ اگر مختلف قومی اخبارات میں وقتاً فوقتاً چھپنے والے اس مالی نقصان کا اندازہ لگایا جائے جو پتنگ بازی کی وجہ سے واپڈا تنصیبات اور عام شہریوں کی املاک کو پہنچا ہے تو یہ اربوں تک جا پہنچتا ہے۔ اس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں۔

سارا دن پتنگ بازی، پابندی ٹھس، انتظامیہ ناکام

پتنگ بازی کی وجہ سے بجلی کی سارا دن آنکھ مچولی، شہریوں اور واپڈا کو لاکھوں کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔ لاہور صوبائی دارالحکومت میں پابندی کے باوجود اتوار کے روز

---

[1] بسنت اسلامی ثقافت اور پاکستان ص ۱۰۴۔ [2] ٢٤ النور: ١٩۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی رات گئے تک پتنگ بازی کا سلسلہ جاری رہا اور لاہور پولیس اسے روکنے میں مکمل طور پر ناکام رہی، آسمان پر جگہ جگہ رنگ برنگی پتنگیں اڑتی نظر آئیں۔ پولیس کی بھاری نفری امن وامان کی صورتحال کے پیش نظر سڑکوں پر موجود رہی اور مظاہرین کے پیچھے بھاگتی یا ناکوں پر بیٹھی رہی جبکہ لاہوریوں نے پتنگ بازی پر پابندی ہوا میں اڑادی جس کی وجہ سے بار بار بجلی جاتی اور آتی رہی۔ [1]

لاہور پتنگ بازی سے 8 دنوں میں 21 ٹرانسفارمر تباہ ہوئے

ایک ہفتے میں لیسکو کو 40 کروڑ 80 لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ سینکڑوں ٹرانسفارمر جزوی خراب ہوئے۔ گزشتہ تین برس میں 3 ارب کا نقصان پتنگ بازی سے ہوا۔ روزانہ اوسطاً ہزار بار ٹرپنگ ہوتی ہے پہلے صرف 11 ہزار کے وی کی لائن ٹرپنگ کرتی تھی اب 32 ہزار کے وی کی ٹرپنگ معمول بن گیا ہے۔ دس دنوں میں 21 ٹرانسفارمر مکمل تباہ اور سینکڑوں کو جزوی طور پر نقصان پہنچا۔ تین برس میں واپڈا کو 3 ارب سے زائد کا نقصان پہنچا۔ یہ تفصیلات لاہور الیکٹرک سپلائی کارپوریشن کے ترجمان میجر اورنگزیب نے 'ہفت روزہ غزوہ'' کے ساتھ ایک انٹرویو میں بتائیں۔ ترجمان کے مطابق 20 فروری کو بسنت پر پابندی عارضی طور پر ختم ہوئی اس وقت سے 7 مارچ تک 8 دنوں میں لاہور میں 21 ٹرانسفارمر مکمل طور پر تباہ ہوئے جبکہ سینکڑوں کو جزوی طور پر نقصان پہنچا۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ تین برس کے دوران پتنگ بازی سے 10 ہزار کو مجموعی طور پر 3 ارب روپے کا نقصان اٹھانا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ 3 اور 4 مارچ کے دو دنوں میں لیسکو کو 39 کروڑ سے زائد کا نقصان اٹھانا پڑا جبکہ اس سے پہلے ایک کروڑ اسی لاکھ روپے کا نقصان پابندی اٹھنے کے بعد ہو چکا تھا اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ روزانہ ہزار سے زیادہ مرتبہ ٹرپنگ ہو رہی ہے جس سے عوام الناس کے بہت زیادہ نقصان کا اندیشہ ہے۔ ترجمان کے مطابق پہلے صرف 11 کے وی سپلائی لائن کی ٹرپنگ ہوتی تھی جبکہ اب 32 کے وی کی ٹرپنگ معمول بن گئی ہے جس سے درجنوں فیڈرز بند ہو جاتے ہیں اور شہریوں کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ گرڈ اسٹیشنوں کی اپ

[1] روزنامہ مقابلہ، ۲۰ فروری ۲۰۰۶ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گریڈیشن کا تذکرہ کرتے ہوئے مزید بتایا کہ 20 کروڑ روپے کی لاگت سے 6 گرڈ اسٹیشنوں کی اپ گریڈیشن کی جارہی ہے 38 گرڈ اسٹیشنوں پر جال لگانے کا کام بھی جاری ہے جب ان سے بسنت کی وجہ سے نقصان اور اس کے سد باب کے بارے میں پوچھا گیا تو میجر اورنگزیب نے بتایا کہ سٹاف کی چھٹیاں منسوخ کردی گئی ہیں اور چھاپہ مار ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں تاکہ کسی ایمرجنسی سے نمٹا جاسکے اس کے علاوہ ترجمان نے بتایا کہ ایک لاکھ کے قریب پمفلٹ تقسیم کیے جاچکے ہیں۔ شہر میں جگہ جگہ بینرز بھی لگائے گئے ہیں جن میں بسنت کے نقصانات کے بارے میں آگاہ کیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ اس کے علاوہ ہم نماز پڑھ کر لوگوں کی ہدایت کے لیے دعا ہی کرسکتے ہیں۔ [1]

غور فرمائیں! صرف ایک دن میں لاکھوں کا نقصان ہوا جب کہ یہ خاص بسنتی دن بھی نہیں تھا تو پورے سال کے نقصان کا اندازہ لگانے میں شاید کوئی مشکل باقی نہیں رہے گی۔

اگر ہم گزشتہ سالوں میں بسنت کی وجہ سے ہونے والے معاشی نقصان کا اندازہ لگائیں تو فقط واپڈا کو ہی اربوں کا بھاری مالی نقصان برداشت کرنا پڑا، بار بار لوڈشیڈنگ کی وجہ سے دیگر شعبوں کا نقصان الگ ہے۔

روزنامہ مقابلہ کی ہی ایک خبر کے مطابق بروز اتوار ۲۳ فروری ۲۰۰۵ لاہور میں منی بسنت منائی گئی۔ مانجھا لگی ڈور، دھاتی تار اور تندی کا آزادانہ استعمال کیا گیا جس کی وجہ سے شہر کے مختلف گرڈ اسٹیشنوں کے ۴۵ فیڈر بند ہوگئے۔ اور ۱۵۰۰ مرتبہ ٹرپنگ ہوئی۔ مختلف گھروں میں بجلی کی بار بار بندش سے ہزاروں الیکٹرونکس آلات جل گئے۔ [2]

یہ معاشی نقصان کس طرح بھی جائز نہیں اس تناظر میں ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ بسنت ہر لحاظ سے نقصان ہی نقصان ہے لہذا اس پر مستقل پابندی ہونی چاہیے۔ قومی اداروں اور عوام الناس کے ذاتی مال و اسباب کو برباد کرنے والے اس دن کف افسوس ملیں گے جب انصاف کا ترازو قائم ہوگا اور لوگوں کا مالی خسارہ پورا کرنے کے لئے بسنتی عاشقوں کے پاس دنیا کا مال و دولت نہیں ہوگا بلکہ نیکیاں چھیننے اور حق داروں کے گناہوں

[1] ہفت روزہ غزوہ، ۱۰ تا ۱۶ مارچ ۲۰۰۶ء۔ [2] روزنامہ مقابلہ ۲۸ فروری ۲۰۰۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا بوجھ ان پر لادنے سے حساب وکتاب میں توازن پیدا کیا جائے گا۔

5 عوام الناس کے لئے ناقابل برداشت اذیت

بسنت اس لحاظ سے بھی جائز نہیں کہ یہ کھیل عام لوگوں کے لئے انتہائی اذیت کا سبب اور کئی لحاظ سے ان کے لئے تکلیف کا باعث ہے۔ کہیں پر گولیوں کی تڑتڑاہٹ لوگوں کا سکون برباد کرتی ہے تو کہیں دھاتی تار بجلی کی تاروں سے ٹکرانے سے ٹرانسفارمر کے ناقابل برداشت دھماکے سننے کو ملتے ہیں، ادھر کسی ماں کا لخت جگر چھت سے گر کر ہلاک ہوتا ہے تو ادھر پتنگ پکڑتا معصوم کسی گاڑی کے پہیوں تلے کچلا جاتا ہے جس سے بہنوں کی دنیا اندھیر ہو جاتی ہے، کہیں پھول جیسی ماہ نور کی گردن کٹتی ہے تو کہیں ولید کی شہ رگ قاتل ڈور سے زخمی ہو کر ہسپتال میں اس کی موت کا سبب بنتی ہے۔ اگر رات کو ''بوکاٹا'' کا منحوس شور لوگوں کے آرام وسکون کو غارت کرتا ہے تو دن کے وقت بے شمار لڑائیاں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ ایسے محسوس ہوتا ہے کہ بسنت میں شریک ہر فرد، دوسرے کی تذلیل، اس کو نیچا دکھانے، تہذیب واخلاق کی تمام حدود کو توڑنے اور اس کی عزت پر رقیق حملے کرنے کے لئے چھت پر آچکا ہے۔

ایسے لوگوں کو نبی کریم ﷺ کے مندرجہ ذیل فرامین سامنے رکھنے چاہییں۔

((اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ)) 1

''مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہیں۔'' اور فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ)) 2

''جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے۔'' اور فرمایا:

''جبرئیل مجھے ہمسایہ سے حسن سلوک کے بارے میں اتنی وصیت کرتے رہے کہ میں

1 صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده: ١٠۔

2 صحیح بخاری، کتاب الإدب، باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره: ٦٠١٨۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے خیال کیا کہ شاید وہ ان کو وارث قرار دے دیں گے۔'' [1]

اور فرمایا!

''اللہ کی قسم! تم میں سے وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا (تین دفعہ کہا، لوگوں نے عرض کیا کون یا رسول اللہ ﷺ ؟ فرمایا! جس کا ہمسایہ اس کی شراتوں سے محفوظ نہیں رہتا'' [2]

قرآن مجید میں پروردگار عالم نے ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک کو اپنی عبادت کے ساتھ ایک ہی آیت کریمہ میں ذکر فرمایا! گویا کہ پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک سے کام لینا، اس کے آرام کا خیال رکھنا انتہائی اعلیٰ اور اہم کاموں میں سے ہے۔ فرمان الٰہی کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

''اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک مت بناؤ اور ماں باپ سے حسن سلوک کرو۔ (نیکی کرو) اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں، اور ہمسائے قریبی (رشتہ دار) اور ہمسائے اجنبی (غیر رشتہ دار) اور پاس بیٹھنے والے (دوست) اور مسافر، اور لونڈی وغلام سے، بے شک اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا جو تکبر کرنے والا اور شیخی بگھارنے والا ہے۔'' [3]

کتب احادیث میں مذکور دو مختلف عورتوں کا قصہ بھی اس موقع پر قابل توجہ ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ ! فلاں عورت (نفلی) نماز پڑھنے، نفلی روزے رکھنے اور صدقہ وخیرات کرنے میں بہت مشہور ہے لیکن اپنے ہمسایوں کو زبان سے تکلیف دیتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا! یہ عورت جہنمی ہے۔ اس نے دوبارہ عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ ! فلاں عورت کے (نفلی) روزے (نفلی) صدقات، (نفلی) نمازیں تھوڑی ہیں اور صدقہ بھی پنیر کے چند ٹکڑے ہی کرتی ہے مگر اپنے ہمسایوں کو زبان سے تکلیف نہیں دیتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ عورت جنتی ہے۔ [4]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الادب باب الوصاة بالجار: ٦٠١٤۔ [2] صحیح بخاری، کتاب الادب، باب اثم من لا یأمن جاره بوائقه: ٦٠١٦۔ [3] ٤/ النساء:٣٦۔

[4] مسند احمد، کتاب باقی المسند المکثرین باب مسند ابوھریرہ: ٩٣٨٣۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزنامہ مقابلہ کی رپورٹ ملاحظہ فرمائیں کہ اتوار کے روز اس اذیت ناک کھیل کی وجہ سے بجلی اور پانی کی بندش رہی نہ جانے کتنے لوگوں کو اس کربناک صورت حال کا سامنا کرنا پڑا اور وہ بسنت منانے والوں کے ہاتھوں ناقابل برداشت تکلیف میں مبتلا رہے۔

منی بسنت گولیوں کی تڑتڑاہٹ بوکاٹا 45 فیڈر بند، 1500 مرتبہ ٹرپنگ

پتنگ بازوں نے بلاخوف وخطر مانجھا لگی ڈور، دھاتی تار اور تندی کا استعمال کیا۔ کوئی نہ پکڑا گیا صبح سویرے ہی آسمان رنگ برنگیں پتنگوں سے سج گیا، ہر طرف سے بوکاٹا کے نعرے، بجلی کی بندش سے الیکٹرونکس آلات جل گئے۔ لاہور گزشتہ روز منی بسنت منائی گئی دوپہر تک موسم پتنگ بازی کے لیے بہتر رہا تاہم شام کو تیز ہواؤں کی وجہ سے پتنگ بازی کم اور ہوائی فائرنگ زیادہ ہوئی اور شہر گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونجتا رہا۔ حکومتی پابندی کے باوجود مانجھا لگی اور دھاتی تار اور تندی سے پتنگ بازی کا سلسلہ جاری رہا جس سے شہر کے کئی علاقوں میں کئی گھنٹے بجلی بند رہی۔ بجلی کے ساتھ ہی پانی بھی بند ہوگیا۔ جس سے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ گڈی ڈور کی قیمتوں میں اضافہ ہوگیا۔ اب تک 2200 پتنگ بازوں اور دکانداروں نے رجسٹریشن کرالی ہے جبکہ بسنت کے لیے اندرون شہر اور دیگر علاقوں میں چھتوں کی بکنگ کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ دریں اثنا سپریم کورٹ کی جانب سے پتنگ بازی پر سے 15 روز کے لیے پابندی اٹھانے کے بعد گزشتہ روز لاہور کی فضائیں بوکاٹا کے نعروں سے گونجتی رہیں۔ جبکہ بجلی کی آمدورفت کا سلسلہ بھی دن بھر جاری رہا برقی رو کی اچانک معطلی کے باعث لاکھوں روپے کے الیکٹرونکس آلات جل کر تباہ ہوگئے۔ تفصیل کے مطابق سپریم کورٹ کی جانب سے پابندی لگائے جانے کے بعد حکومت کی درخواست پر 24 فروری سے 10 مارچ تک 15 روز کے لیے جشنِ بہاراں اور بسنت منانے کے لیے یہ پابندی اٹھالی گئی۔ گزشتہ روز اتوار کو پتنگ بازوں نے سارا دن اور اندرون شہر ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب ہی پتنگ بازی شروع کردی تھی۔ جس کے بعد لاہور کی فضائیں بوکاٹا سے گونج اٹھیں اور آسمان رنگ برنگی پتنگوں سے سج گیا بعض منچلوں نے تندی اور دھاتی تار کا بھی استعمال کیا۔ [1]

[1] روزنامہ مقابلہ، ۲۷ فروری ۲۰۰۶ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پتنگ بازوں نے ہسپتالوں میں داخل مریضوں کی زندگی بھی اجیرن کر دی

بجلی کی آنکھ مچولی صبح سے شام تک جاری رہتی ہے، مریض پتنگ بازوں کو بددعائیں دیتے رہتے ہیں۔ لاہور پتنگ بازوں نے ہسپتالوں میں داخل مریضوں کی زندگی بھی اجیرن کر ڈالی ہے۔ خصوصاً شہر کے وسطی علاقے میں واقع میوہسپتال، لیڈی ایچی سن ہسپتال، لیڈی ولنگنڈن ہسپتال، گنگا رام ہسپتال میں بجلی کی آنکھ مچولی کا سلسلہ صبح سے شام تک جاری رہتا ہے۔ پاکستان کے سب سے بڑے میوہسپتال کا مسئلہ سب سے زیادہ سنگین ہے۔ جہاں دو ہزار سے زائد مریض داخل ہوتے ہیں آپریشن تھیٹر میں بھی مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ میو ہسپتال میں روزانہ بجلی کا غائب ہونا معمول بن گیا ہے۔ بجلی دوپہر کو ظہر کی نماز کے بعد رخصت ہو جاتی ہے اور رات کو مغرب کی نماز کے بعد بلکہ عشاء کی نماز کے وقت اس وقت واپس آتی ہے جب سارے وارڈ اندھیرے میں ڈوبے ہوتے ہیں اندھیرے میں ڈوبے ان وارڈوں کے مریض پتنگ بازوں کو بددعائیں دیتے رہتے ہیں۔ [1]

پتنگ بازی کی مدت میں توسیع کی درخواست، عوام خوفزدہ ہو گئے

چند دنوں کے دوران 3 جانیں گئیں، متعدد زخمی ہوئے توسیع ہوئی تو کیا حال ہوگا۔
لاہور سپریم کورٹ کی طرف سے پتنگ بازی کے لیے 25 فروری سے 10 مارچ تک پابندی اٹھائی گئی تھی۔ اس میں 4 دن کی توسیع کے لیے حکومت کی طرف سے ایک نئی درخواست دائر کی گئی ہے۔ جس سے عوام مزید خوف میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ گزشتہ ایک ہفتے کے دوران پتنگ بازی سے قاتل ڈور نے 3 معصوم جانیں لیں اور متعدد افراد زخمی ہوئے اس کا علم بھی حکومت پنجاب کو ہے۔ اس کے بارے میں بار بار حکومت پنجاب کے بعض ارکان کی طرف سے ڈور بنانے والوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ایسی ڈوریں تیار نہ کریں جو جان لیوا ثابت ہوں۔ صوبائی دارالحکومت میں ہر روز نوائے وقت کے دفتر میں پتنگ بازی سے پیدا ہونے والی صورتحال کے خلاف آوازیں بلند کی جاتی ہیں مگر اب حکمرانوں نے نئی درخواست دائر کر

[1] روزنامہ نوائے وقت، ۲ مارچ ۲۰۰۶ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے شہریوں کو مزید ذہنی اذیت میں مبتلا کر دیا ہے۔ فیصلہ کیا ہوگا یہ بعد کی بات ہے لیکن 15 دن کے دوران اور ابھی تک جو کچھ ہوا یا ہوگا وہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ چار ماہ لوگوں نے پرسکون گزارے اب ان کی نیندیں حرام ہوئی ہیں۔ [1]

غور کیجیے جس کھیل کی وجہ سے ہر خاص وعام حتیٰ کہ مریض بھی اذیت میں مبتلا ہو جائیں اور اس کے ذمہ داروں کو بددعائیں دیتے رہیں اس میں خیر کا پہلو کہاں سے آیا؟ اور وہ کس طرح لوگوں کی تفریح ثابت ہوتی ہے۔

6 فضول خرچی

بسنت کا ایک یہ پہلو بھی قابل غور ہے کہ اس کھیل میں تفریح انتہائی کم اور فضول خرچی بہت زیادہ۔ مختلف قومی اخبارات میں شائع شدہ Reports کا اگر جائزہ لیا جائے تو ہر سال کروڑوں روپے کی پتنگیں تیار کی جاتی ہیں جن میں سے ۹۰٪ پہلی دفعہ اڑانے سے ہی ناکارہ ہوجاتی ہیں۔ اور اگر ان میں سے کچھ صحیح سلامت ہاتھ آ بھی جائیں تو دوسری دفعہ ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتی ہیں۔ المختصر تمام پتنگیں ضائع ہی ہوتی ہیں ان سے دیگر کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا جاسکتا یہ فقط فضول خرچی اور اسراف ہے جو کہ حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴾ [2]

''(اے بنی آدم) کھاؤ، پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند نہیں فرماتا جو حد سے تجاوز کرتے ہیں۔''

اور فرمایا:

﴿ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝ ﴾ [3]

''فضول خرچی نہ کرو۔ یقیناً فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔''

مسلمان بھائیو ذرا سوچیے! اگر بسنت پر اٹھنے والے بھاری اخراجات اور کروڑوں

---

[1] روزنامہ نوائے وقت، ۲ مارچ ۲۰۰۶ء۔

[2] ۷/ الاعراف: ۳۱۔ [3] ۱۷/ بنی اسرائیل: ۲۶-۲۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی شکل میں ضائع ہونے والا روپیہ غریبوں کی ترقی اور خوشحالی کے لیے صرف کیا جاتا تو جہاں فقرا آسودہ حال ہوتے وہاں صدقہ کرنے والے دنیا وآخرت میں کامیاب وکامران ہوتے اور یہی پیسہ اس دن ان کے لئے نیکیوں کا پہاڑ ثابت ہوتا جس دن انسان ایک ایک نیکی کے حصول کے عوض زمین آسمان کے خلا کے برابر سونا بھی دینے کو تیار ہوگا مگر......؟

7 باعث فساد وتحقیر

بسنت اس لیے بھی ناجائز ہے کہ اس میں ہر فرد دوسرے کو حقیر اور کم تر ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جونہی کسی کی پتنگ کی ڈور کٹ کر گرتی ہے تو ناقابل برداشت فائرنگ ہلڑ بازی، مدمقابل کو نیچا دکھانے اور اس کی تحقیر کے لئے ''بو کاٹا'' کا منحوس شور بلند ہوتا ہے۔ مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو حقیر جانے یا اس کی بے عزتی کرنے کی کوشش کرے مگر اس شیطانی کھیل میں ہوائی فائرنگ اور ہلڑ بازی سے مدمقابل کی تحقیر کرتے ہوئے اسے زیادہ ہتک آمیز اور اذیت ناک بنا دیا جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسے رسوا کرتا ہے اور نہ ہی اسے حقیر جانتا ہے اور سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: تقوی اس جگہ ہے۔ (عذاب الٰہی کا مستحق بنانے کے لئے) اتنی ہی برائی کافی ہے کہ تو اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے (نیز) مسلمان پر مسلمان کا خون، مال، اور عزت حرام ہیں۔'' [1]

8 بسنتی رنگ اسلام کی نظر میں ناپسندیدہ ہے

بسنت پر نوجوان لڑکے اور لڑکیاں عموماً زرد رنگ کے کپڑے پہن کر خوشی کا اظہار کرتے ہیں مگر وہ اس بات سے بے خبر ہیں کہ یہ غیر مسلموں کا مذہبی رنگ ہے اور اسے پہننا ہمارے لیے جائز نہیں ہے۔ یہ رنگ جہاں عیسائیوں کے ہاں مقدس ہے وہاں ہندو بھی اسے مذہبی نشان ہی سمجھتے ہیں اسی لئے تو ہندوؤں کے مذہبی تہوار بسنت پر اس کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ اسی زرد رنگ سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کچھ اس طرح

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب تحريم ظلم المسلم: ٦٥٤١۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم دیا ہے:

﴿ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴾ ❶

''(مسلمانوں کہو) اللہ کا رنگ اختیار کرو اور اللہ کے رنگ سے کس کا رنگ بہتر ہے اور ہم اسی کی پوجا کرتے ہیں۔''

اس آیت کا سبب نزول یہ ہے کہ عیسائیوں نے اپنے مذہب عیسائیت کے لیے زرد رنگ کا پانی مقرر کر رکھا تھا۔ جب کوئی بچہ پیدا ہوتا یا کوئی شخص ان کے دین میں داخل ہوتا تو اسے اس پانی سے غسل دیتے اور کہتے کہ یہ اب پاک اور صحیح معنوں میں عیسائی ہوا ہے۔ اس رسم کا نام انہوں نے ''معمودیہ'' رکھا ہوا تھا۔ اس آیتِ کریمہ میں اللہ کے رنگ سے مراد ''دین اسلام'' کا رنگ ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عیسائیوں کے مذہبی رنگ جو کہ زرد ہے سے بچ کر اسلامی رنگ اپنانے کا حکم دے رہے ہیں۔ مگر بسنت منانے والوں کو اس سے کیا غرض؟ بدقسمتی تو یہ ہے کہ یہی زرد رنگ عیسائیوں اور ہندوؤں کے ساتھ مسلمانوں میں بھی مقبول ہے۔ پنجاب کے کئی علاقوں میں منگنی اور دن طے کرنے کی رسم میں لڑکے کے عزیز و اقارب کو اس رنگ سے رنگا جاتا ہے۔ ان کے کپڑوں کو زرد رنگ سے رنگنا معروف رسم ہے۔

ہندو ہولی کی رسم میں بھی اسی زرد رنگ کا استعمال کرتے ہیں۔

واہ رے مسلمان، تجھے دین اسلام کا رنگ اچھا نہیں لگتا۔ ہمارا نام نہاد تہذیب یافتہ طبقہ بسنت پر اسی غیر اسلامی مذہبی رنگ کو زیب تن کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو زرد رنگ کے کپڑے پہنے دیکھا تو فرمایا! اس قسم کے کپڑے کفار کے ہوتے ہیں یہ نہ پہنا کرو۔'' ❷

❾ توہین رسالت کا غم اور بسنتی مسلمان

اس سال یعنی ۲۰۰۶ء کو بسنت کی قاتل خوشیاں نہ منانے کی ایک وجہ توہین رسالت

❶ ۲/ البقرة:۱۳۸۔ ❷ صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب ما جاء في النهي من لبس الرجل الثوب المعصفر: ۱٦٤٧۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر مبنی خاکوں کی اشاعت ہے۔ مسلمان کو نبی کریم ﷺ سے سچی محبت ہے وہ توہین آمیز خاکے شائع ہونے پر انتہائی رنجیدہ خاطر ہے اسے کوئی خوشی اچھی نہیں لگتی، اس موقع پر بعض خیر خواہوں کی طرف سے مندرجہ ذیل شائع شدہ اشتہار کا ایک ایک لفظ قابل تحسین ہے۔

بے حسی اور بے حمیتی کی انتہا!

اس وقت جبکہ عالمی اسلام دشمن طاقتیں توہین رسالت کے گھٹیا ہتھکنڈوں کے ذریعے دنیا بھر کے مسلمانوں کی تذلیل وتوہین پر تلی ہوئی ہیں، مسلمانوں کے دل بری طرح زخمی اور دینی جذبات شدید طور پر مجروح ہیں اور پوری دنیا میں مسلمان احتجاجی مظاہروں کے ذریعے اپنے رنج وغم کا اظہار کر رہے ہیں۔ ان حالات میں ہندووانہ تہوار بسنت کو رنگا رنگ انداز میں منانے کی خاطر پتنگ بازی کی اجازت میں مزید پانچ دن کی توسیع ابلیس اور اس کے پیروکاروں کو خوش کرنے اور روحِ محمد ﷺ وغلامان مصطفیٰ ﷺ کو تڑپانے کے مترادف ہوگی۔

ہمارے درخواست ہے کہ اللہ کے غضب کو دعوت دینے سے گریز کیا جائے اور بسنت منانے کی بجائے اجتماعی توبہ اور اللہ کے ساتھ عہدِ وفا کی تجدید کا دن منانے کا اعلان کیا جائے تا کہ اللہ کی رحمت اور نصرت ہمارے شامل حال ہو جائے اور ہم اس کی مدد سے اسلام دشمن طاقتوں اور ان کی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکیں۔ [1]

اس تناظر میں ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ بسنت ۲۰۰۶ء کی خوشیوں میں شریک ہونے والا محبِّ رسول ﷺ نہیں بلکہ دشمنِ رسول ﷺ ہے جسے آپ ﷺ کی توہین کا ذرہ بھر بھی افسوس نہیں ہے۔

بسنت کے حق میں دلائل کا مختصر جائزہ

ہم آیندہ چند سطور میں بسنت کے حق میں دلائل کا مختصر تجزیہ پیش کرنا چاہیں گے۔

① کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ بسنت موسم بہار کی آمد میں خوشی کا اظہار ہے لوگ اگر موسم بہار

[1] روزنامہ نوائے وقت، ۳ مارچ ۲۰۰۶ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو خوش آمدید کہنے کے لئے پتنگیں اڑاتے ہیں تو اس میں کیا حرج ہے؟

ہم عرض کرنا چاہیں گے کہ یہ بات حقیقت سے کوسوں دور ہے اور بنیادی طور پر یہ دعوٰی ہی غلط ہے کہ بسنت فقط موسم بہار کو خوش آمدید کہنے کا ذریعہ ہے۔ آپ اس کی حقیقت، ابتدا اور حرام ہونے کی وجوہات کے متعلق پڑھ چکے ہیں۔ فرضِ محال اگر یہ بات تسلیم بھی کر لی جائے تو پھر بھی کئی پہلوؤں سے اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

(الف) عموماً بسنت فروری کے شروع میں منائی جاتی ہے جو کہ موسم سرما ہی کے دن ہیں موسم بہار کہیں مارچ میں جا کر شروع ہوتا ہے۔ گویا کہ بسنت موسم کی تبدیلی پر نہیں بلکہ گستاخ رسول ﷺ ''حقیقت رائے'' کی موت سے ہی منسوب ہے کیونکہ اسے فروری میں پھانسی کے پھندے پر لٹکایا گیا تھا۔

(ب) جو تفریح چند دنوں میں درجنوں افراد کی جان لے لے اور سینکڑوں زخمی کر دے خصوصاً وہ لوگ بھی اس کے شر سے نہ بچ سکیں جو اس میں شریک بھی نہیں ہوتے اور اپنے کاموں میں مشغول ہوتے ہیں تو ایسی تفریح، تفریح نہیں بلکہ قتل و غارت گری ہے جو کسی بھی طرح جائز نہیں۔

(ج) یہ وقت موسم بہار کی آمد پر خوش ہونے کا نہیں بلکہ مسلمانوں کی حالت زار پر رونے، امت اسلامیہ کے بکھرے شیرازہ کو اکٹھا کرنے اور اپنی بقا کے لیے اصلاح کی کوشش کا ہے۔ پوری دنیا میں مسلمان کفار کا تختہ مشق بنے ہوئے ہیں ان کی عزتوں کو پامال، بچوں کو ذبح اور بوڑھوں کو قتل کیا جا رہا ہے اور ظلم و بربریت کی بے مثال تاریخ رقم کی جا رہی ہے۔ ایسے حالات میں اگر مسلمان فقط موسم کی آمد پر خوش ہوتے ہیں تو یہ انتہائی احمقانہ حرکت ہے۔ گزشتہ سال ۵ فروری ۲۰۰۵ کو بسنت منا کر ہم نے اپنے مظلوم کشمیری بھائیوں کے رِستے زخموں پر نمک پاشی کی۔ ایک طرف یوم یک جہتی کشمیر منایا جا رہا تھا تو دوسری طرف ہندوانہ مذہبی تہوار پر نو دولتیا طبقہ شراب و شباب کی محفلیں برپا کر رہا تھا۔ اس سال ہم نے ۱۲ مارچ ۲۰۰۶ کو بسنت منا کر محبان رسول ﷺ کے دکھ درد میں اضافہ کیا ہے۔ جو قوم اتنی بے حس ہو جائے اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کرے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② بسنت کئی غریبوں کے روزگار کا ذریعہ ہے۔

بسنت کے حق میں ایک دلیل یہ بھی دی جاتی ہے کہ اس شعبہ سے کئی غریبوں کا روزگار وابستہ ہے۔ یہ دلیل بھی بے بنیاد اور بھونڈی ہے۔ کیا ہر وہ کاروبار جس سے لوگوں کا روزگار وابستہ ہے۔ اسلام کی نظر میں جائز ہے۔ ہم ایسے نام نہاد دردمندوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا قحبہ گری میں ملوث عورتوں اور ہوس باختہ زانی نوجوانوں کو اس غلیظ فعل کی اجازت دیدی جائے کہ لاکھوں لوگ اس کاروبار سے روزی کمانا چاہتے ہیں۔ کیا رشوت ستانی چور بازاری، ڈاکہ زنی وغیرہ سے ہزاروں افراد کا روزگار وابستہ نہیں ہے۔ لہٰذا ان کو بھی اجازت ہونی چاہیے کہ وہ من مانی کریں اور اپنے بچوں کا پیٹ اس حرام روپیہ ہی سے بھرتے رہیں۔

بسنت کے خلاف عوام الناس کے بیانات

عوام الناس نے بسنت کی وجہ سے ہونے والے جانی و مالی نقصان پر جلوس بیانات، تقاریر اور تحریر کے ذریعے اپنا احتجاج ریکارڈ کروایا جس کے مطابق اکثر لوگ اس مصیبت سے نالاں ہیں اور کسی بھی طرح اس ہندوانہ تہوار سے جان چھڑانے کی کوشش میں ہیں جہاں بھی کٹی ڈور نے کسی پھول کو مسلا، کسی معصوم کی جان لی۔ کسی کو زخمی کیا تو اہل علاقہ نے بھرپور طریقے سے بسنت کے خلاف احتجاج کیا مگر حکومت ہے کہ ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ ہم نے چند بیانات قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی غرض سے جمع کیے ہیں اگرچہ ان کی فہرست تو بڑی طویل ہے۔

1. پتنگ بازی جان لیوا کھیل ہے اس کو مستقل طور پر بند کیا جائے اور اس شیطانی کھیل کو روکنے کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں۔ کوٹ لکھپت کے لوگوں کا احتجاج۔
2. یہ ہندوانہ تہوار ہے۔ اس پر مستقل پابندی لگائی جائے۔ ناموس رسالت کا تقاضا ہے اس لعنت کو خیر باد کیا جائے۔ مختلف عوامی حلقے۔
3. ہمارے بچوں کی قاتل گورنمنٹ ہے۔ اگر حکومتی اہل کار ہمیں مل جائیں تو ہم انہیں قتل کر دیں۔ بسنتی حادثہ کا شکار بچوں کے والدین کے تاثرات:
4. ہمارے بچوں کا خون حکومت کی گردن پر ہے روز قیامت حساب لیں گے۔ متاثرہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین کے تاثرات۔

5 بسنت ڈائن ہے جانے کتنی ماؤں کی گود اجاڑے گی ہر اک کے دل دہلنے لگے۔ اخبارات کو فون۔

6 بے گناہوں سے خون بہانہ لیا جائے حکومت کو عوام سے ووٹوں کے علاوہ کوئی دلچسپی نہیں۔مشرف پتنگ بازی پر پابندی لگائیں، اخبارات کو فون۔

7 پتنگ باز نہ ہی محبّ وطن ہیں اور نہ ہی محبِّ انسانیت، معصوموں کا خون کس کے سر ہوگا۔لوگوں کا احتجاج۔

8 بے شمار ہلاکتوں کے باوجود پنجاب حکومت کا بسنت کی اجازت مانگنا سنگین جرم اور عوام دشمنی ہے۔عوامی حلقے۔

9 جس گستاخ کو نبی ﷺ کی توہین کی پاداش میں قتل کیا گیا ہم اس کی یاد میں بسنت کے لیے بے چین ہیں۔طالبات پنجاب یونیورسٹی۔لاہور کالج برائے خواتین کے دستخطوں پر مشتمل نوائے وقت کو ارسال کی گئی فیکس۔

10 مختلف شہروں میں بسنت کے خلاف احتجاجی مظاہرے۔ان تمام بیانات کی تفصیل فروری ۲۰۰۶ تا اپریل ۲۰۰۶ کے اخبارات میں دیکھی جا سکتی ہے۔

11 پتنگ بازی سے بچوں کے قتل کی اجازت دے دی گئی ہے۔قاضی حسین احمد۔

ریاض حسین چوہدری لکھتے ہیں۔

کہتا ہوں سچ ، بسنت علامت ہے کفر کی
شب کے بدن پہ فتنہ وشر کا لباس ہے
اس شب منائیں نعتِ پیمبر ﷺ کے رتجگے
عشاقِ مصطفیٰ سے میری التماس ہے

خاتمہ

ہم اس کتابچہ کے آخر میں یہی کہنا چاہیں گے بسنت خالص ہندوانہ مذہبی تہوار ہے جو گستاخ رسول ﷺ کی یاد میں منایا جاتا ہے جسے آج یورپ کے حکم سے پاکستان میں بے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینی، بے غیرتی اور بے حیائی کے فروغ کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ ایسے نام نہاد مسلمان جو بسنت اور دیگر بے حیائی کے تہواروں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں یا اس کو منانے کا حکم دیتے ہیں وہ دراصل تقلیدِ کفار اور ان کے ایجنڈوں کی تکمیل میں اس قدر اندھے ہو چکے ہیں کہ نہ ہی تو انہیں اپنا دین لٹتے ہوئے نظر آتا ہے اور نہ ہی وطن کی تباہی کا کچھ خیال ہے۔ ڈاکٹر اقبال نے اسی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے کہا:

؎ آ تجھ کو بتاؤں کہ تقدیرِ امم کیا ہے
شمشیر و سناں اوّل، طاؤس و رباب آخر

بسنتی مسلمانوں کو رسول اکرم ﷺ کا یہ فرمان غور سے پڑھنا چاہیے:

''میری امت پہ وہ وقت برابر آپڑے گا جو بنی اسرائیل (یہود و نصاری) پہ آیا تھا دونوں جوتوں کی برابری کی طرح، حتی کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی سگی ماں کے ساتھ علانیہ بدفعلی کی تو میری امت میں بھی کچھ (بدبخت) ایسا کریں گے اور بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے جبکہ میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی ایک گروہ کے علاوہ تمام کے تمام آگ میں جائیں گے۔ لوگوں نے عرض کیا وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ''جس (رستے) پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں۔'' [1]

[1] جامع ترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء فی افتراق ھذہ الأمۃ: ۲٦٤١۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴ افروری ویلنٹائن ڈے، اوباشوں کا عالمی دن

ممبئی شیوسینا کے کارکنوں کا دکان پر حملہ، ویلنٹائن ڈے کارڈ نذر آتش

ممبئی ہندو انتہا پسند تنظیم شیوسینا پارٹی کے تیس کارکنوں نے ممبئی میں ایک دکان پر حملہ کر کے ویلنٹائن ڈے کے کارڈ نذر آتش کر دیئے۔ شیوسینا پارٹی کے انتہا پسند کارکنوں نے شہر میں دکانوں کا دورہ کیا اور مذکورہ دکان پر حملہ کر کے ویلنٹائن ڈے کارڈ نذر آتش کر دیے۔ ہندوستان ٹائمز کے مطابق شیوسینا کے حکام کا کہنا ہے کہ ہم نے تمام دکانداروں کو متنبہ کیا ہے کہ وہ یہ کارڈ فروخت نہ کریں۔ ہم نہیں چاہتے کہ لوگ مغربی طرز کا تہوار منائیں۔ ممبئی میں کالج طلبا کو ویلنٹائن ڈے نہ منانے کی تنبیہ کی گئی ہے۔ انتہا پسند ہندوؤں نے گزشتہ سال بھی ویلنٹائن ڈے کارڈز فروخت کرنے والی دکانوں پر حملہ کیا تھا۔ [1]

ہندوؤں کی تنظیم ''شیوسینا'' کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ ہم نہیں چاہتے کہ لوگ مغربی طرز کا تہوار منائیں۔ اس بیان کو پڑھنے کے بعد ہماری حالت زار کے پیش نظر علامہ اقبال کا یہ شعر زبان پر بے ساختہ جاری ہو جاتا ہے کہ

اپنے وطن میں ہوں کہ غریب الدیار ہوں
ڈرتا ہوں دیکھ دیکھ کے اس دشت و در کو میں

ہم تو بے دینی اور بے حمیتی میں ہندوؤں سے بھی بڑھ گئے، گائے اور بے شمار خداؤں کی پوجا کرنے والا ہندو یہ سمجھتا ہے کہ مغربی طرز کے تہوار منانے سے اس کے مذہب کی ساکھ کو دھچکا لگ سکتا ہے مگر مغرب زدہ مسلمان بغیر سوچے سمجھے ایسے تہوار پورے جوش و خروش کے ساتھ منانے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔

پاکستان میں بھی یہ دن مغرب زدہ طبقے کی طرف سے گزشتہ چند سالوں سے منایا جا رہا ہے۔ اس کے بارے میں کچھ معلومات پیش خدمت ہیں۔

---

[1] نوائے وقت ۱۴ فروری ۲۰۰۶ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ویلنٹائن ڈے......دو نظریات

مغرب زدہ، ہوس باختہ ٹولہ اس کو ''محبت کرنے والوں کا عالمی دن'' کہتا ہے جب کہ باشعور، سنجیدہ اور مذہبی طبقہ اس کو لفنگوں، اوباشوں اور بے حیاؤں کا عالمی دن کہتا ہے۔

تعارف

یہ دن ۱۴ فروری کو منایا جاتا ہے اور اس دن محبت کے نام نہاد دعویدار ایک دوسرے کو پھولوں کا تحفہ پیش کر کے اظہار محبت کرتے ہیں۔

تاریخی حیثیت

کہا جاتا ہے کہ اس دن کا تعلق ویلنٹائن نامی پادری سے ہے جس کو ایک راہبہ سے عشق ہو گیا۔ اب مشکل یہ درپیش تھی کہ عیسائیت میں راہب اور راہبہ دونوں کا نکاح ممنوع ہے۔ ایک دن ویلنٹائن نے اپنی معشوقہ کو بتایا کہ اسے خواب میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ اگر ۱۴ فروری کو کوئی راہب یا راہبہ عشق و مستی میں ایک دوسرے سے ملاپ کر لیتے ہیں تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ لہٰذا انہوں نے کلیسا کی تمام روایات کو بالائے طاق رکھ کر وہ سب کچھ کیا جو ہمیشہ نام نہاد عشق میں ہوا کرتا ہے۔ اس جرم کی پاداش میں انہیں قتل کر دیا گیا تب سے بعض نوجوانوں نے اس دن کو ''شہید محبت'' کی یاد کے لئے منانا شروع کر دیا، اسی لئے آج نوجوان لڑکے اپنی محبوباؤں کو پھول پیش کرتے ہیں۔

اس دن کو کیسے منایا جاتا ہے؟

پاکستان میں چونکہ ابھی تک اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اخلاقی اقدار باقی ہیں۔ حکومت، میڈیا، غیر ملکی N.g.os کی تمام تر کاوش کے باوجود چند فی صد لوگ ان اقدار کو پامال کرنے کی جرأت کر سکے ہیں۔ اور وہ بھی ایک خاص طبقہ کے لوگ ہیں۔ اس لئے مملکت خداداد میں اس دن کو منانے کے لئے۔

1. لڑکے لڑکیوں کو اور لڑکیاں لڑکوں کو عید کارڈ ارسال کرتی ہیں۔
2. نوجوان سڑک کے کنارے کھڑے ہو کر اپنی راہ چلتی محبوبہ کو پھولوں کا گفٹ دیتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ بعض دفعہ ایسا تحفہ دینے پر لڑکی کے ورثاء کی طرف سے عاشق نامراد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خوب تواضع بھی ہو جاتی ہے۔

3 ٹیلی فون کے ذریعے محبت کی مبارک بادیں دی جاتی ہیں۔

4 بعض واسطوں کے ذریعے پھول اور کارڈ بھیجے جاتے ہیں۔ جیسا کہ ڈاک اور انٹرنٹ وغیرہ۔

5 پھول بیچنے والے مزید رقم لے کر پھول پہنچانے کا کام بھی کرتے ہیں۔

6 گذشتہ کچھ سالوں سے راہ چلتی لڑکیوں اور خواتین کو پھول دینے کی کوشش کی جاتی ہے جس پر بے شمار لڑائیاں بھی جنم لے چکی ہیں۔

معاشرتی حیثیت

اس بات میں قطعاً شک کی گنجائش نہیں کہ اسلامی معاشرہ میں اس بے حیائی اور فحاشی کی ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اسلامی معاشرہ اعلیٰ اقدار پر قائم ہوتا ہے۔ ایسے حیا سوز تہواروں اور پروگراموں سے اس کی جڑیں کھوکھلی ہوسکتی ہیں۔ جو قوم اپنی بہترین معاشرتی اقدار کھو دیتی ہے، اسے دنیا میں ذلیل ہونے اور آخرت میں عذاب الٰہی کا شکار بننے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

علامہ اقبال نے کہا تھا

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا، ناپائیدار ہوگا

''ویلنٹائن ڈے'' جیسی لعنت کو گلے لگا کر جس تہذیب کو پروان چڑھانے کی کوشش کی جارہی ہے اس کے متعلق اقبال نے کہا تھا

دیں ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملت
ہے ایسی تجارت میں مسلمان کا خسارا
دنیا کو ہے پھر معرکہ روح وبدن پیش
تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا

یہ درندے ہر طرح سے اسلامی تہذیب کی اقدار کو پامال کرنے کی کوشش میں لگے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ہیں۔

شرعی نقطہ نظر

میں پورے وثوق کے ساتھ یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علما، مشائخ اور دانشور ایسے تہواروں کے حرام ہونے کے قائل ہیں۔

دلائل:

1 فحاشی مت پھیلاؤ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ﴾ 1

''بے شک وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ اہل ایمان میں برائی پھیل جائے ان کے لئے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مومن طعن و تشنیع کرنے والا، لعنت کرنے والا، فحاشی پھیلانے والا، اور بے ہودگی سے کام لینے والا نہیں ہوتا۔'' 2

2 بے حیائی کی تشہیر منافق کا کام ہے۔

مسلمان معاشرہ کئی مضبوط بنیادوں پر استوار ہوتا ہے۔ جن میں سے ایک عزت و ناموس کا تحفظ اور شرم و حیا کا قیام ہے۔ آپ اوپر حدیث مبارکہ ملاحظہ کر چکے ہیں کہ مسلمان بے حیا اور بے ہودہ نہیں ہوتا اور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

((اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ)) 3

''جب تو بے شرم ہو جائے تو جو چاہے کر۔''

سچا مسلمان کبھی بھی اس فرمان کا مصداق نہیں بن سکتا، یہ کام صرف اور صرف منافق یا کافر ہی کر سکتا ہے۔ مدینہ نبوی ﷺ جیسے مقدس شہر میں بے حیائی اور فحاشی کی تشہیر کا آرزو

---

1 ۲٤/ النور:۱۹۔ 2 ترمذی، ابواب البرّ والصلة، باب ماجاء فی اللعنة: ۱۹۷۷۔

3 بخاری، کتاب الادب، باب اذا لم تستحی فاصنع ما شئت: ٦١٢٠۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مند منافقوں کا سردار عبداللہ بن ابی تھا۔ جسے اللہ تعالیٰ نے ذلیل ورسوا کر دیا۔ آج بھی جو لوگ بے حیائی اور فحاشی کو فروغ دینا چاہتے ہیں وہ دراصل معاشرہ کے انتہائی گھٹیا اور کمینے لوگ ہیں جو کفار کی تقلید میں بھونڈے دلائل تلاش کرتے نظر آتے ہیں۔ یہ بھی اپنے جدامجد رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کی طرح ہی ذلیل وخوار ہوں گے ان شاء اللہ۔

بقول شاعر ؎

چمن میں تلخ نوائی میری گوارا کر
زہر بھی کرتا ہے کبھی کار تریاقی

3 دوستی اور دشمنی کا اسلامی معیار

اسلام نے دوستی کے لئے یہ بے ہودہ معیار نہیں دیا کہ راہ چلتی لڑکیوں کو پھول پیش کیے جائیں۔ یا اپنے محبوبوں کو کارڈ اور گلدستے ارسال کیے جائیں۔ یہ ہواس باختہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ حقیقی دوستی فقط اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتی ہے اور دشمنی، مخالفت یا عداوت بھی فقط اسی کے لئے ہوتی ہے۔ یہ بیچارے اس لذت سے آشنا نہیں جو پروردگار عالم کے لئے کسی سے دوستی رکھنے میں ہے۔

بقول شاعر ؎

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذتِ آشنائی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ ﴾ [1]

”تمہارا دوست تو فقط اللہ تعالیٰ، اس کا رسول اور اہل ایمان ہیں، جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اور اپنے (اللہ) کے آگے جھکتے ہیں۔ جو

[1] ٥/ المآئدۃ: ٥٥۔ ٥٦۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص بھی اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور مومنوں سے دوستی کرے گا، تو اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی غلبہ پانے والی ہے۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''سات آدمی ایسے میں جن کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ نصیب کرے گا جبکہ اس دن کوئی اور سایہ بھی نہیں ہوگا۔ (پھر آپ ﷺ نے ان میں سے ایک کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا) وہ دو آدمی جو اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔'' [1]

4 رحمان کی دوستی اختیار کیجئے

مختلف احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جو لوگ آپس میں فقط اللہ تعالیٰ کے لئے دوستی رکھتے ہیں رشتہ داری، کاروبار، ملازمت یا دیگر کوئی اور غرض نہیں جیسا Roommat,Class Fellow وغیرہ۔ وہ اگر آپس میں ملتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے لئے، ایک دوسرے سے ناراض ہوتے تو اللہ تعالیٰ کے لئے، ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے بے مثل انعام تیار کیا ہے۔ قیامت کے دن ان کو عرش کا سایہ نصیب ہوگا، وہ ایک دوسرے کے لئے اس کی غیر حاضری میں دعا کریں تو قبول ہوتی ہے۔ جب کوئی ان میں سے ایک دوسرے کو ملنے کے لئے جاتا ہے تو ہزاروں فرشتے اور جمادات و نباتات ان کے لئے مغفرت و رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ ان کے صغیرہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ ان کی روزی میں برکت دی جاتی ہے۔ ان کے دلوں کو سکون نصیب ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے بن جاتے ہیں۔ کیا ویلنٹائن ڈے پر بے حیائی کا مظاہرہ کرنے والے مسلمان نہیں کہ وہ مذکورہ انعامات سے دور بھاگنا چاہتے ہیں؟ یاد رہے! اس فحاشی کا ارتکاب کرنے والے فرشتوں کی دعاؤں کی بجائے اللہ تعالیٰ، رسول اکرم ﷺ، فرشتوں، اور مومنین، بندوں کی لعنت کے مستحق ہوتے ہیں۔ وہ بے چینی اور بے کلی کے عذاب سے بھی ضرور گزرتے ہیں جبکہ دنیا و آخرت میں ذلت و پستی اور دردناک عذاب سے لازمی دوچار ہوں

[1] بخاري، كتاب الأذان، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة: ٦٦٠۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے۔اس لئے ہمیں ایسے شنیع افعال سے توبہ کرتے ہوئے اس دوستی کو اپنانا چاہیے جو دنیا و آخرت میں کامیابی کی ضمانت ہے۔

5 تشبیہ کفار

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر اور نبی کریم ﷺ نے اپنے فرامین میں بہت سے مواقع پر کفار کی تقلید اور تشبیہ اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ))''جس نے کسی قوم کے ساتھ مشابہت کی وہ انہیں میں سے ہے۔'' [1]

آپ ﷺ نے دیگر احادیث میں یہودیوں، عیسائیوں، مجوسیوں اور مشرکوں کی مخالفت کا حکم دیا ہے۔

6 غیر محرم عورتوں سے دور رہا جائے

نبی کریم ﷺ نے ہر مسلمان کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو غیر محرم عورتوں کے پاس جانے سے روکے کیونکہ یہ چیز معاشرہ میں فتنہ اور انتشار کا سبب بنتی ہے۔چہ جائیکہ ان کو پھولوں کے تحفے دیے جائیں یا عورتیں غیر محرم نوجوانوں کو کارڈ اور گلدستے بھیجنے کی بھونڈی حرکت کریں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم (غیر محرم) عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ایک آدمی نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! دیور کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:'' دیور تو موت ہے۔'' [2]

اور فرمایا:''اے علی رضی اللہ عنہ! نظر کو نظر کے پیچھے نہ لگاؤ (غیر محرم عورت کو نہ دیکھ) پس تیرے لئے پہلی (نظر معاف) جبکہ دوسری (معاف) نہیں ہوگی۔'' [3]

---

[1] ابو داود، کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة: ٤٠٣١۔

[2] صحیح مسلم، کتاب السلام، باب تحریم الخلوة با لأجنبية والدخول عليها: ٥٦٧٤۔

[3] جامع ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی نظر الفجاة: ٢٧٧٧۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فرمایا: ''کوئی بھی کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ ملے (ورنہ) ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوگا۔'' [1]

قارئین! ہم انہی دلائل پر اکتفا کرتے ہیں اگرچہ معاشی نقصان، اخلاقی انہدام، باعث عار، والدین اور ورثاء کے لئے تکلیف کا باعث اور معاشرتی اقدار کی پامالی کی بنیاد پر بھی یہ دن منانا جائز نہیں ہے۔ ہم آپ کی خدمت میں محترم محمد عطاء اللہ صدیقی صاحب کا تجزیہ پیش کررہے ہیں جو انہوں نے اپنے خوبصورت انداز سے اس دن کے بارے میں پیش کیا ہے۔

ویلنٹائن ڈے، لفنگوں کا عالمی دن

مغربی ذرائع ابلاغ کی تعلیمات و ہدایات کے زیر اثر ہمارے ہاں تواتر سے طبقہ اشراف سے تعلق رکھنے والا ایک جنونی گروہ پروان چڑھ رہا ہے۔ جس نے تہذیب مغرب کی بھونڈی نقالی کو ہی اپنا ایمان بنا رکھا ہے۔ اپنے آپ کو 'ماڈرن' سمجھنے اور دکھانے کا انہوں نے واحد اسلوب ہی یہ سمجھ رکھا ہے کہ اہل مغرب سال بھر میں جو جو تقریبات منائیں، ان کے قدم بہ قدم بلکہ سانس بہ سانس اس شاغلانہ ہنگامہ آرائی میں دیوانہ وار شامل ہو جائیں۔ انہیں اس بات سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ آخر مغربی تہواروں کا پس منظر کیا ہے؟ ان کے لئے تو بس یہی امر کافی ہے کہ وہ CNN یا کسی اور ذریعہ ابلاغ پر ایک جھلک دیکھ لیں یا معمولی سی خبر سن لیں کہ فلاں تاریخ کو مغرب کی جدید وجواں نسل کوئی تہوار منارہی ہے۔ اس جدیدیت گزیدہ طبقہ کو تہوار منانے کا کوئی نہ کوئی بہانہ چاہیے۔

نہ یہ ہندوؤں کے دیوالی، ہولی اور بسنت کے تہواروں کو معاف کرتے ہیں۔ نہ عیسائیوں کے کرسمس یا دیگر تہواروں میں شریک ہونے میں کوئی عیب سمجھتے ہیں۔ بظاہر یہ مسلمانوں کی اولاد ہیں، لیکن مسلمانوں کے اصل تہوار یعنی عیدین کے موقع پر ان کے جذبات میں کوئی خاطر خواہ تحریک ہوتی ہے، نہ انہیں منانے میں انہیں کوئی لطف آتا ہے۔ بلکہ ان اسلامی تہواروں کو تو وہ 'عامی' مسلمانوں کا ہی تہوار سمجھتے ہیں جن میں شریک ہونا ان کی کھوکھلی اشرافیت اور سطحی جدیدیت کے تقاضوں کے منافی سمجھا جاتا ہے۔ ان شریف زادوں کے

[1] جامع ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی لزوم الجماعة:٢١٦٥۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روشن دماغ میں یہ سوال کبھی نہیں ابھرتا کہ 'گلوبل کلچر' میں ان کی شرکت یکطرفہ اور غلامانہ کیوں ہے.....؟

تقریبات منانے کے شغل کو یہ وسعت ظرفی اور روشن خیالی سمجھتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اپنے ممدوح اہل مغرب سے بھی بڑھ کر وسیع المشرب اور روشن خیال ہیں کیونکہ انہوں نے تو کبھی مسلمانوں کے تہواروں میں اس جوش خروش سے حصہ نہیں لیا۔

جس 'ویلنٹائن ڈے' کو منا منا کر ہمارے بعض 'محبت کے متوالے' ہلکان ہو رہے ہیں، وہ 'تقریب شریف' تو اہل مغرب کے لئے بھی بدعت جدیدہ کا درجہ رکھتی ہے۔ ماضی میں یورپ میں بھی اس کو منانے والے نہ ہونے کے برابر تھے، اس دن کے متعلق مغربی ذرائع ابلاغ بھی اس قدر حساس نہیں تھے۔ اگر یہ کوئی بہت اہم یا ہر دلعزیز تہوار ہوتا تو انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا میں اس کا ذکر محض چار سطور پر مبنی نہ ہوتا، جہاں معمولی معمولی واقعات کی تفصیلات بیان کی جاتی ہیں۔ انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا میں سینٹ ویلنٹائن کے متعلق چند سطری تعارف کے بعد ویلنٹائن ڈے کے متعلق تذکرہ محض ان الفاظ میں ملتا ہے:

'سینٹ ویلنٹائن ڈے' کو آج کل جس طرح عاشقوں کے تہوار (Lover's Fesitival) کے طور پر منایا جاتا ہے۔ یا ویلنٹائین کارڈز بھیجنے کی جونئی روایت چل نکلی ہے، اس کا سینٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ اس کا تعلق یا تو رومیوں کے دیوتا لوپر کالیا کے حوالہ سے پندرہ فروری کو منائے جانے والے تہوار بار آوری یا پرندوں کے 'ایام اختلاط' (Meating Season) سے ہے۔

گویا اس مستند حوالہ کی کتاب کے مطابق اس دن کو سینٹ سے سرے سے کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔ بعض رومانویت پسند ادیبوں نے جدت طرازی فرماتے ہوئے اس کو خواہ مخواہ سینٹ ویلنٹائن کے سر تھوپ دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ نے ماضی میں کبھی بھی اس تہوار کو قومی یا ثقافتی تہوار کے طور پر قبول نہیں کیا۔ البتہ آج کے یورپ کے روایت شکن جنونیوں کا معاملہ الگ ہے۔

ایک اور انسائیکلو پیڈیا ''بک آف نالج'' میں اس دن کے بارے میں نسبتاً زیادہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفصیلات ملتی ہیں مگر وہ بھی تہائی صفحہ سے زیادہ نہیں ہیں۔اس کی پہلی سطر ہی رومان انگیز ہے۔

''۱۴ر فروری محبوبوں کے لئے خاص دن ہے۔''

اس کے بعد وہی پرندوں کے اختلاط کا ملتا جلتا تذکرہ ان الفاظ میں ملتا ہے:

''ایک وقت تھا کہ اسے سال کا وہ وقت خیال کیا جاتا تھا۔جب پرندے صنفی مواصلت کا آغاز کرتے ہیں اور محبت کا دیوتا نوجوان مردوں اور عورتوں کے دلوں پر تیر برسا کرانہیں چھلنی کرتا ہے۔بعض لوگ خیال کرتے تھے کہ ان کے مستقبل کی خوشیاں ویلنٹائن کے تہوار سے وابستہ ہیں۔''

اس انسائیکلو پیڈیا میں 'ویلنٹائن ڈے' کا تاریخی پس منظر یوں بیان کیا گیا ہے:

'ویلنٹائن ڈے' کے بارے میں یقین کیا جاتا ہے کہ اس کا آغاز ایک رومی تہوار لوپر کالیا (Luper Calia) کی صورت میں ہوا۔قدیم رومی مرد اس تہوار کے موقع پر اپنی دوست لڑکیوں کے نام اپنی قمیصوں کی آستینوں پر لگا کر چلتے تھے۔بعض اوقات یہ جوڑے تحائف کا تبادلہ بھی کرتے تھے۔بعد میں جب اس تہوار کو سینٹ ویلنٹائن کے نام سے منایا جانے لگا تو اس کی بعض روایات کو برقرار رکھا گیا۔اسے ہر فرد کیلئے اہم دن سمجھا جانے لگا جو رفیق یا رفیقۂ حیات کی تلاش میں تھا۔سترہویں صدی کی ایک پرامید دوشیزہ سے یہ بات منسوب ہے کہ اس نے ویلنٹائن والی شام کو سونے سے پہلے اپنے تکیے کے ساتھ پانچ پتے ٹانکے۔اس کا خیال تھا کہ ایسا کرنے سے وہ خواب میں اپنے ہونے والے خاوند کو دیکھ سکے گی۔بعد ازاں لوگوں نے تحائف کی جگہ ویلنٹائن کارڈز کا سلسلہ شروع کر دیا۔''

۱۴ر فروری کو سینٹ ویلنٹائن سے منسوب کیوں کیا جاتا ہے؟اس کے متعلق کوئی مستند حوالہ تو موجود نہیں ہے البتہ ایک غیر مستند خیالی داستان پائی جاتی ہے کہ تیسری صدی عیسوی میں روم میں ویلنٹائن نام کے ایک پادری تھے جو ایک راہبہ (Nun) کی زلف گرہ گیر کے اسیر ہوئے۔چونکہ عیسائیت میں راہبوں اور راہبات کے لئے نکاح ممنوع تھا اس لئے ایک دن ویلنٹائن صاحب نے اپنی معشوقہ کی تشفی کے لئے اسے بتایا کہ اسے خواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ ۱۴ر فروری کا دن ایسا ہے کہ اس میں اگر کوئی راہب یا راہبہ صنفی ملاپ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی کر لیں تو اسے گناہ نہیں سمجھا جائے گا۔ راہبہ نے اس پر یقین کیا اور دونوں جوش عشق میں یہ سب کچھ کر گزرے۔

کلیسا کی روایات کی یوں دھجیاں اڑانے پران کا حشر وہی ہوا جو عموماً ہوا کرتا ہے یعنی انہیں قتل کر دیا گیا۔ بعد میں کچھ منچلوں نے ویلنٹائن صاحب کو ''شہید محبت'' کے درجہ پر فائز کرتے ہوئے ان کی یاد میں دن منانا شروع کر دیا۔ چرچ نے ان خرافات کی ہمیشہ مذمت کی اور اسے جنسی بے راہ روی کی تبلیغ پر مبنی قرار دیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس سال بھی عیسائی پادریوں نے اس دن کی مذمت میں سخت بیانات دیئے۔ بنکاک میں تو ایک عیسائی پادری نے بعض افراد کو لے کر ایک ایسی دکان کو نذر آتش کر دیا جس پر ویلنٹائن کارڈز فروخت ہو رہے تھے۔

آج کل یورپ و امریکہ میں ویلنٹائن ڈے کیسے منایا جاتا ہے اور اس کو منانے والے دراصل کون ہیں؟ اس کی تفصیلات جاننے کے بعد اس دن کو محض ''یوم محبت'' سمجھنا درست نہیں ہے۔ یہ تہوار ہر اعتبار سے یوم اوباشی یا یوم اباحیت کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ مغرب میں 'محبت' کا تصور و مفہوم یکسر مختلف ہے۔ جس جذبے کو وہاں 'محبت' (Love) کا نام دیا جاتا ہے، وہ حقیقت میں بوالہوسی (Lust) ہے۔ مغرب کے تہذیبی اہداف میں جنسی ہوس ناکی اور جنسی باؤلا پن کی تسکین کی خاطر مرد و زن کے آزادانہ اختلاط کو بھرپور ہوا دینا ہے۔ اس معاشرے میں عشق اور فسق میں کوئی فرق روا نہیں رکھا جاتا۔ مرد و زن کی باہمی رضا مندی ہر طرح کی شہوت رانی اور زنا کاری وہاں 'محبت' (Love) ہی کہلاتی ہے۔ اسی طرح ویلنٹائن ڈے منانے والوں کی جانب سے 'محبت' (Love) کا لفظ جنسی بے راہ روی کے لئے بطور استعارہ استعمال ہوتا ہے۔

ہمارے ایک فاضل دوست جو نہ صرف امریکہ سے بین الاقوامی قانون میں پی. ایچ. ڈی کر کے آئے ہیں۔ بلکہ وہاں ایک معروف یونیورسٹی میں پڑھانے کا اعزاز بھی رکھتے ہیں، انہوں نے اپنے چشم دید واقعات کی روشنی میں اس کا پس منظر بیان کیا کہ حالیہ برسوں میں امریکہ اور یورپ میں اس دن کو جوش و خروش سے منانے والوں میں ہم جنس پرستی میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبتلا نوجوان لڑکے (Gay) اور لڑکیاں پیش پیش تھیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سان فرانسسکو میں ویلنٹائن ڈے کے موقع پر ہم جنس پرست خواتین وحضرات کے برہنہ جلوس دیکھے۔ جلوس کے شرکاء نے اپنے سینوں اور اعضائے مخصوصہ پر اپنے محبوبوں کے نام چپکا رکھے تھے۔ وہاں یہ ایسا دن سمجھا جاتا ہے۔ جب 'محبت' کے نام پر آوارہ مرد اور عورتیں جنسی ہوسنا کی کی تسکین کے شغل میں غرق رہتی ہیں۔ جنسی انارکی کا بدترین مظاہرہ اسی دن کیا جاتا ہے۔ ہمارے یہ دوست آج کل لاہور میں ایک پرائیویٹ لاء کالج کے پرنسپل ہیں۔ ایک جدید' روشن خیال اور وسیع المطالعہ شخص ہونے کے ساتھ ساتھ انہوں نے پاکستان میں 'ویلنٹائن ڈے' منانے والوں کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے کہا کہ ''میرا جی چاہتا ہے کہ اس دن کو منانے کے لئے جہاں جہاں اسٹال لگائے گئے ہیں، انہیں آگ لگا دوں۔''

قدیم رومی کلچر کی روایات ہوں یا جدید مغرب کا اسلوب جنس پرستی، ان کا ہماری مذہبی تعلیمات تو ایک طرف، مشرقی کلچر سے بھی دور کا واسطہ نہیں ہے۔ قدیم روم میں اس تہوار کو 'خاوند کے شکار' کا دن سمجھا جاتا تھا۔ ہمارے ہاں کسی عورت کے لئے مارکیٹ میں خاوند کی تلاش میں نکل کھڑے ہونا بے حمیتی اور بے غیرتی کی بات سمجھی جاتی ہے۔ ہمارے خاندانی نظام میں عورت کو جو احترام حاصل ہے اس کے پیش نظر اس کی شادی بیاہ کا اہتمام اس کے خاندان کی ذمہ داری سمجھی جاتی ہے۔

'ویلنٹائن ڈے' ہر اعتبار سے 'یوم اوباشی' ہے۔ اس کا اصل مقصود عورت اور مرد کے درمیان ناجائز تعلقات کو فروغ دینا بلکہ تقدس عطا کرنا ہے۔ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے ہاں نوجوان نسل کو ان خرافات کے مضمرات سے آگاہ نہیں کیا جا رہا۔ اخبارات میں اس 'یوم' کے حوالے سے منعقدہ تقریبات کو جس طرح 'کوریج' دی گئی ہے، اس سے اس کے مزید بڑھنے کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔ ہمارے وہ دانشور جو اسلامی کلچر کے مقابلے میں برصغیر کے قدیم کلچر کے احیا کا پرچار کرتے ہیں۔ مغربی تہذیب کے اس حیا سوز تہوار کے خلاف آخر خاموش کیوں ہیں؟ ہندوستان کی بعض ہندو تنظیموں بشمول کانگرس نے ''ویلنٹائن ڈے'' کے خلاف احتجاجی مظاہرے کیے لیکن ہمارے ہاں مذہبی تنظیموں اور مقامی کلچر سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبت کرنے والے دانشوروں نے اس طرح کے مظاہرے نہیں کیے۔ ان کی خاموشی کو کیا نیم رضا سمجھا جائے؟ مغرب کی ثقافتی استعماریت کا اس قدر غلبہ ہے کہ ہماری قوم کے اندر بے حسی پیدا ہوتی جارہی ہے۔

اخباری اطلاعات کے مطابق اس دفعہ ایران میں بھی ''ویلنٹائن ڈے'' کے موقع پر اجتماعی شادی کی تقریبات منعقد کی گئی۔ معلوم ہوتا ہے، مغربی ذرائع ابلاغ کی ایران کے خلاف رجعت پسند، قدامت پسند اور بنیاد پرست ہونے کی تکرار نے ایرانی قیادت کے اعصاب کو بھی متاثر کیا ہے۔ انہوں نے بھی ایسی تقریبات منانے کی اجازت دے کر، معلوم ہوتا ہے اپنے خلاف مذکورہ پروپیگنڈہ کا اثر زائل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسلام میں نہ تو اجتماعی شادیوں پر کوئی پابندی ہے اور نہ ہی میاں بیوی کے درمیان محبت کے اظہار پر کوئی بندش ہے لیکن اس کے لئے ایک ایسے دن کا انتخاب کرنا جو مغرب کی جنس پرست تہذیب کا علامتی اظہار بن چکا ہے، کسی بھی اعتبار سے مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ کیا ہمارے ذرائع ابلاغ کا یہ فرض نہیں ہے کہ وہ محض خبروں کی سنسنی خیز اشاعت کے ساتھ ساتھ ایسے مسائل میں پاکستانی قوم کی راہنمائی کا فریضہ بھی ادا کریں؟ دعوت فکر ہے ذرائع ابلاغ کے ذمہ داران کے لئے! [1]

ویلنٹائن ڈے پر شرمناک طرز عمل

(محمد عطاء اللہ صدیقی)

پاکستان میں مغرب کی تہذیبی یلغار کے تناظر میں ایک فکر انگیز تحریر

جنسی آوارگی بے ہودگی اور خرافات کو ذرائع ابلاغ کس طرح ایک 'مقدس تہوار' بنادیتے ہیں، اس کی واضح مثال 'ویلنٹائن ڈے' ہے۔ یہ بہت پرانی بات نہیں ہے کہ یورپ میں بھی 'ویلنٹائن ڈے' کو آوارہ مزاج نوجوانوں کا عالمی دن سمجھا جاتا تھا، مگر آج اسے 'محبت کے متوالوں' کے لئے 'یوم تجدید محبت' کے طور پر منایا جانے لگا ہے۔ اب بھی

[1] ماہنامہ 'محدث' لاہور، شمارہ مارچ ۲۰۰۰ء سے ماخوذ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یورپ اور امریکہ میں ایک کثیر تعداد 'ویلنٹائن ڈے' منانے کو برا سمجھتی ہے، مگر ذرائع ابلاغ ان کے خیالات کو منظر عام پر نہیں آنے دیتے۔ مغربی ذرائع ابلاغ اخلاقی نصب العین کے مقابلے میں ہمیشہ بے راہ روی کو فروغ دینے میں زیادہ دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں شائد سطحی صارفیت کے تقاضے انہیں یہ پالیسی اپنانے پر مائل کرتے ہیں!!

پاکستان میں دیکھتے ہی دیکھتے جس طرح 'ویلنٹائن ڈے' مٹھی بھر اوباشوں کے حلقہ سے نکل کر جدید نوجوان نسل اور مغرب زدہ طبقات میں پذیرائی حاصل کر چکا ہے، اس کی توقع ایک اسلامی معاشرے میں نہیں کی جا سکتی۔ اس سال 'ویلنٹائن ڈے' کو جس وسیع پیمانے پر اخبارات اور ذرائع ابلاغ میں 'پروجیکشن' ملی اور جس والہانہ انداز میں مختلف اداروں نے اسے ایک 'ہر دل عزیز تہوار' کا رنگ دینے کی کوشش کی، اس کو دیکھ کر احساس ہوتا ہے۔ کہ پاکستانی معاشرہ اندر سے اس قدر کھوکھلا ہو گیا ہے کہ اعلیٰ ثقافتی قدروں کے تحفظ کے لئے وسیع پیمانے پر تحریک چلانے کی ضرورت ہے۔

اس دفعہ پاکستان میں ویلنٹائن ڈے پر بے ہودگی کے سابقہ ریکارڈ ٹوٹ گئے ہیں۔

۱۵ فروری کو مختلف اخبارات نے بے حد رومانوی انداز میں ویلنٹائن ڈے کی رپورٹنگ کی۔

روزنامہ 'جنگ' کے مطابق

''صبح سے رات گئے پھولوں کا سفر جاری رہا۔ گل فروشوں کی چاندی رہی اور پھولوں کی دکانوں پر رش رہا۔ آج سرخ گلاب نہ ملنے پر دوسرے رنگوں کے گلاب خرید کر چاہے جانے والوں کو بھجوائے جاتے رہے۔ گل دستے ۱۰۰ روپے سے ۵۰۰ روپے تک بکتے رہے۔ رات کو بعض بڑے ہوٹلوں نے ''ویلنٹائن ڈنر'' کا اہتمام کیا۔''

یہ ایک نئی بدعت تھی جو اس سال (۲۰۰۲ء) دیکھنے میں آئی۔ نوائے وقت جیسے سنجیدہ اخبار نے بھی سرخی جمائی: ''ویلنٹائن ڈے' وفا کے عہد و پیمان، روٹھوں کو منایا گیا۔''

مزید تفصیلات کے مطابق گلاب کے پھول، کارڈز اور دیگر تحائف کے تبادلے ہوئے، موبائل فونز پر پیغامات دیئے گئے۔ انٹرنیٹ کلبوں پر رش رہا۔ نوائے وقت کی خبر کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق ویلنٹائن ڈے منانے کے لئے ایک نوجوان شیخوپورہ کے گرلز کالج میں لڑکیوں کے کپڑے اور برقعہ پہن کر داخل ہوگیا۔ معلوم ہونے پر کالج کے سٹاف اور طالبات نے اس کی خوب چھترول کی اور پولیس کے حوالہ کر دیا۔ پولیس نے بھی اس کی خوب تواضع کی۔ لاہور میں ایک گرلز ہائی سکول کی طالبہ کو پھول پیش کرنے والے ایک نوجوان طالب علم کا منہ کالا کر کے گدھے پر بٹھا کر پورے محلّہ کا چکر لگوایا گیا۔ پرائیویٹ انگلش میڈیم سکولوں میں ویلنٹائن ڈے جوش وخروش سے منایا گیا۔

اس سال جنرل سٹوروں اور کتابوں کی دکانوں پر 'ویلنٹائن کارڈ' اس طرح فروخت ہوتے رہے جس طرح عید کارڈ فروخت ہوتے ہیں۔ ان سٹوروں پر 'کیوپڈ' کے بڑے بڑے نشانات سرعام آویزاں کیے گئے تھے۔ ماڈل ٹاؤن، ڈیفنس اور گلبرگ، لاہور کی بات تو الگ ہے۔ شہر کے چھوٹے چھوٹے محلات میں سرخ گلاب فروخت ہوتے رہے اور نوجوانوں کی ٹولیاں دن بھر پھول خریدتی رہیں اور انہیں کوئی سمجھانے والا نہیں تھا کہ جس بات کو وہ 'محبت' سمجھ کر منا رہے ہیں، وہ درحقیقت شہوت رانی اور جنسی بے راہ روی کی علامت ہے، اس کا ان کی سماجی روایات اور اخلاقی قدروں سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ انگلش میڈیم سکولوں میں طلبا وطالبات اساتذہ کی 'رہنمائی' میں بلا روک ٹوک گلاب کے پھولوں کا تبادلہ کرتے رہے۔ لبرٹی مارکیٹ اور دیگر پوش علاقوں میں اوباش نوجوان راہ چلتی لڑکیوں کو پھول پیش کر کے چھیڑ خانی کرتے رہے۔ شریف زادیاں اس بداخلاقی کا جواب دینے کی بجائے عزت بچا کر وہاں سے بچ نکلنے میں عافیت سمجھتی رہیں۔

ہمارے بعض انگریزی اخبارات نے ویلنٹائن ڈے کو تشہیر دینے میں جس طرزِ عمل کا مظاہرہ کیا، اسے نرم ترین الفاظ میں ''شرمناک'' کہا جا سکتا ہے۔ ان اخبارات نے عاشقوں اور حیاباختہ لڑکیوں کے رومان انگیز پیغامات کو اشتہارات کی صورت میں شائع کیا۔ انگریزی روزنامہ 'دی نیوز' نے ان پیغامات پر مبنی دو مکمل صفحات شائع کیے۔ ان دو صفحات پر ۲۱۹ پیغامات شائع کیے گئے۔ روزنامہ 'ڈان' نے ۱۴ فروری کو دو صفحات مختص کیے۔ جس میں ایسے بے ہودہ پیغامات شائع کیے گئے۔ معلوم ہوتا ہے ہمارے انگریزی اخبارات کسی ضابطہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخلاق کے پابند نہیں، نہ انہیں اس ملک کی نظریاتی اساس اور سماجی اقدار کا خیال ہے۔ وہ اس ملک میں انگریزی زبان ہی نہیں، مغربی تہذیب کا پرچار بھی کر رہے ہیں۔

۲۶ فروری کو روزنامہ 'نوائے وقت' نے نمایاں خبر شائع کی کہ جہادی تنظیموں کی طرف سے نکالے جانے والے ۲۳ رسالہ جات پر حکومت پابندی لگانے کا فیصلہ کر چکی ہے کیونکہ وہ جہاد کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ مگر جنسی بے راہ روی کو فروغ دینے والے ویلنٹائن ڈے کے حوالے سے پیغامات کو شائع کرنے کی اس ملک میں مکمل آزادی ہے۔ ایک زمانہ تھا جب کوئی لڑکا کسی لڑکی سے عشق کے معاملے کو حتیٰ الامکان ظاہر نہیں کرتا تھا۔ کیونکہ اس طرح کا اظہار سخت معیوب سمجھا جاتا تھا۔ اور ایسی حرکت کے مرتکب نوجوانوں کی خوب درگت بنائی جاتی تھی، مگر آج یہ براوقت بھی آ گیا ہے کہ ہمارے اخبارات ایک 'نائکہ' کا پست کردار ادا کرتے ہوئے عاشق ومعشوق کے درمیان پیغام رسانی کا فریضہ انجام دینے میں کوئی باک نہیں سمجھتے بلکہ اسے محبت کرنے والے دلوں کی خدمات سمجھتے ہیں۔ اخبارات کی طرف سے عشقیہ پیغامات کی اشاعت پاکستان میں اس سے پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئی۔ یورپ کے اخبارات نے یہ جدت نکالی تھی جس کو بلاچوں چراں ہمارے اخبارات نے اپنالیا ہے۔ اس دفعہ تو یہ سلسلہ دو تین انگریزی اخبارات تک محدود رہا ہے، اگلے سال اردو اخبارات بھی شائد اس 'کارِ خیر' میں پیچھے نہ رہیں۔

اسلام کے نام پر بننے والی اس مملکت خداداد میں لادینیت اور جنسی بداعتدالیوں کو کس طرح تیزی سے پروان چڑھایا جارہا ہے، اس کا اندازہ پاکستان کے عام شہری نہیں کر پا رہے۔ جن لوگوں کو اس کا اندازہ ہے، وہ بھی اپنے آپ کو بے بس محسوس کرتے ہیں۔ انگریزی اخبارات جن میں عشقیہ پیغامات کیلئے مکمل صفحے مختص کیے گئے، ان میں بازاری جملوں اور فلمی مکالموں کو شائع کیا گیا جن کے سرسری مطالعے سے بھی نوجوان نسل کے غلط رجحانات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

قارئین کرام! محبت کے پیغامات بھیجنے والی یہ لڑکیاں اور لڑکے اسی پاکستانی معاشرے کے فرد ہیں۔ یہ مسلمان گھرانوں کی اولاد ہیں، یہودی یا عیسائی نہیں ہیں۔ مگر وہ جس جنون

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاگل پن کا شکار ہیں، کیا ایک مسلمان گھرانے سے تعلق رکھنے والے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا 'کیریکٹر' (کردار) یہیں ہونا چاہیے؟ اگر وہ گم کردہ راہ پر ہیں، تو اس کی ذمہ داری ہم سب پر عائد ہوتی ہے۔ حکومت، تعلیمی ادارے، ذرائع ابلاغ، اساتذہ اور والدین، سب اپنی اپنی جگہ پر اس قومی 'جرم' کے مرتکب ہوئے ہیں۔ آج اس ملک میں ویلنٹائن ڈے پر شہوت بھرے پیغامات کا آزادانہ تبادلہ ہو رہا ہے تو کل اسی پاکستان میں شہوانی تعلقات کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کی نسل بھی ضرور پروان چڑھے گی، یورپ یہ نتائج دیکھ چکا ہے۔ ہم بھی اس عذاب سے نہیں بچ سکیں گے۔ یورپ میں بھی یہ سب کچھ ایک سال میں نہیں ہو گیا تھا، ان کے ہاں بھی خاندانی نظام کی تباہی اور جنسی انقلاب آہستہ آہستہ وقوع پذیر ہوا۔ یورپ کے دانشور خاندانی نظام کی بحالی کی دہائی دے رہے ہیں مگر اب پانی ان کے سروں سے گزر چکا ہے۔ ہمارے ہاں اس وقت محض ایک قلیل تعداد اس خطرناک اخلاقی دیوالیہ پن کا شکار ہوئی ہے، ہماری آبادی کی اکثریت اس آگ کی تپش سے اب تک محفوظ ہے۔ ابھی وقت ہے کہ آگے بڑھ کر چند جھاڑیوں کو لگی آگ کو بجھا دیا جائے، ورنہ یہ پورے جنگل کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی......!!

ذرائع ابلاغ پر چھایا ہوا ایک مخصوص گروہ ویلنٹائن ڈے کو 'یوم تجدید محبت' کے طور پر پیش کر رہا ہے۔ یہ 'محبت' جو ماضی قریب تک ایک 'محبوبہ' سے منسوب کی جاتی تھی، اب اسے 'عام' کیا جا رہا ہے۔ پاکستان میں ایک سازش کے تحت ویلنٹائن ڈے جیسی واہیات تقریبات کو رواج دیا جا رہا ہے۔ ۱۵ر فروری کے اخبارات میں ایک نقاب پوش خاتون کی تصویر شائع ہوئی جسے اسلام آباد کے کسی پھولوں کے سٹال سے گلاب کے پھول خریدتے دکھایا گیا ہے۔ خاتون نے بادامی رنگ کا برقعہ لے رکھا ہے۔ یہ تصویر انگریزی روزنامہ دی نیوز کے علاوہ 'جنگ' 'نوائے وقت' اور 'انصاف' میں بھی شائع ہوئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی خاص ایجنسی نے کسی کرائے کی عورت کو برقعہ پہنا کر اسے ویلنٹائن ڈے پر پھول خریدتے دکھایا ہے۔ اس کا مقصد و یہ معلوم ہوتا ہے کہ عام لوگوں میں یہ تاثر پیدا کیا جائے کہ ویلنٹائن ڈے منانا کوئی بری بات نہیں ہے، اب تو پردہ پوش خواتین بھی یہ دن منانے لگی ہیں۔ یورپ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور امریکہ میں یہودی خبر رساں ایجنسیاں اس طرح کی حرکات کرتی رہتی ہیں۔

ہمارے اخبارات کے کلچرل رپورٹروں نے رائے عامہ کو گمراہ کرنے کے لئے 'ویلنٹائن ڈے' کا اس مرتبہ ایسا پس منظر بیان کیا ہے جو ہمیں چند معروف انسائیکلوپیڈیا میں نظر نہیں آیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مغربی ذرائع ابلاغ نے اس طرح کی موضوع روایات کو خود گھڑ لیا ہے اور اسے پھیلا دیا ہے۔ 'جنگ' کے فلمی رپورٹر عاشق چودھری نے ۱۳ فروری کے کالم میں اس نام نہاد تہوار کا پس منظر بیان کرتے ہوئے تحریر کیا ہے:

''ویلنٹائن ڈے کے حوالے سے مختلف روایات ہیں۔ سب سے مستند روایت یہ ہے کہ اس دن کا آغاز رومن سینٹ ویلنٹائن کی مناسبت سے ہوا جسے 'محبت کا دیوتا' بھی کہتے ہیں۔ اس روایت کے مطابق ویلنٹائن کو مذہب تبدیل نہ کرنے کے جرم میں پہلے قید میں رکھا گیا، پھر سولی پر چڑھا دیا گیا۔ قید کے دوران ویلنٹائن کو جیلر کی بیٹی سے محبت ہوگئی۔ سولی پر چڑھائے جانے سے پہلے اس نے جیلر کی بیٹی کے نام ایک الوداعی محبت نامہ چھوڑا جس پر دستخط سے پہلے لکھا تھا ''تمہارا ویلنٹائن'' ......

یہ واقعہ ۱۴ فروری ۲۷۹ء کو وقوع پذیر ہوا۔ اس کی یاد میں انہوں نے ۱۴ فروری کو یوم تجدید محبت منانا شروع کر دیا۔''

۱۴ فروری ۲۰۰۲ء کے روزنامہ پاکستان میں بھی صفحہ اول پر بالکل یہی واقعہ بیان کیا گیا ہے مگر اس کا حوالہ بیان نہیں کیا گیا۔ انگریزی روزنامہ 'دی نیشن' کے رپورٹر نے ۱۴ فروری کی اشاعت میں بالکل الگ کہانی بیان کی ہے۔ اس کے مطابق:

''جب سلطنت روما میں جنگوں کا آغاز ہوا تو شادی شدہ مرد اپنے خاندانوں کو چھوڑ کر جنگوں میں شریک نہیں ہونا چاہتے تھے۔ نوجوان بھی اپنی محبوباؤں کو چھوڑنا نہیں چاہتے تھے۔ جنگوں کے لئے کم افراد کی دستیابی کی وجہ سے شہنشاہ کلاڈیس (claudius) نے حکم دیا کہ مزید کوئی شادی یا منگنی نہیں ہونی چاہیے۔ ویلنٹائن نامی ایک پادری نے اس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے خفیہ طریقوں سے شادیوں کا اہتمام کیا۔ جب شہنشاہ کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے ویلنٹائن کو قید کر دیا۔ جو کچھ اس نے نوجوان عاشقوں کے لئے کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ اسے بعد ازاں یاد رکھا گیا اور آج اسی نسبت سے ویلنٹائن ڈے منایا جاتا ہے۔" یہ دونوں کہانیاں رومانوی افسانویت کے طبع زاد شاہکار معلوم ہوتی ہیں۔ مندرجہ بالا حوالوں سے قطع نظر 'بریٹانیکا' میں ویلنٹائن ڈے کا پس منظر مختلف انداز میں ملتا ہے۔

"سینٹ ویلنٹائن ڈے کو آج کل جس طرح "LoversFestival" کے طور پر منایا جاتا ہے۔ یا ویلنٹائن کارڈ بھیجنے کی جونئی روایت چل نکلی ہے، اس کا سینٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ اس کا تعلق یا تو رومیوں کے دیوتا لوپر کالیا کے حوالے سے ۱۴ فروری کو منائے جانے والے تہوار بارآوری یا پرندوں کے موسم اختلاط (Mating season) سے ہے۔" (انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا)

۱۹۹۷ء میں شائع ہونے والے انسائیکلوپیڈیا آف کیتھولک ازم (Catholicism) کے بیان کے مطابق سینٹ ویلنٹائن کا اس دن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اصل بیان ملاحظہ کیجیے

"ویلنٹائن نام کے دو مسیحی اولیا (Saints) کا نام ملتا ہے۔ ان میں سے ایک کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ روم کا ایک پادری تھا۔ جسے رومی دیوتاؤں کی پوجا سے انکار کرنے پر ۲۶۹ میں شہنشاہ کلاڈیئس II (CladiusII) کے حکم پر موت کی سزا دی گئی۔ دوسرا طرنی (Terni) کا ایک بشپ تھا جس کو لوگوں کو شفا بخشنے کی روحانی طاقت حاصل تھی۔ اسے اس سے بھی کئی سال پہلے 'شہید' کر دیا گیا تھا...... آیا کہ ایک سینٹ ویلنٹائن تھا یا اس نام کے دو افراد تھے؟ یہ ابھی تک ایک کھلا ہوا سوال ہے۔ البتہ یہ ایک طے شدہ بات ہے کہ ان دونوں کا محبت کرنے والے جوڑوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ محبت کے پیغامات یا تحائف بھیجنے کا رواج بعد میں غالباً ازمنہ وسطیٰ میں اس خیال کے تحت شروع ہوا کہ ۱۴ فروری پرندوں کی جنسی مواصلت کا دن ہے۔ مسیحی کیلنڈر میں یہ دن کسی سینٹ کی یاد میں تہوار کے طور پر نہیں منایا جاتا۔" [1]

ویلنٹائن ڈے جیسے تہواروں کی تردید میں اس طرح کے تاریخی حوالہ جات کی

[1] (The Harper Lollins Encyclopeadia of Catholicism: P. 1294)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت بھی نہیں ہونی چاہیے۔ مگر وہ لوگ جن کے ذہنوں میں ہوسناکی کے جذبات کے تحت پروان چڑھی ہوئی رومانویت نے ڈیرے جمار کھے ہیں، ان کی اطلاع کے لئے یہ وضاحت ضروری سمجھی گئی۔ فرض کیجئے مسیحی یورپ یا روم کی تاریخ میں ویلنٹائن نام کے کوئی 'شہید محبت' گزرے بھی ہیں، تب بھی ہمارے لئے ایسے تہواروں کو منانا نرم ترین الفاظ میں ایک شرمناک ثقافتی مظاہرہ ہوگا۔ امریکہ اور یورپ کے لغو جنس پرستوں کے ساتھ کندھا ملا کر چلنا ہمارے لئے کوئی باعث اعزاز امر نہیں ہے۔ ہمارا دین اور ہماری تہذیب اس گراوٹ سے ہمیں بہت بلند دیکھنا چاہتے ہیں۔

اسلامی اخلاقیات اور ہندو تہذیب وتمدن کا کوئی مقابلہ نہیں ہے، مگر قومی ہزیمت کے شدید احساس کے ساتھ میں یہ سطور لکھنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتا ہوں کہ ویلنٹائن ڈے کے خلاف بھارت کی ہندو انتہا پسند تنظیموں نے جتنا ردعمل ظاہر کیا ہے، پاکستان کی دینی اور سیاسی جماعتوں کو اتنی بھی توفیق نہیں ملی۔ ہندو قوم پرست تنظیم شیوسینا نے لوگوں کو ویلنٹائن ڈے منانے سے باز رکھنے کے لئے دھمکی اور ترغیب دونوں طرح کی حکمت عملی اختیار کی۔ شیوسینا کے کارکنوں نے ویلنٹائن ڈے کے خلاف احتجاج کے انوکھے طریقے بھی آزمائے۔ ۱۳ر فروری کے روزنامہ 'جنگ' اور دیگر اخبارات میں شیوسینا کے کارکنوں کی ایک تصویر شائع ہوئی جس میں وہ اپنے چہروں پر کالک لگا کر ویلنٹائن ڈے کے خلاف مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اسی دن شیوسینا کے لیڈروں کے بیانات شائع ہوئے جس میں انہوں نے دھمکی دی کہ وہ ویلنٹائن ڈے کی تقریبات کو الٹا دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ویلنٹائن ڈے منانا فحاشی اور ہندو تہذیب واخلاقیات کے خلاف ہے۔ شیوسینا پارٹی دہلی کے سربراہ بھگون گومل نے کہا کہ ہم ۱۴ فروری کو دلی کے کالجوں، کارڈز شاپس اور گفٹ سنٹروں میں جائیں گے اور ہر قسم کا احتجاج کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس موقع پر ویلنٹائن ڈے کارڈز نذر آتش کئے جائیں گے۔ بال ٹھاکرے جو شیوسینا کے سربراہ ہیں، پاکستان کے خلاف اشتعال انگیز بیانات کی وجہ سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ انہوں نے بمبئی میں کہا کہ ویلنٹائن ڈے کرپشن کلچر ہے جو مغربی ممالک سے درآمد کیا گیا۔ انہوں نے شیوسینا کے نوجوانوں کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدایت کی کہ وہ یہ دن منانے کی روک تھام کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ انہوں نے کہا یہ مغرب کا فرض نہیں کہ وہ ہمیں بتائے کہ محبت کس طرح کرنی ہے۔ (روزنامہ جنگ)

شیوسینا اور دیگر انتہا پسند تنظیموں کی طرف سے اس ردعمل کی وجہ سے بمبئی دہلی اور بھارت کے دیگر شہروں میں ویلنٹائن ڈے اس جوش وخروش سے نہیں منایا جاسکا جس کا مظاہرہ لاہور، کراچی یا اسلام آباد میں کیا گیا۔ شیوسینا کے حوالہ سے ایک اور تصویر کا ذکر بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ۱۵ فروری کو پاکستان کے اردو اخبارات میں ایک تصویر شائع ہوئی جس میں دہلی میں شیوسینا کے کارکن ویلنٹائن ڈے کے موقع پر ایک خاتون کو ویلنٹائن ڈے کے خلاف پمفلٹ دے رہے ہیں۔ اس خاتون نے ہاتھوں میں پھولوں کا تازہ خریدا ہوا گلدستہ تھام رکھا ہے۔ (روزنامہ پاکستان) ...... اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شیوسینا کے کارکنوں نے اس بے ہودہ تہوار کی مخالفت میں محض تشدد ہی نہیں، دلیل کا سہارا بھی لیا۔ مغرب کی طرف سے درآمد کردہ ویلنٹائن ڈے جیسے فحش انگیز، بے ہودہ تہوار ترقی پذیر بالخصوص اسلامی ممالک کی تہذیب وثقافت کے لئے سنگین خطرات پیدا کررہے ہیں۔ یہ مغرب کی ثقافتی استعماریت جسے 'گلوبلائزیشن' کا خوبصورت نام دیا گیا ہے، کو آگے بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔ مغربی میڈیا اور انٹرنیٹ کی یلغار کی وجہ سے سعودی عرب جیسے کٹر اسلام پسند معاشرے بھی اپنی ثقافتی سرحدوں کو غیر محفوظ محسوس کررہے ہیں۔ اس سال سعودی عرب کی حکومت کو ویلنٹائن ڈے کی لعنت کی حوصلہ شکنی کرنے کے لئے سخت اقدامات اٹھانے پڑے۔ تین روز قبل ہی دکانوں اور مارکیٹوں میں سرخ گلاب، ٹیڈی بیئر اور ویلنٹائن کارڈز کی فروخت پر پابندی لگادی گئی تھی۔ ۱۳ فروری کو سعودی عرب پولیس نے مختلف دکانوں پر چھاپے مار کر ویلنٹائن گفٹ فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی۔ (پاکستان: ۱۴ فروری)

البتہ عراق کے سیکولر صدر صدام حسین نے عراق پر ممکنہ امریکی حملہ کے باوجود عراقی قوم کو ویلنٹائن ڈے منانے میں مصروف رکھا۔ عراقی میڈیا نے یہ پراپیگنڈا بھی کیا کہ عراقی عوام اس برس ویلنٹائن ڈے میں زیادہ دلچسپی اس لئے لے رہے ہیں کیونکہ وہ دنیا کو بتا دینا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتے ہیں کہ یہاں زندگی معمول کے مطابق ہے اور امریکی دھمکیوں کا عوام پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ (روزنامہ پاکستان) الحاد پرست حکمران کسی قوم کو جہاد کے لیے تیار نہیں کر سکتے اس طرح کی کھوکھلی زندہ دلی، کے اظہار سے کوئی قوم اپنا دفاع نہیں کرسکتی!!

پاکستانی معاشرے پر اس وقت ایک وحشت انگیز بے حسی اور بے بسی کی کیفیت طاری ہے۔ ایک عام پاکستانی اپنی آنکھوں سے اسلامی اقدار کا جنازہ نکلتے دیکھ رہا ہے۔ مگر وہ آگے بڑھ کر کچھ کر سکنے کی ہمت نہیں پاتا۔ وہ دل ہی دل میں کڑھتا رہتا ہے، ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر مٹتی قدروں کے متعلق نوحہ خوانی تو ضرور کرتا ہے، مگر گلی سے باہر نکل کر اپنے دل کی بات کہنے کی جرأت نہیں کرتا۔ یا یہ وقت تھا کہ اسلامی حمیت سے سرشار نوجوان سینما گھروں اور نیو ایئر نائٹ منانے والے کلبوں کو بزور بازو ایسے کاموں سے روکتے تھے یا اب یہ صورت پیدا ہو چکی ہے کہ ویلنٹائن ڈے پر کھلے عام بے ہودگی کے خلاف معمولی سی صدائے احتجاج بلند کرنے والا بھی کوئی نظر نہیں آتا۔ ہمارے خیال میں نہ پہلی صورت درست تھی اور نہ مؤخر الذکر حالت پسندیدہ ہے۔

پاکستان میں سیکولر اور اسلام پسند دونوں حلقوں نے افغانستان میں 'امریکہ گردی' کے غلط اثرات قبول کئے ہیں۔ سیکولر طبقہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ اب پاکستان میں وہ جس قدر مغربی اقدار کو فروغ دے گا' اس کی مزاحمت نہیں کی جائے گی۔ جہادی تنظیموں کے خلاف کریک ڈاؤن کا اسلام پسند حلقوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی دعوت بھی نہیں دی جا سکتی۔ ایک اور غلط تاثر کو ختم کرنا بھی ضروری ہے۔ پاکستان میں لوگ عام طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ اسلامی ثقافت اور پاکستانی اقدار کا تحفظ محض دینی جماعتوں کی ذمہ داری ہے۔ حالانکہ ہر مسلمان خواہ اسکا کسی بھی سیاسی جماعت یا طبقہ سے تعلق ہو، کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی ثقافت کے تحفظ کے لئے مقدور بھر کوشش کرے۔ ہمارے اساتذہ کا فرض ہے کہ وہ طالب علموں میں اسلامی اقدار کے متعلق محبت کے جذبات پروان چڑھائیں۔ ہم میں سے ہر شہری اگر اپنے محلے میں دعوت وترغیب کا عمل شروع کردے' تو یہاں ویلنٹائن ڈے منانے والے یوں دندناتے نظر نہیں آئیں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومت کو بھی نوجوانوں کو لہو ولعب اور جنسی بے راہ روی سے بچانے کے لئے مؤثر اقدامات کرنے چاہئیں۔ ویلنٹائن ڈے کے موقع پر گلاب کے پھول اور کارڈز کی خرید وفروخت پر پابندی عائد کی جانی چاہیے۔ اخبارات میں ویلنٹائن اور کیوپڈ کے نشانات کے ساتھ اشتہارات اور پیغامات کی اشاعت ممنوع قرار دینی چاہیے۔

امریکہ اور برطانیہ میں شراب عام پی جاتی ہے، مگر ۱۸ سال سے کم عمر نوجوانوں کو شراب اور سگریٹ خریدنے کی اجازت نہیں ہے۔ دکاندار انہیں یہ اشیاء فروخت نہیں کر سکتے ہیں۔ امریکہ میں بعض ریاستوں نے شام کے بعد نوجوانوں کے گھر سے نکلنے پر پابندی عائد کر رکھی ہے، حالانکہ وہاں ہر طرح کی آزادیاں میسر ہیں۔ پاکستان کے سابق چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے بالکل درست کہا ہے کہ

''مغرب سے گہری وابستگی اور قربت کے طوفان کو نہ روکا گیا تو مغربی فضولیات ہماری معاشرتی اقدار کو بہالے جائیں گی۔

ویلنٹائن ڈے کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انگریزی تہذیب کے ایام ہماری نسل کے کردار کو مسخ کر دیں گے۔ اس حوالہ سے نئی نسل کو سمجھانے کی ضرورت ہے۔ مغرب اسلام سے چونکہ بہت خائف ہے، اسی لئے وہ ہمارے معاشرے میں ایسے تہواروں کو فروغ دے رہا ہے۔'' [1]

ابھی چند روز پہلے صدر پاکستان جناب پرویز مشرف نے مغربیت کے خطرناک اثرات سے بچنے کی تنبیہ کرتے ہوئے کہا:

''مغربی طرز زندگی ہماری اقدار سے متصادم ہے۔ میں پاکستان کو اعتدال، رواداری، جمہوریت اور ترقی کی راہ پر لے جانا چاہتا ہوں، مغرب (ویسٹرنائزیشن) کی راہ پر نہیں جو ہماری اقدار سے متصادم ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ پاکستان اپنی اقدار کے منافی روایات اپنا کر مغرب کی پیروی کرے۔ انہوں نے صوبائی حکومتوں کو ہدایت کی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ملک کی سماجی اور ثقافتی اقدار کا احترام ہو۔'' [2]

---

[1] روزنامہ خبریں: ۱۵ فروری ۲۰۰۶ء۔ [2] جنگ، خبریں: ۲۸ فروری ۲۰۰۶ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ویلنٹائن جیسے تہواروں کی حوصلہ شکنی بلکہ بیخ کنی کے لئے حکومت پاکستان کو بھرپور اقدامات کرنے چاہئیں۔عوام کی بے ضرر تفریحی تقریبات میں حکومت کو مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔مگر ایسی بے ہودہ سرگرمیاں جو اسلامی اخلاقیات کا جنازہ نکال دیں، ان کے متعلق حکومت کو خاموش تماشائی کا کردار ادا نہیں کرنا چاہیے۔

ایک مغرب زدہ اقلیت پاکستانی معاشرے کو اخلاقی زوال سے دوچار کرنے پر تلی ہوئی ہے تو حکومت اور عوام کو ان کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملانے کے لئے سنجیدہ کاوش کرنی چاہیے۔قرآن مجید سراسر ہدایت اور روشنی ہے، اس میں بار بار راہِ راست سے بھٹکے ہوئے لوگوں کو خبردار کیا گیا ہے۔:﴿فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ﴾ یعنی تم صراطِ مستقیم چھوڑ کر کدھر بھٹکے جا رہے ہو؟

ویلنٹائن ڈے منانے والے مسلمانوں کو قرآن مجید کے ان الفاظ پر غور کرنا چاہیے!! [1]

[1] ماہنامہ 'محدث' لاہور، شمارہ مارچ ۲۰۰۲ء سے ماخوذ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸ مارچ

خواتین کا عالمی دن

محترمہ مہناز رفیع صاحبہ اس دن کا تعارف ان الفاظ میں لکھتی ہیں: ''۸ مارچ دینا بھر کی محنت کش عورتوں کے حوالے سے منایا جاتا ہے۔لیکن جب سے اقوام متحدہ نے اس کو دنیا بھر کی عورتوں کی جدوجہد کی علامت کے طور پر منانا شروع کیا تو اب اسے دنیا بھر کی عورتوں کی یکجہتی اور برابری کی جدوجہد کے طور پر منایا جانے لگا۔ یہ جدوجہد اب پوری انسانیت کے ساتھ جڑ چکی ہے۔ اس دن خواتین کو مل بیٹھ کر عورتوں کے مسائل پر بات کرنے اور حکمت عملی طے کرنے کا موقع ملتا ہے۔'' [1]

اگر یہ بات حقیقت پر مبنی ہوتی کہ ۸ مارچ کے دن خواتین کو مل بیٹھ کر عورتوں کے مسائل پر بات کرنے اور حکمت عملی طے کرنے کا موقع ملتا ہے تو شاید کوئی بھی ذی شعور اس کی مخالفت نہ کرتا۔ جو لوگ خواتین کی تعلیم وتربیت،تہذیب واخلاق کی درستگی اور ان کی معاشرتی اہمیت کے خلاف ہیں وہ انتہائی جاہل، ظالم اور بے وقوف ہیں۔اسلام نے عورت کو جو مقام عطا کیا ہے وہ دنیا کے کسی مذہب نے نہیں کیا ہے۔درحقیقت ہماری بعض خواتین فقط مغرب کی اندھی تقلید میں اس دن کو منانے کی کوشش کرتی ہیں اس دن محنت کش خواتین پر تو کوئی توجہ نہیں دی جاتی البتہ سڑکوں پر جلوس نکالے جاتے ہیں، حوا کی بیٹی نعرے بازی، شوروغل اور ہلڑ بازی کے سوا کچھ کرتی دکھائی نہیں دیتی۔افسوس کی بات تو یہ ہے کہ اسلام کی پیروکار خواتین کو اسلام کی طرف سے مہیا کیے گئے حقوق پر غور کرنے کی توفیق تو نہیں ملتی البتہ یورپ کی جانب سے بلند کردہ محض کھوکھلے نعرہ کی گونج ضرور سنائی دیتی ہے۔ وہ مغربی اصطلاحات کو ترقی کا ذریعہ سمجھتی ہیں۔محترمہ مہناز رفیع صاحبہ کو بھی اس دن کی اہمیت تب ہی محسوس ہوئی جب مغربی آقاؤں نے اسے جدوجہد کے طور پر منانا شروع کیا۔

---

[1] نوائے وقت ۸ مارچ ۲۰۰۶ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری بہنو! یاد رکھو اسلام عورت کے حقوق کا سب سے بڑا داعی ہے۔ محترمہ رفیعہ ناہید اکرام لکھتی ہیں:

''محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ نے جہاں زندگی کے تمام شعبوں کے پسماندہ اور درد کے ماروں کو جینے کی نئی امید اور قرینہ بتایا وہاں پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کی جانے والی عورت ذات کو بھی بنیادی انسانی حقوق فراہم کیے۔ اسے بیٹی، بہن، بیوی اور ماں کے روپ میں قابل احترام قرار دیا۔ ''جنت ماں کے قدموں تلے'' کہہ کر نبی کریم ﷺ نے عورت کو کیا سے کیا بنا دیا۔ یعنی ذرہ ریگ کو آفتاب بنا دیا، پاپوش کو جنت بنا دیا۔ اس اعتبار سے رحمت اللعالمین ﷺ کی تشریف آوری عورت کے لئے اللہ سبحانہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے۔'' [1]

بیگم گورنر روبینہ خالد کہتی ہیں:

''اسلام نے عورت کو وہ حقوق عطا کیے جو ترقی یافتہ کہلانے والے مغربی ممالک میں آج بھی نام ونہاد ماڈرن عورتوں کو حاصل نہیں ہیں۔'' [2]

پاکستان مسلم لیگ (ن) شعبہ خواتین کے اجلاس میں مشترکہ اعلامیہ نشر کیا گیا جس میں مسلم لیگ (ن) پنجاب کی جنرل سیکرٹری ذکیہ شاہنواز سمیت دیگر خواتین نے یہ اعتراف کیا کہ

''عورت کو جو عزت اور مقام اسلام نے دیا ہے وہ کسی اور مذہب یا معاشرے نے نہیں دیا۔'' [3]

قارئین کرام! حقائق پر مبنی ان بیانات کی فہرست بہت طویل ہے۔ یہ وہ حقیقت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خواتین کی زبانی مختلف اخبارات کی زینت بنایا خود خواتین ہی اس بات کا اقرار کر رہی ہیں کہ اسلام عورتوں کے حقوق کا سب سے بڑا داعی اور محافظ ہے۔

عورتوں کے حقوق کا مغربی نعرہ حقیقت کیا ہے؟

۸ مارچ کو خصوصاً اور وقتاً فوقتاً عموماً ''عورتوں کے حقوق'' کا نعرہ بلند کیا جاتا ہے۔

---

[1] نوائے وقت ۱۰ اپریل ۲۰۰۶ء۔ [2] نوائے وقت ۱۰ اپریل ۲۰۰۶ء۔ [3] نوائے وقت ۸ مارچ ۲۰۰۶ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر چہ نام تو ''عورتوں کے حقوق'' کا ہی لیا جاتا ہے مگر اس کے پس پردہ وہ خطرناک عزائم ہیں جنہیں یورپ مشرقی دنیا میں خاص طور پر اسلامی ملکوں میں پروان چڑھانا چاہتا ہے۔ اگر ہم اس دن کے مطالبات، طریقہ کار، جلسے، جلوسوں اور مختلف پروگراموں کا بغور جائزہ لیں تو یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ ہماری عورتوں کو زبردست دھوکہ دینے کی کوشش کی جارہی ہے اور انہیں غلاظت کے اس گڑھے میں اتارنے کی سعی کی جارہی ہے جہاں سے مغربی عورت کا نکلنا محال ہو چکا ہے۔

پاکستان میں حقوق نسواں کی علمبردار تنظیمیں عورتوں کے حقیقی مسائل سے قطع نظر مغرب کی نقالی کی کوشش کررہی ہیں۔ وہ پاکستانی عورتوں کو اس بربادی میں اتارنا چاہتی ہیں جس میں یورپ سرتا پاؤں دھنس چکا ہے۔ یورپی معاشرہ کو اس تحریک نے کوئی فائدہ تو نہیں پہنچایا البتہ وہاں کے خاندانی نظام کو تباہی و بربادی کے کنارے لا کھڑا کیا ہے۔ اس لئے تو ۱۹۷۳ء میں امریکہ کے اندر ہی سے اس تحریک کی زبردست مخالفت شروع ہوگئی۔ اہل مغرب نے جب ایسے معاشرہ میں حرامی بچوں کا سیلاب اٹدتے، اور گھروں کا سکون برباد ہوتے دیکھا تو خود ہی مزاحمت کرنے لگے۔ مگر افسوس کہ آج ہماری بعض نام نہاد ترقی یافتہ بیگمات پاکستانی ماؤں، بہنوں کو وہ میٹھا زہر دینے کی کوشش کررہی ہیں جو ان کے لئے جان لیوا ثابت ہوگا۔

اہم مطالبات

اس دن کو عالمی سطح پر مناتے ہوئے مندرجہ ذیل مطالبات کیے جاتے ہیں:

① عورتوں کو ہر لحاظ سے مردوں کے مساوی حقوق دیے جائیں۔

② عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں اخلاقی ضابطے مقرر کیے جائیں۔

③ عورتوں کو گھروں میں قید کر کے نہ رکھا جائے۔

④ عورت کو گھر میں خاوند کی خدمت اور بچوں کی دیکھ بھال سے آزاد کر دیا جائے یا پھر اس کو اس کام کا معاوضہ دیا جائے۔

⑤ اسلامی ملکوں میں عورت کو پردہ کی بے جا پابندی سے آزاد کیا جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ شادی نے عورت کو جنسی غلام بنا دیا ہے لہٰذا عورت پر اس کی پابندی نہیں ہونا چاہیے۔

⑦ عورت کو طلاق کا حق تفویض کیا جائے۔

⑧ اگر شوہر بیوی سے حقوق زوجین پورا کرنے کے لئے اصرار کرے تو اس پر زنا بالجبر کا مقدمہ درج کیا جائے جس کی کم سے کم سزا عمر قید ہو۔

⑨ خاندان کے موجودہ ڈھانچے کو تبدیل کیا جائے کیونکہ یہ عورتوں کے استحصال کا ذریعہ ہے۔

⑩ شادی کا خاتمہ اور آزاد جنسی تعلقات کا فروغ۔

⑪ پاکستان سے حدود آرڈیننس کا خاتمہ۔

مندرجہ بالا نکات ان مطالبات کا خلاصہ ہے جو خواتین کا عالمی دن مناتے ہوئے پاکستان سمیت دنیا بھر میں بواسطہ میڈیا، نشر واشاعت اور تقاریر کے ذریعے پیش کیے جاتے ہیں۔

اس دن کو منانے کا طریقہ کار

اس دن کو ایسے تو نہیں منایا جاتا کہ عورتوں کو باہم مل بیٹھ کر عورتوں کے مسائل پر غور وفکر کرنے کا موقع میسر آسکے جیسا کہ مہناز رفیع صاحبہ نے حقائق کو خوبصورت الفاظ کی پردہ پوشی کرتے ہوئے ذکر کیا ہے، البتہ عورتوں کے حقوق کی علمبردار خواتین اس دن کو مکمل آزادانہ طریقے سے مناتی ہیں۔ جلسے جلوس کا اہتمام کیا جاتا ہے، پروگرام مرتب کیے جاتے ہیں، پرجوش خطابات اور تقاریر کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ میڈیا پر خواتین کے انٹرویوز نشر کیے جاتے ہیں جن کا مرکزی خیال مرد وزن کی مساوات ہوتا ہے۔

اہم مقاصد

خواتین کے عالمی دن کو جس انداز سے منایا جاتا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس تحریک سے مندرجہ ذیل مقاصد حاصل کرنے کی مذموم کوشش کی جارہی ہے۔

❶ خاندانی نظام کی تباہی۔

❷ نکاح کی حوصلہ شکنی اور جنسی آزادی کا فروغ۔

❸ اسلامی اقدار کی پامالی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4 پردہ کا خاتمہ۔

5 عورتوں کی بے راہ روی۔

ہم آیندہ چند صفحات میں کوشش کریں گے کہ آپکی خدمت میں اس حقیقت کو آشکار کرسکیں اور شرعی نقطہ نگاہ سے اس دن کا جائزہ لے سکیں مگر اس سے قبل مصور پاکستان کے خیالات پیش کرنا چاہیں گے شاید کہ ہماری عزت مآب بہنیں توجہ فرمائیں۔

تہذیبِ فرنگی ہے اگر مرگ اموت
ہے حضرت انسان کے لئے اس کا ثمر موت
جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن
کہتے ہیں اسی علم کو ارباب نظر موت
بیگا نہ رہے دیں سے اگر مدرسہ زن
ہے عشق و محبت کے لئے علم و ہنر موت

اور فرمایا:

اک زندہ حقیقت مرے سینے میں ہے مستور
کیا سمجھے گا وہ جس کی رگوں میں ہے لہو سرد
نے پردہ ، نہ تعلیم ، نئی ہو کہ پرانی
نسوانیت زن کا نگہبان ہے فقط مرد
جس قوم نے اس زندہ حقیقت کو نہ پایا
اس قوم کا خورشید بہت جلد ہوا زرد

کیا اسلام نے عورتوں کے حقوق کا تحفظ نہیں کیا؟

اسلام آفاقی دین اور فطرت کے عین مطابق آسمانی شریعت ہے جس میں کسی قسم کی خامی کا تصور بھی نہیں ہے۔اس کے قوانین پروردگار عالم کی طرف سے نازل کردہ ہیں جو ہر لحاظ سے مرد اور عورت کے لئے یکساں مفید اور انکی فلاح و بہبود کے لئے یکساں فائدہ مند

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور ان میں ترمیم کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اسلام نے جہاں مردوں کو کچھ حقوق عطا کیے ہیں وہاں عورتوں کو بھی بے مثال اور قابل رشک حقوق سے نوازا ہے ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

① وہ حقوق جو مرد اور عورت کے لئے مساوی ہیں۔

② وہ حقوق جن میں عورت کو مرد پر برتری حاصل ہے۔

③ وہ حقوق جن میں مرد کو عورت پر برتری حاصل ہے۔

مرد وزن کے مساوی حقوق

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو پیدا فرمایا۔ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ اس کا نظام کیسے چلایا جائے؟ اس نے مرد اور عورت کی فطرت کا خیال رکھتے ہوئے۔ الگ الگ دائرہ عمل تجویز فرمایا اور اسی حساب سے ان کو حقوق بھی عطا فرمائے۔ اسلام نے مرد اور عورت کے لئے جن حقوق میں مساوات کا اعلان کیا ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

(ا) نیک اعمال اور ان کے اجر و ثواب کا حق

اللہ تعالیٰ نے نیک اعمال کا اہتمام کرنے کا حکم دیا اور ان کے مقابلہ میں جنت کی بے مثل نعمتیں تیار فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بلا تخصیص ہر مرد و عورت کو یہ خوشخبری سنائی کہ جو نیک اعمال کا اہتمام کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا وارث ٹھہرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴾ [1]

”بے شک مسلمان مرد اور عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں فرماں بردار مرد اور فرماں بردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد

[1] ۳۳/ الاحزاب:۳۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔''

اس آیت کریمہ سے پتہ چلتا ہے کہ عورتوں اور مردوں کا درجہ بلحاظ عمل اور اجر و ثواب مساوی ہے اور اس میں کسی کے لئے امتیاز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں روئے زمین کی تمام عورتوں کو یہ خوشخبری سنائی کہ تمھارے لئے بالکل مردوں جیسا ہی اجر عظیم اور بخشش تیار ہے بشرطیکہ تم نیک اعمال کا اہتمام کرو۔ اور فرمایا:

﴿ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ [1]

''جس نے کوئی نیک عمل کیا (وہ) مرد ہو یا عورت جبکہ وہ مومن ہو تو ہم اسے ضرور پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور جو اعمال وہ کرتے تھے ان کا اجر اس سے بہت بہتر دیں گے۔''

اور فرمایا:

﴿ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ ﴾ [2]

''پس آپ کے رب نے ان کی دعا قبول کرلی۔ (اور فرمایا) کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو خواہ مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا تم ایک دوسرے سے ہو۔''

اور فرمایا:

﴿ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ

[1] ١٦/ النحل: ٩٧۔ [2] ٣/ آل عمران: ١٩٥۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا﴾ [1]

''اور جو کوئی نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان والا ہو تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر ذرا بھی ظلم نہ ہو گا۔''

اسی طرح نافرمان مردوں اور عورتوں کو یکساں سزا دی جائے گی اور ان میں کوئی امتیاز نہ ہو گا۔

(ب) خانگی زندگی کے حقوق

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس بات کا اعلان فرمایا کہ خانگی زندگی میں عورتوں کو بھی ایسے ہی حقوق حاصل ہیں جیسا کہ مرد کو ہیں۔

ارشاد ہوا: ﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [2]

''ان (عورتوں) کو بھی ایسے ہی حقوق ہیں، جیسے کہ ان پر مردوں کے حقوق ہیں۔''

ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ ''جیسے ان عورتوں پر مردوں کے حقوق ہیں ویسے ہی ان عورتوں کے مردوں پر بھی حقوق ہیں، ہر ایک کو دوسرے کا پاس ولحاظ عمدگی سے رکھنا چاہیے۔ [3]

(ج) ملکیت اور میراث کا حق

اسلام نے مرد اور عورت کو یہ حق یکساں طور پر عنایت فرمایا ہے کہ وہ دونوں اپنے اپنے دائرہ کار اور شریعت مطہرہ کے مقرر کردہ حصص کے مطابق ملکیت کا حق رکھتے ہیں اور اپنے مرنے والے عزیزوں کی جائیداد کے وارث ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کے قوانین کو مٹی میں ملاتے ہوئے عورت کو مرد کی طرح حق ملکیت عطا فرمایا: وہ ماں، بہن، بیٹی، بیوی، بن کر جائیداد کی وارث ٹھہری۔ مشرکین عرب کا دستور تھا کہ جب ان میں سے کوئی فوت ہو جاتا تو بڑے بیٹوں کو تو وراثت کا حق دار بنا دیا جاتا مگر چھوٹی اولاد اور عورتیں یکسر محروم کر دی جاتی تھیں۔ یورپ میں بھی یہ بیماری عام تھی۔ عرب چھوٹی اولاد اور عورتوں کو حق

---

[1] ٤/ النساء:١٢٤۔ [2] ٢البقرة:٢٢٨۔

[3] تفسير ابن كثير: ١/ ٣٣٣ مكتبه اسلاميه۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملکیت سے صرف اس لئے محروم کر دیتے تھے کہ وہ جنگ میں حصہ نہیں لیتے تھے۔ ان کا معروف قول یہ تھا: "لَا يَرِثُ اِلَّا مَنْ قَاتَلَ عَلٰى ظُهُوْرِ الْخَيْلِ"۔

''کوئی بھی ورثہ حاصل نہیں کر سکتا مگر وہ جو گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھ کر جنگ لڑتا ہے۔'' ہندوؤں میں بھی یہی بیماری تھی ہندوؤں کی مقدس کتابوں میں یہ اعلان واضح طور پر لکھا گیا تھا: ''لڑکی باپ کی جائیداد کی وارث نہیں۔'' [1]

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۖ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۚ﴾ [2]

''مردوں کے لئے حصہ ہے اس میں سے جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا اور عورتوں کے لیے حصہ ہے اس میں جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔''

اس آیت کریمہ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ملکیت کا حق صرف مردوں کے لئے نہیں بلکہ عورتوں کو بھی حاصل ہے۔ تاریخ عالم اس بات کی گواہ ہے کہ اسلام نے سب سے پہلے عورت کو حق ملکیت عطا فرمایا اس امتیازی اور قابل تحسین پہلو کا اعتراف فقط غیر مسلم دانشور ہی نہیں کرتے بلکہ وہ غیر مسلم عورتیں بھی کرتی ہیں، جو خواتین کی نمائندہ بن کر ان کے حقوق حاصل کرنے کا نعرہ لگاتی ہیں۔ ان خواتین لیڈروں میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے مطالعہ کی توفیق دی تو وہ بے ساختہ پکار اٹھیں کہ اسلام نے تو عورتوں کو وہی حقوق عطا کیے ہیں کہ جن کا ہم مطالبہ کرتی ہیں۔ یورپ کی نومسلم عورتوں کے تاثرات اب تو طبع ہو کر اردو بازار لاہور کی زینت بن چکے ہیں لہٰذا میری بات کی تصدیق ان واقعات کو پڑھ کر کی جا سکتی ہے۔

☆ ایک شبہ کا ازالہ

مغرب کی اندھی تقلید میں اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھنے والی نام نہاد دانشور خواتین

[1] ١/ کتاب منو: ١٩٩۔ [2] ٤/ النساء:٧۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے قانون وراثت پر اعتراض کرتی ہیں کہ عورت کو مرد کے مقابلہ میں آدھا حصہ کیوں دیا گیا ہے ۸ مارچ کے ایجنڈا میں اس بات کو بڑے زور و شور کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے کہ عورتوں کو ہر لحاظ سے مردوں کے مساوی حقوق حاصل ہونا چاہیے۔

☆ جواب: خواتین یہ منحوس نعرہ بلند کرتے ہوئے کیوں بھول جاتی ہیں کہ مرد کو اللہ تعالیٰ نے قوام بنایا ہے وہ عورت کے نان ونفقہ کا ذمہ دار ہے۔ وہ ہر وقت خرچ کرتا ہے۔ کبھی بیوی پر تو کبھی بچوں پر، کبھی رشتہ داروں پر تو کبھی مہمانوں پر، کبھی والدین پر تو کبھی بہن بھائیوں پر۔ اگر بچہ شادی سے پہلے ہی کمانے کے قابل ہو جائے تو وہ اپنی ساری کمائی اپنی والدہ کے ہاتھوں میں لا رکھتا ہے، کبھی بہنوں کے لئے تحائف خریدتا ہے، ان کے ناز اٹھاتا ہے۔ جب وہ شادی کے بندھن میں بندھ جاتا ہے تو بیوی کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ بیوی مختلف حیلوں بہانوں سے اسکی ساری کمائی کسی نہ کسی شکل میں حاصل کر ہی لیتی ہے۔ اسے اگر اللہ اولاد عطا کرتا ہے تو وہ بیوی کے ساتھ ساتھ بیٹے بیٹیوں پر خرچ کرتا ہے گویا کہ عورت ہر لحاظ سے حاصل کرتی ہے اور مرد ہر لحاظ سے خرچ کرتا ہے۔ اس صورت حال کے باوجود اسلام نے عورت کے لئے مرد کے مقابلہ میں آدھا حصہ مقرر کیا ہے۔ اس پر اگر بعض بیگمات سیخ پا ہوتی ہیں تو ان سے یہی عرض کرنا چاہوں گا کہ وہ حواس کھونے کی بجائے اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور حقائق پر غور کرنے کی کوشش کریں کہ یہ ظلم نہیں بلکہ عین انصاف ہے۔ اگر یہ بات صحیح ہوتی کہ اسلام نے عورتوں پر ظلم کیا ہے اور انہیں جائیداد میں مرد کے مقابل نصف حصہ دیا ہے تو اکیلی رہ جانے والی لڑکی آدھی جائیداد کی وارث نہ بنتی بلکہ اسے محروم کر دیا جاتا کہ یہ تو ایک عورت ہے نہ جانے مال کے ساتھ کیا سلوک کرے۔ اس کی حفاظت بھی کر سکے گی یا نہیں؟ لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ اس کو نصف جائیداد کا وارث ٹھہرایا گیا ہے صحیحین میں ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ کی اکلوتی بیٹی نصف جائیداد کی وارث بنی۔ ہمارے علاقے میں کچھ عرصہ پہلے حاجی رانجھا نامی آدمی فوت ہوا اس کی اکلوتی بیٹی چالیس ایکڑ زمین کی وارث بنی۔ کیا یہ عورتوں کے حقوق پر ڈاکہ ہے؟ نعوذ باللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(د) سماجی حقوق

اسلام نے عورتوں کو مردوں کی طرح معاشرہ کا باعزت اور قابل احترام شہری قرار دیا۔ اسلام سے قبل عورتوں کے ساتھ ناروا سلوک برتا جاتا تھا انہیں تیسرے درجے کی مخلوق سمجھا جاتا تھا۔ یہودیت، عیسائیت، ہندومت، اور دیگر مذاہب میں عورت کو انسان نہیں سمجھا جاتا تھا۔ یہودیوں کے ہاں یہ نظریہ تھا:

''حوا علیہا السلام نے آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی پر اکسایا لہٰذا وہ مکار بدنیت اور نسل انسانی کی دشمن ہے۔'' (پیدائش)

عیسائیوں کے ہاں عورت کا معاشرتی مقام یہ تھا: ''عورت شیطان کے آنے کا راستہ ہے..... وہ آدم کو شجر ممنوعہ کی طرف لے جانے والی، اللہ کا قانون توڑنے والی اور مرد کی غارت گری کرنے والی ہے۔ حالانکہ مرد اللہ کی تصویر تھا۔'' (Terlullion شارح انجیل)

ہندوؤں کا معروف عقیدہ ہے کہ عورت کی کوئی جداگانہ حیثیت نہیں وہ صرف پاؤں کی جوتی ہے جب تک گھس گھس کر ختم نہ ہوجائے اسے پاؤں میں ہی رکھو۔ خاوند مر جائے تو اسے بھی ساتھ ہی جلا ڈالو، اس کی اخروی نجات کا دارومدار صرف اور صرف خاوند ہے۔

ان نظریات کے برعکس اسلام نے عورت کو معاشرہ کا معزز ترین فرد قرار دیا ہے۔ اسے ماں، بہن، بیٹی، اور بیوی کا مقدس روپ عطا کیا۔ ماں کے قدموں تلے جنت کہہ کر عورت کو رفعت کے آسمان پر پہنچا دیا، بہن کے مقدس رشتہ کو بھائی کے لئے لازوال عقیدت کا رنگ دیا، بیٹی کے معصوم اور پاکیزہ رشتہ کو باپ کے لئے باعث اجر و ثواب بنا دیا، ایک سے تین بیٹوں کی بہترین پرورش اور اسلامی تربیت کو والد کے لئے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے جنتی پڑوس کا سبب قرار دیا، بیوی کو محبت والفت، اطاعت، خدمت اور سرور ومستی کا وہ سمندر بنا دیا جس میں غوطہ زن ہوکر شوہر وقت کی تمام سختیاں بھول جاتا ہے۔ میاں بیوی کو معاشرے کے فعال اور قابل اعتماد عناصر قرار دیا جن پر اسلامی معاشرہ کی بنیادیں قائم ہیں۔

(ر) اولاد سے تعلق کا حق

اسلام نے جس طرح مرد یعنی باپ کو اولاد کے لئے معزز بنایا اسی طرح عورت یعنی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماں کو بھی اولاد کے لئے قابل احترام بنایا بلکہ باپ سے بڑھ کر عزت افزائی کا درجہ ماں کو دیا جسکی تفصیل آگے ذکر ہوگی (ان شاء اللہ) اسلام نے کہیں یہ حکم نہیں دیا کہ اولاد کے ساتھ صرف والد کا تعلق ہے اور ماں فقط ان کی پیدائش کی ذمہ داری نبھائے گی اور اس کا اولاد پر کوئی حق نہیں ہوگا۔

(ذ) قرب الٰہی کے حصول کا حق

اسلام نے مرد اور عورت کو یکساں طور پر اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کا حق دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں برتری اور اس کے ہاں قابل عزت ہونے کا معیار یہ نہیں کہ کوئی مرد ہو یا کوئی عورت ہو بلکہ فرمایا:

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴾ [1]

"اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں خاندان اور قبیلے بنایا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت زیادہ جاننے والا اور خوب خبر رکھنے والا ہے۔"

یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب میں عزت، وقار، اور تکریم کا سبب فقط تقویٰ بتایا ہے۔ اگر کوئی عورت تقویٰ اختیار کرے، اللہ تعالیٰ کے حکموں کو بجالائے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل عزت اور مقرب ہے۔ اسے اس حق سے کوئی محروم نہیں کر سکتا۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔" [2]

اس حدیث مبارکہ میں عورت اور مرد کا کوئی امتیاز ذکر نہیں کیا گیا۔ نیک اعمال اگر

---

[1] ٤٩/ الحجرات:١٣۔ [2] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تحریم ظلم المسلم......٦٥٤١۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرد کرے گا تو جنتوں کا وارث بنے گا اور اگر عورت کرے گی تو جنت کی حقدار ٹھہرے گی۔ اوران دونوں کیلئے صالح اعمال قرب الٰہی کا سبب بنیں گے۔

(ر) قرآن مجید میں تذکرہ...... ایک عظیم حق

اللہ تعالیٰ نے عورتوں اور مردوں کو قرآن مجید میں ذکر کرنے کے لحاظ سے یکساں حق دیا۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ عورتیں اور مرد دونوں ہی قرآن مجید کو پوری دلچسپی کے ساتھ پڑھیں اور اس سے نصیحت پکڑیں۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں اصناف کا ذکر فرما کر یہ ثابت کر دیا کہ اسلام میں عورت کو انتہائی قابل قدر مقام حاصل ہے اور وہ معاشرہ کا اہم ترین فرد ہے کہ اس کو پروردگارِ عالم نے اپنے مقدس کلام میں ذکر کیا ہے۔

(ز) حصول انصاف کا حق

کسی بھی معاشرہ میں رہنے والے افراد ایک ہی فطرت اور ایک جیسی عادات کے مالک نہیں ہوتے جن کی بنا پر آپس میں لڑائی جھگڑا، اختلافات اور مخالفتیں وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ اسلام نے مردوں کی طرح عورتوں کو بھی یہ حق دیا ہے کہ وہ ناانصافی، ظلم اور عدم تحفظ کی صورت میں حصول انصاف کے لئے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائیں اور یہ کہ اسلامی عدالت پر لازمی ہے کہ وہ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی تحفظ فراہم کرے اور یہ کہ حصول انصاف کے لئے ان کی پوری دادرسی کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ۚ إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ﴾ [1]

”اے ایمان والو، انصاف پر قائم رہنے والے، اللہ کے لئے گواہی دینے والے ہو جاؤ اگرچہ خود تمہارے خلاف یا ماں باپ قرابت داروں کے خلاف ہو چاہے کوئی مالدار ہو یا فقیر ہو (بہر حال) اللہ تعالیٰ دونوں کا خیر خواہ ہے۔“

(س) حصول تعلیم کا حق

دین اسلام نے مرد اور عورت دونوں کو یکساں حق دیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو تعلیم کے

---

[1] ٤/ النساء: ١٣٥۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیور سے آراستہ کریں۔ اسلام کے نزدیک جہالت گمراہی اور اندھیرا ہے جب کہ تعلیم ہدایت اور روشنی ہے جو مرد اور عورت کا یکساں حق ہے۔ عورت کی تعلیم و تربیت پر اسلام قطعاً کوئی پابندی نہیں لگاتا بشرطیکہ عورتوں کے تعلیمی ادارے اور ان کا تعلیمی نظام مکمل طور مردوں سے علیحدہ ہو کہ طالبات خواتین اساتذہ سے علم حاصل کریں ان کے ادارے اور پورا نظام الگ ہو البتہ اسلام مخلوط نظام کی اجازت نہیں دیتا۔ وہ حواس باختہ خواتین و حضرات جو مخلوط تعلیم کے نظام کو فروغ دینے کیلئے شیطانی نمائندوں کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ یقیناً وہ خود بھی مخلوط نظام تعلیم کی خرابیوں سے خوب واقف ہیں۔ جن اداروں میں بچے اور بچیاں اکٹھے پڑھتے ہیں، اساتذہ بھی مخلوط ہیں ان میں جو بھیانک واقعات جنم لیتے ہیں ان کی تصدیق کے لیے کسی بھی Students سے پوچھ کر دیکھ لیجئے بشرطیکہ وہ آپ کو صحیح معلومات بہم پہنچا رہا ہو، بہرحال ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اسلام عورتوں کی تعلیم و تربیت پر کوئی پابندی نہیں لگاتا۔ بشرطیکہ وہ تعلیم و تربیت عورتوں کی اخلاقی تعمیر میں معاون، دینی رجحان کو پختہ کرنے اور مثبت و تعمیری فکر اجاگر کرنے میں مددگار ہو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''انصار کی عورتیں بہت اچھی ہیں کہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے سے ان کو حیا منع نہیں کرتی۔'' [1]

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم حاصل کرنے والی عورتوں کے لئے رحمت کی دعا فرمائی اور خوشی کا اظہار کیا مگر سوچنے کی بات ہے کہ کس تعلیم پر؟ فقط دینی تعلیم پر، دین میں سمجھ بوجھ پر؟

علامہ اقبال نے اسی حقیقت کو ان الفاظ میں ذکر کیا!:

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن
کہتے ہیں اس علم کو ارباب نظر موت
بیگانہ رہے اس سے اگر مدرسہ زن
ہے عشق و محبت کے لئے علم وہنر موت

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دین میں اس قدر تفقہ حاصل کیا کہ بڑے بڑے صحابہ کرام

[1] بخاری، کتاب العلم باب الحیاء فی العلم، تعلیقاً۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجمعین مختلف مسائل میں ان کی طرف رجوع فرماتے۔ ان سے احکام دریافت کرتے‘ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کے متعلق استفسار کیا کرتے تھے۔ ان کے علاوہ بھی کئی صحابیات نے دین کی سمجھ بوجھ حاصل کی، علم نبوی ﷺ کی روشن کرنوں کو اپنے سینے میں جگہ دی اور دوسری عورتوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا۔

(ش) یکساں توجہ کا حق

اسلام نے والدین، اولیاء اور ورثاء کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنی اولاد یا جن کے وہ ذمہ دار بنائے گئے ہیں ان میں مساوات اور انصاف کو مدنظر رکھیں ہر ایک کو یکساں توجہ دیں۔ اولاد مذکر ہو یا مونث ان کے ساتھ ایک جیسا ہی سلوک کریں نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میرے باپ نے نبی کریم ﷺ کو بتایا کہ میں نے اپنے ایک بچے کو ایک غلام بطور تحفہ دیا ہے، آپ اس پر گواہ بن جائیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”کیا تیرے اور بھی بچے ہیں؟“ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے پوچھا: ”کیا تو نے سب کو ایک ایک غلام تحفہ دیا ہے؟“ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا: ”تو مجھے ظلم پر گواہ بنانا چاہتا ہے۔“ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو چاہتا ہے کہ تیرے سب بچے تیرے ساتھ یکساں حسن سلوک کریں۔“ اس نے عرض کیا کیوں نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر تو بھی ایسے نہ کر۔“ [1]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص جس نے اپنی بیٹی کو نہ تو زندہ درگور کیا اور نہ اس کو حقیر جانا اور نہ ہی بیٹے کو بیٹی پر ترجیح دی اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔“ [2]

(ص) بیٹی کی پیدائش پر بیٹے کی طرح خوش ہونے کا حق

قرآن مجید میں زمانہ جاہلیت کی اس ظالمانہ رسم کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے جب لوگ بیٹی کی پیدائش کی خبر سن کر رنجیدہ ہو جایا کرتے تھے اور اس کی آمد کو معاشرے میں اپنی توہین سمجھتے تھے اور بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الھبات، باب کراھیة تفضیل بعض الاولاد فی الھبة: ٤١٧٧۔

[2] ابوداود، کتاب الادب، باب فضل من عال یتیمًا: ٥١٤٦۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۝ يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ ۚ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝ ﴾ [1]

''جب ان میں سے کسی ایک کو بیٹی کی خوشخبری سنائی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ غصے سے بھر جاتا ہے اور بری خبر کی وجہ سے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے۔ سوچتا ہے کہ کیا اس ذلت کو لئے ہوئے ہی رہے یا اسے مٹی میں دبا دے۔ آہ کیا ہی برے فیصلے کرتے ہیں۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس بات کا حکم دیا کہ وہ بیٹی کی پیدائش کو باعث عار نہ سمجھیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت کو رحمت جانیں اور اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ جو لوگ بیٹیوں کی پیدائش کو اپنی توہین سمجھتے ہیں وہ مندرجہ ذیل حرام امور کا ارتکاب کرتے ہیں۔

1. یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و مشیت اور اس کی پسند پر اعتراض ہے۔
2. اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ تحفہ کی توہین ہے اور یہ عمل اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے لئے کافی ہے۔
3. یہ جاہلیت کی فرسودہ سوچ ہے جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔
4. یہ انسان کے جاہل، بے وقوف اور کم عقل ہونے کی دلیل ہے۔
5. یہ عورت کی توہین اور دل آزاری ہے۔
6. عورت کو اس بات پر ڈانٹ ڈپٹ ہے جس میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔

وہ حقوق جن میں عورت کو مرد پر برتری حاصل ہے

شاید میری اس بات سے بعض لوگ متفق نہ ہوں مگر حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو بعض ایسے حقوق عطا فرمائے ہیں جن میں اسے مرد پر برتری حاصل ہے۔ مغرب زدہ بیگمات ویسے ہی شور کرتی رہتی ہیں کہ اسلام نے مردوں کو عورتوں سے بڑھ کر حقوق عطا کیے ہیں مگر صحیح بات یہ ہے کہ اگر کچھ معاملات میں مرد کے حقوق کا دائرہ کار عورت کی نسبت

[1] ۱۶/ النحل: ۵۸، ۵۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسیع ہے تو چند ایسے امور بھی قابل غور ہیں جن میں عورت کے حقوق مرد کی نسبت زیادہ ہیں۔ ذیل میں ان حقوق کا مختصر تذکرہ ملاحظہ کیجیے۔

(۱) قدموں تلے جنت کا حق

پروردگار عالم نے سرور کونین ﷺ کی زبان اطہر سے یہ مہکتا ہوا اعلان کروایا کہ

((...... فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلِهَا)) [1]

''جنت اس (ماں) کے قدموں تلے ہے۔''

اس فرمان مطہر کے ذریعے نبی کریم ﷺ نے عورت کو زمین کی پستیوں سے اٹھا کر آسمانِ شرف وعزت کی بلندیوں پر پہنچا دیا اور یہ حق صرف عورت کے حصے میں آیا جبکہ مرد اس حق سے محروم ہے۔

(۲) ماں اور حق خدمت

اگر چہ قرآن مجید میں کئی مقامات پر اور نبی کریم ﷺ نے اپنے مختلف فرامین میں والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی خدمت کرنے کا حکم دیا ہے حتیٰ کہ ان کو ''اف'' تک بھی کہنے سے منع فرمایا ہے، مگر حقِ خدمت کے سلسلہ میں ماں کو باپ پر برتری عطا کی ہے۔ نبی کریم ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ میرے اوپر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تیری ماں کا، پوچھا گیا پھر کس کا؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں کا، پوچھا گیا پھر کس کا؟ فرمایا تیری ماں کا، پوچھا گیا پھر کس کا فرمایا تیرے باپ کا، پھر جو تیرے زیادہ قریب ہے۔ [2]

عورتوں کے امتیازی حقوق

(ا) خالہ کو بمنزلہ ماں سمجھنے کا حق

اگر بدقسمتی سے انسان والدہ کی نعمت سے محروم ہو جائے اور ماں کی پر بہار عاطفیت

[1] سنن نسائی، کتاب الجهاد، باب الرخصة في التخلف لمن له والدة: ۳۱۰۶۔

[2] جامع ترمذی، ابواب البر والصلة عن رسول اللهﷺ، باب ما جاء في بر الوالدين: ۱۸۹۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا سایہ اس کے سر سے ہمیشہ کے لئے اٹھ جائے تو نبی کریم ﷺ نے خالہ کے ساتھ حسن سلوک اور اس کی خدمت کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ وہ ماں کے قائم مقام ہے۔ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میں بہت گنہگار ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تیری ماں ہے؟ کہنے لگا نہیں آپ ﷺ نے پوچھا کیا تیری خالہ ہے اس نے کہا ہاں فرمایا اس کے ساتھ نیکی کرو۔ ❶

(ب) بیٹیوں کی بہترین پرورش اور اسلامی تربیت کے عوض جنت میں داخلہ کا حق

اسلام نے والدین کو اولاد کی پرورش، تعلیم و تربیت اور ان کو دینی رجحانات کا حامل بنانے کا حکم دیا۔ کہیں پر اچھا نام رکھنے کی ترغیب ہے تو کہیں پر نماز کی عادت ڈالنے کا حکم، کہیں دینی تعلیم دینے کا حکم ہے تو کہیں سات سال کی عمر میں نماز کے لئے سختی کا فرمان، الغرض اللہ تعالیٰ نے جس کو اولاد کی نعمت سے نوازا ہے اسے ان کی بہترین دینی و اخلاقی تربیت کا حکم بھی دیا ہے چاہے وہ بیٹے ہوں یا بیٹیاں لیکن بیٹیوں کی پرورش، ان کی اصلاح اور تعلیم و تربیت پر والد کو جس انعام کا حق دار ٹھہرایا ہے وہ قابل ذکر ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں۔ وہ ان کی تربیت کرے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اس کے لئے جنت لازمی ہے۔'' ❷

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو بیٹیوں کے متعلق کسی مصیبت میں مبتلا ہوا پھر اس نے ان کے معاملہ میں صبر سے کام لیا۔ یہ اس کے لئے جہنم کی آگ سے رکاوٹ بن جائیں گی۔'' ❸

اور سرور کونین ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دو بیٹیوں کی (بہترین) پرورش کی تو وہ میرے ساتھ ایسے (دو انگلیوں سے اشارہ کیا یعنی اکٹھے) جنت میں داخل ہوگا۔'' ❹

---

❶ جامع ترمذی، ابواب البر والصلة عن رسول اللهﷺ، باب ماجاء فی بر الخالة: ١٩٠٤۔

❷ جامع ترمذی، ابواب البر والصلة، باب ما جاء فی النفقة علی البنات والأخوات: ١٩١٦؛ مسند احمد: ٣/ ٤٣۔ ❸ حوالہ سابقہ: ١٩١٣۔ ❹ حوالہ سابقہ: ١٩١٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ج) مسئلہ رضاعت اور خواتین کے خاص مسائل میں گواہی کا حق

اسلام نے رضاعت اور عورتوں کے مخصوص مسائل میں ایک عورت کی گواہی کو مقدم رکھا ہے چاہے اس کے خلاف چار یا چار سے زیادہ مرد گواہی کیوں نہ دے رہے ہوں۔ عہد رسالت میں ایک عورت نے دربار رسالت میں گواہی دی کہ میں نے فلاں بچے اور بچی کو دودھ پلایا ہے، اب ان کی شادی ہو چکی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک عورت گواہی دے رہی ہے کہ اس نے دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ لہٰذا دونوں میں جدائی ڈال دی گئی۔'' صرف ایک عورت کی گواہی پر یہ شادی ختم ہو گئی۔ [1]

وہ حقوق جن میں مرد کو عورت پر برتری حاصل ہے

اسلام نے مرد کو عورت کا نگہبان اور ذمہ دار بنایا ہے۔ وہ عورت کی ضرورتوں کا خیال رکھتا ہے اسی لئے بعض حقوق میں اس کو اللہ تعالیٰ نے عورت پر برتری عطا کی ہے مثلاً: وراثت میں دوہرا حصہ، عورتوں پر قوام اور دیگر کئی حقوق مگر ان کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہمارا موضوع ''عورت کے حقوق'' واضح کرنا ہے۔

نام نہاد نعرے...... عورت نے کیا کھویا کیا پایا؟

مغرب نے ''خواتین کے حقوق'' کا نعرہ لگا کر عورت کو بیوقوف بنانے کی بھرپور کوشش کی جس کے نتیجے میں اسلام کو سچا دین ماننے والی بعض عورتیں اہل مغرب کے پُر فریب نعرہ کے نتائج پر غور کرنے کی بجائے اس کی اندھا دھند تقلید میں لگی رہیں۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اس نعرہ نے عورت کو کچھ فائدہ بھی پہنچایا یا بعض مفاد پرستوں نے اسے استعمال کرکے اپنی ہوس پرستی کی تسکین کا سامان کیا۔ دور نہ جائیے، اپنے ہی ملک پاکستان کے معاشرتی رویوں پر غور کرنے سے پتہ چل جائے گا کہ پہلے کی نسبت عورت کی عزت، وقار، اور تقدس میں اضافہ ہوا ہے یا کمی ہوئی ہے۔ جب عورت شرم وحیا، اور عفت وعصمت کا حسین پیکر تھی، معاشرہ میں اس کی عزت اور وقار بحال تھا۔ گاؤں تو گاؤں شہروں میں بھی لوگ عورتوں کا حد درجہ احترام کیا کرتے تھے۔ لیکن جب سے عورت نے اپنے آپ کو گھر کی

[1] بخاري، كتاب العلم، باب الرحلة في المسألة النازلة:٨٨۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار دیواری سے نکال کر دفتروں، فیکٹریوں، سڑکوں اور بازاروں کی زینت بنایا اور مردوں کی طرح چوراہوں میں نعرے بازی کی اس کا وقار ختم ہوتا چلا گیا۔ آج عورت جگہ جگہ ذلیل وخوار ہوتی نظر آتی ہے۔ آج سے چند سال قبل ہر مرد، ہر غیر محرم عورت کو اپنی بہن اور ماں تصور کیا کرتا تھا، اس کے احترام میں لوگ اپنی گفتگو روک لیا کرتے تھے "Ladies First" کا نعرہ لگایا جاتا تھا۔ لوگ کہا کرتے تھے "دھیاں بہناں تے سانجھیاں ہندیاں نے" "یعنی کسی کی بیٹی اور بہن ہر دوسرے آدمی کے لئے ایسے ہی مقدس ہے جیسے خود اس کی اپنی بیٹی اور بہن ہے۔"

جنرل مشرف صاحب کے دور حکومت میں خواتین وقتاً فوقتاً میڈیا پر یہ راگ آلاپتی نظر آتی ہیں کہ اس دور میں ہمیں بہت سے حقوق میسر آئے ہیں۔ عورتیں مختلف شعبہ ہائے زندگی میں آگے آئی ہیں۔ کھیل، سیاست، تعلیم اور انتظامی شعبوں میں عورتوں کو ترقی کے مواقع دیے گئے ہیں۔ جب کہ حکومت کے مغربی ناخداوں نے یہ رپورٹ دی کہ موجودہ حکومت نے خواتین کے حقوق سلب کیے ہیں لہٰذا ان کی امداد میں کمی کی جائے۔ مختلف اخبارات میں مندرجہ ذیل سرخی جلی حروف میں چھاپی گئی۔

پاکستان کی امریکی امداد میں......۳۵۰۰۰۰۰۰/ پینتیس کروڑ ڈالر کی کمی

"بل میں کہا گیا کہ پاکستان میں انسانی حقوق خصوصاً خواتین کے حقوق میں کمی آئی ہے۔" [1]

درحقیقت مسلمان مغرب کو خوش کرنے کے لئے اپنا ایمان بیچ ڈالیں، یورپ کے آگے اوندھے منہ گر پڑیں، اپنی عورتوں کو بے حیائی اور فحاشی کی تمام حدود پار کرنے کی اجازت دے دیں مگر وہ لوگ ان سے خوش نہیں ہوں گے۔ ان کی خوشنودی حاصل کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ مسلمان ان کا مذہب اختیار کر لیں ورنہ ہر سعی لاحاصل اور ہر کوشش بے کار ہے اور یہی قرآنی فیصلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۭ قُلْ اِنَّ هُدَى

[1] نوائے وقت و دیگر قومی اخبارات ۱۱ جون ۲۰۰۶ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ ھُوَ الْھُدٰی ﴾ [1]

”اور ہرگز نہیں راضی ہوں گے آپ سے یہودی اور عیسائی حتیٰ کہ آپ ان کے دین کی پیروی کریں (پھر راضی ہوں گے) کہہ دیجیے بے شک اللہ تعالیٰ کی راہ ہی سچی راہ ہے۔“

ہماری حالت تو یہ ہو چکی ہے۔ ”کوّا چلا ہنس کی چال اور اپنی بھی بھول گیا“ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

ہمیں تو عورت کی سوچ پہ حیرت ہوتی ہے کہ اس نے اپنے آپ کو دوہرے عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ وہ آدھا گھر چلاتی ہے اور آدھا بازار۔ کیا خوب ہی اچھا تھا کہ وہ گھر میں بیٹھتی خاوند کام کاج سے تھک کر آتا تو اسے سکون مہیا کرتی، گھر کا انتظام و انصرام چلاتی، مگر آج عورت گھر میں خاوند کی خدمت کو عار سمجھتی ہے لیکن سر بازار سیکرٹری بن کر ایک ہی وقت میں کئی لوگوں کی خدمت کرتی ہے۔ عورت کی ملازمت، بازار میں کام کرنے اور سیکرٹری وغیرہ بننے کے پس پردہ جو حقائق ہیں وہ ہر ذی شعور جانتا ہے اور ان کے تصور سے بھی دل کانپ اٹھتا ہے مگر چند خواتین اللہ تعالیٰ انہیں محفوظ رکھے، بیچاری غربت کے ہاتھوں کام کرنے پر مجبور ہیں۔ انہیں بھی اس ماحول کے ناقابل برداشت نشتر برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ مضحکہ خیز بات تو یہ ہے کہ Worker Lady نامی چیز ایسی عورت ہے جس کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے مردوں کو ساتھ رہنا پڑتا ہے، اگر میری بات سے اتفاق نہ ہو تو آپ خود سروے کر کے دیکھ لیجیے اگر کسی جگہ پر لیڈیز پولیس تعینات کی گئی ہے مثلاً صبح کے وقت معین جگہوں پر لیڈیز پولیس کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے تو مردانہ پولیس کی ذمہ داری ہے کہ وہ زنانہ پولیس کے ”جوانوں“ کی حفاظت کریں۔ میں نے کئی دفاتر میں جا کر مشاہدہ کیا کہ وہ لڑکی جس کو سیکرٹری کا لقب دیا جاتا ہے اس کا مالک اس سے مذاق اور بے ہودہ گفتگو کر رہا ہے۔

---

[1] ۲/ البقرۃ: ۱۲۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ دفتر کا عملہ اس سے دل لگی کرتا نظر آتا ہے۔عورت نے جب سے اپنے آپ کو اس انداز سے سامنے لانے کی کوشش کی کہ اس میں اور مرد میں کوئی فرق نہیں تو تب سے عورت، عورت نہیں رہی بلکہ وہ ایک کھلونا اور Show Pice بن چکی ہے۔ ہماری اخلاقی حالت اس حد تک دگرگوں ہوچکی ہے کہ حکومتی رکن شیخ وقاص اکرم اسمبلی کے تمام ارکان اور میڈیا کے سب لوگوں کے سامنے بڑی ڈھٹائی سے اپوزیشن کی خاتون رکن شیری رحمان کو اپنی تقریر کے دوران بار بار دیکھتے رہے جس پر شیری رحمان نے کہا آپ تقریر کریں اور سامنے دیکھیں ہماری طرف اس طرح بار بار کیوں دیکھ رہے ہیں؟ وہ کہنے لگا آپ اچھی ہی اتنی لگتی ہیں کہ آپ کو بار بار دیکھنے کو جی چاہتا ہے۔ [1]

چند حقائق جناب ڈاکٹر محمد اجمل نیازی کے آرٹیکل ''اسمبلی میں ماچس کی تیلی'' میں ملاحظہ فرمائیں خواتین ممبران اسمبلی کے حوالے سے چاروں صوبوں سے عجیب عجیب اور مزیدار خبریں آتی رہتی ہیں مگر اسمبلی کے اندر ہونے والی باتوں سے بھی انجوائے کیا جا سکتا ہے۔وہ غیر پارلیمانی میدان میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش میں ہیں ورنہ ان کی پارلیمانی کارکردگی مایوس کن ہے۔

قومی اسمبلی میں کشمالہ طارق نے شیری رحمان سے کہا کہ ''تم لوگ وزیراعظم سے ملتے ہو' مراعات لیتے ہو اور پھر حکومت کے خلاف باتیں بھی بناتے ہو۔'' پنجاب اسمبلی میں مصباح کوکب نے بے قرار ہوکر بولنے والی عظمیٰ بخاری کو ''ماچس کی تیلی'' کہہ دیا۔

سندھ اسمبلی میں ایک ہندو ممبر اسمبلی ایشور لال کو شاذیہ مری کو خط لکھنے پر اس کے ساتھیوں نے مارا پیٹا۔ رکن سرحد اسمبلی نے ایک خاتون ایم پی اے کو حسبہ بل پر خوب سنائیں۔ مجھے ان دونوں کے نام نہیں آتے' اتنا معلوم ہے کہ جن سے پارلیمانی چھیڑ چھاڑ ہوئی وہ سب کی سب پیپلز پارٹی کی خاتون ممبران تھیں اور جملہ بازی کرنے والے سرکاری ممبران تھے۔ سرحد میں ایم ایم اے سرکاری پارٹی ہے۔

کشمالہ طارق ایک متنازعہ ایم این اے بنتی جارہی ہے اکثر متنازعہ آدمی ہی محبوب

[1] نوائے وقت ۱۱ جون ۲۰۰۶ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی ہوتا ہے۔صدر بش سے ملنے کے لئے صرف کشمالہ طارق کو بھیجا گیا تو انگریزی کے علاوہ بھی کوئی ''کمال'' اس کا ہوگا۔شیری رحمان نے کوئی صحیح جواب اس کا نہیں دیا۔پریس کانفرنس تو سیاسی ہوتی ہے غیر سیاسی معاملے کے لئے نہیں ہوتی۔میرا خیال ہے کہ اپوزیشن والے انڈر پریشر رہتے ہیں۔یہ کیوں ہے کہ مراعات صرف سرکاری ممبران لے سکتے ہیں وہی وزیراعظم سے مل سکتے ہیں جبکہ وزیراعظم کسی اپوزیشن ممبر سے مل لے تو یہ کریڈٹ ہے۔ کہیں احساس برتری ہے اور کہیں احساس کمتری ہے۔دونوں ایک چیز ہیں پہلے بیویوں کے نام پر مفادات لیے جاتے تھے'اب شوہروں کے نام پر یہ ''کام'' ہورہا ہے پیپلز پارٹی کی فرزانہ راجہ نے اپنے شوہر کا دفاع بھی تو کرلیا ہے۔اس کی رہائی میں بھی فرزانہ راجہ کی کوششوں ہی کا عمل دخل ہے۔

شیری رحمان یہ بھی کہہ سکتی تھیں کہ ''میرٹ پر میرے شوہر نے یہ ''بینک نما'' چیز حاصل کی ہے۔''اس میں وضاحتیں کرنا اور صفائیاں دینا کیوں ضروری ہے'استعفیٰ کی دھمکی کمزور آدمی کا ہتھیار ہوتا ہے۔دھماکہ تو کشمالہ طارق نے کردیا ہے۔پنجاب اسمبلی میں ایسا بامعنی اور تخلیقی جملہ کسی خاتون ممبر نے نہیں کہا اسمبلی میں موجود چودھری پرویز الٰہی نے بھی مصباح کوکب کے اس جملے کو بڑا انجوائے کیا ہوگا۔اس حوالے سے سرپرستی کی گئی ہوتی تو بوریت کم ہوتی۔خواتین ممبران اسمبلی کے لئے اس سے موزوں خطاب ہو ہی نہیں سکتا۔''ماچس کی تیلی۔''

ماچس کی تیلی کا بھڑکنا اور بھڑک کر بجھ جانا ہی کام ہے وہ جل بجھتی ہے......ع

شعلہ سا جل بجھا ہوں ہوائیں مجھے نہ دو

ماچس کی تیلی سے سگریٹ تو جلائی جاتی ہے۔کسی گھر کو آگ بھی لگائی جاسکتی ہے۔ پچھلے دنوں اسمبلی کو آگ لگی بھی ہے مگر ماچس کی تیلی ایک ہی بار جلائی جاسکتی ہے۔اس سے کوئی کام نہ لیا جاسکے تو پھر وہ کسی کام کی نہیں ہوتی۔اس سے یہ بھی مطلب نکل سکتا ہے کہ موجودہ ممبران خواتین میں سے شاید کوئی نہ ہو جسے دوبارہ ممبر اسمبلی بننے کا چانس مل سکے۔ انہوں نے کوئی کام تو اب تک کیا نہیں ہے۔گورنمنٹ کالج لاہور میں ہمارا ایک کلاس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیلو امیر کبیر تھا مگر دل کا فقیر تھا۔ دولت مند اگر دردمند بھی ہو تو وہ بخیل نہیں ہوتا' ذلیل نہیں ہوتا' وہ اپنے زمانے کا بہترین سگریٹ پیتا تھا۔ آس پاس موجود ہر دوست کو سگریٹ دیتا۔ ماچس نکال کر اپنی سگریٹ سلگاتا اور کہتا "ماچس اپنی اپنی" وہ چلا جاتا اور ہم سگریٹ منہ میں لئے کھڑے رہ جاتے۔ ماچس کی تیلی کتنی اہم اور قیمتی ہے شکر ہے کہ آجکل اسمبلیوں میں ماچس کی تیلیاں بہت ہیں۔ ماچس کی تیلی سے آجکل زیادہ تر سگریٹ سلگانے کا کام لیا جاتا ہے۔ کاش! اس سے کوئی چراغ جلایا جائے۔ پھر چراغ سے چراغ جلتے جائیں۔ بجلی کا بٹن آن کرنے والے کو کیا پتہ کہ ماچس کی تیلی جلانے میں کیا سرور ہے ہمیں تو چکا چوند کرنیوالی روشنی چاہیے۔ سانولی روشنی آدمی کی دوست بھی ہوتی ہے اور ہم صرف دشمنی کے قائل ہیں۔

ایک بار پنجاب اسمبلی میں ایم ایم اے کے مولوی احسان اللہ وقاص نے اپنی ساتھی خاتون ایم پی اے کو "سویٹ ڈش" کہہ دیا تھا۔ اس دن یقیناً اس کے ٹی وی کا ڈش انٹینا خراب ہوگا۔ طرح طرح کے مرغ پلاؤ نمکین سالن کرارے کھابے پاوے وغیرہ کھانے والوں کو سویٹ ڈش کی کیا ضرورت ہے؟ مگر وہ حلوہ تو شوق سے کھاتے ہیں۔ سندھ اسمبلی میں ایشور لال نے کمال کر دیا کہ اپنی کولیگ ممبر شازیہ مری کو خط لکھ دیا۔ فوری طور پر پارٹی کے لوگوں نے اقلیتی ایم پی اے کی پٹائی کر دی۔ خط میں کچھ تو ایسا ہوگا کہ فوری طور پر اتنا غصہ آ گیا۔ اس نے پہلے بھی شازیہ مری سے چھیڑ چھاڑ کی ہوگی۔ پیپلز پارٹی کی سسی پلیجو اور ایم ایم اے کی کلثوم نظامانی کو بھی اس نے اپنی بدتمیزی سے نوازا ہے۔ ایک ہندو پاکستان میں یہ کر سکتا ہے۔ بھارت میں کوئی مسلمان یہ نہیں کر سکتا ورنہ اب تک طوفان مچ گیا ہوتا اور پاکستان پر کوئی الزام بھی لگ گیا ہوتا۔ ایشور لال کسی سرکاری خاتون ممبر سے یہ "مذاق" کر لیتا تو "مذاکرات" ہی میں یہ معاملہ بھی طے ہو جاتا۔ البتہ ایم ایم اے کے قاضی حسین احمد یہ مطالبہ داغ دیں گے کہ اسمبلیوں میں "کو ایجوکیشن" ختم کرو ورنہ ہم تحریک چلائیں گے مگر ابھی سمیعہ راحیل قاضی استعفیٰ نہیں دیں گے۔ حیرت ہے کہ کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور ٹیلی فون کے اس زمانے میں ایشور لال کو خط لکھنے کی کیا سوجھی' نوجوان آج کل خوب گپ شپ کرتے ہیں اور کچھ نہیں ہوتا۔ بہرحال ایشور لال نے ہمیں پرانا زمانہ یاد کرا دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گورنمنٹ کالج کے زمانے کا میرا ایک شعر سنیے ؎

کمرے میں اس نے چھپ کے جلائے تھے میرے خط
پھر راکھ سارے شہر میں کیسے بکھر گئی

(بشکریہ نوائے وقت)

جس ملک کی اسمبلی کا یہ عالم ہو وہاں عوام الناس کی حالت کیا ہوگی درحقیقت ہم جن کفار کی تقلید میں اپنا سب کچھ برباد کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں اور ہماری عورتیں جن کافرات کی تقلید میں اپنی عفت وعصمت کو داؤ پر لگانا چاہتی ہیں۔ وہ مادر پدر آزادی' اباحیت، فحاشی اور غیر فطری اصولوں کے انجام سے خوب واقف ہو چکے ہیں۔ اس دیمک نے ان کے معاشرے کی جڑیں کھوکھلی کر دی ہیں۔ وہ اس خطرہ کو خوب بھانپ چکے ہیں جس کا ادراک ہمارے مغرب زدہ طبقے کو نہیں ہو رہا۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں ؎

مجھے تہذیب حاضر نے عطا کی ہے وہ آزادی
کہ ظاہر میں تو آزادی ہے باطن میں گرفتاری

بطور دلیل یہ رپورٹ ملاحظہ ہو۔

''ملازمت پیشہ خواتین کے بچے عملی زندگی میں زیادہ کامیاب نہیں ہوتے۔''

گھریلو خواتین کے بچوں کی تعلیم، صحت اور رویہ نسبتاً بہتر ہوتا ہے: برطانوی ماہرین کی رپورٹ۔

لندن (اے پی پی) برطانیہ کے ماہرین نفسیات اور ایک تھنک ٹینک نے کہا ہے کہ امور خانہ داری کے کام کرنے والی خواتین کے بچے عملی زندگی میں ان بچوں کی نسبت زیادہ کامیاب ہوتے ہیں جن کی مائیں پیدائش کے فوراً بعد انہیں ڈے کیئر سنٹر کے حوالے کر کے کام پر جاتی ہیں۔ ہفتہ کو شائع شدہ رپورٹ کے مطابق ملازمت پیشہ خواتین کے بچوں کی صحت، تعلیم علوم سیکھنے کی صلاحیت کمزور ہونے کی بنیادی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کی مائیں کام یا جائے ملازمت سے تھکی ہاری ہوتی ہیں چھوٹے چھوٹے بچوں کو معمولی باتیں سمجھانے کے دوران وہ چڑچڑے پن سے کام لیتی ہیں جس کا اثر بالآخر بچوں کی نفسیاتی صحت پر بھی ہوتا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ برطانوی ماہر نفسیات اولیور جیمز نے ڈے کیئرز پر پرورش پانے والے بچوں کی عادات اور رویے کے بارے میں تحقیق سے اخذ کیا کہ گھروں پر زیادہ سے زیادہ وقت گزارنے والی ماؤں کے بچوں کی نسبت ڈے کیئر سنٹرز کے بچے زیادہ جارحیت پسند ہوتے ہیں۔ [1]

غور سے پڑھیے یہ رپورٹ کسی ''مولوی صاحب'' کی نہیں بلکہ برطانیہ کے ماہرین نفسیات اور ایک تھینک ٹینک کی ہے۔

عورت اور اسلام

اسلام نے عورت کو وہ تمام حقوق دیے جن کی وہ حقدار تھی۔ کیا عورت بھول چکی ہے کہ امریکہ میں عورت کو ذبح کیا جاتا تھا اور اس کے سینہ کو کاٹ پھینکا جاتا تھا۔ اوراز بک باشندے ہر سال ایک خاص موسم میں نوجوان لڑکی کا سر کاٹا کرتے تھے تاکہ فصل اچھی ہو اور دوسرے موسم میں بڑھیا کو قربان کیا جاتا تھا تاکہ اس کی چمڑی سے قبیلہ کا کاھن اپنے عمل کی تکمیل کر سکے۔ یونانی کہا کرتے تھے عورت کے خوبصورت چہرے کے پیچھے نحوست چھپی ہے اور اس کی جبلت ہی برائی پر ہوئی ہے۔

ہالینڈ میں یہ قانون معروف تھا کہ شوہر بیوی کو جس طرح چاہے مار پیٹ سکتا ہے اور اگر وہ اسے مار مار کر اس کے قدم خون سے بھر دے تو بھی کوئی جرم والی بات نہیں۔

یہودی کہتے تھے عورت ہی مرد کی گمراہی کا سبب ہے، حوا نے آدم کو گمراہ کیا اور اسے جنت سے نکالا۔ ان کا قانون تھا کہ عورت کا تمام مال و دولت شوہر کا ہے۔ صرف حق مہر پر بیوی کا حق ہے لیکن وہ اس کا مطالبہ شوہر کی موت کے بعد کر سکتی ہے یا جب اسے طلاق ہو جائے۔ وہ جو کچھ کمائے، جو کچھ اسے ہدیہ دیا جائے سب شوہر کا ہے۔ تقریباً یہی سوچ عیسائیوں کی تھی۔ مگر اسلام نے عورت کو عزت و رفعت اور قابل قدر مقام و مرتبہ عطا فرمایا جبکہ وہ اس عزت و ناموس کے سنہری تاج کو پاؤں تلے روندنا چاہتی ہے، تقدس کی چادر کو بے حیائی اور فحاشی کی قینچی سے ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

۸ مارچ کو سڑکوں پر مردانہ جوہر دکھانے والیاں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو کیوں

---

[1] نوائے وقت ۱۱ جون ۲۰۰۶ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھول گئی ہیں؟

﴿ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى ﴾ ❶

''اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور پہلی جہالت والی زیب وزینت کا اظہار نہ کرو۔''

نوٹ: فقط مجبوری کی صورت میں عورت کا گھر سے نکلنا جائز ہے جیسا کہ تعلیم حاصل کرنا یا اگر مرد میسر نہ ہو تو کسی ضروری کام سے باہر جانا۔

عورت اور اس کے فرائض

آج کل دنیا میں ''عورت کے حقوق'' کا نعرہ تو بڑے زور وشور سے لگایا جا رہا ہے مگر ''عورت کے فرائض'' کا تذکرہ اور انہیں کما حقہ ادا کرنے کا کوئی مطالبہ یا اس طرف توجہ دلانے کا کوئی نعرہ سننے کو نہیں مل رہا یہ رویہ انتہائی غلط اور ظالمانہ ہے۔

کیا عورت ملازمت نہیں کر سکتی؟

اسلام فطرتی دین ہے اور اس کے اصول وقوانین بشری تقاضوں سے مکمل آہنگ ہیں۔ اسلام نے عورتوں کو عام حالات میں گھروں کے اندر رہنے کا حکم دیا ہے۔ یہ آسمانی حکم ہے جس کو چیلنج کرنا اپنے ایمان کی تباہی کے مترادف ہے مگر جہاں مجبوری ہو وہاں عورت مکمل پردہ اور عفت وعصمت، شرم وحیا کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے گھر سے باہر نکل سکتی ہے۔

سعودی عرب کے معروف عالم ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''میرے خیال میں دو میدانوں میں عورت کا کام کرنا مجبوری ہے۔ وہ اس کے لئے گھر سے باہر آ سکتی ہے مگر پردہ اور دیگر اسلامی اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ (۱) تعلیم (۲) شعبہ میڈیکل۔ لیکن ضروری ہے کہ عورتیں اپنے مخصوص اداروں میں تعلیم حاصل کریں اسی طرح عورتوں کے علاج کے لئے عورتیں اور مردوں کے علاج کے لئے مرد حضرات کام کریں اور حکومت خواتین کو ایسے مواقع مہیا کرے یہ اسلامی حکومت پر لازم ہے۔'' ❷

❶ ۳۳/ الاحزاب:۳۳۔ ❷ حکم الاختلاط فی التعلیم والوظائف العملیۃ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح علما نے اس عورت کو بھی ملازمت کی اجازت دی ہے جس کے معاشی حالات ابتر ہیں اور ملازمت کرنا اس کی مجبوری ہے بشرطیکہ وہ پردہ اور اپنی عصمت کی حفاظت کرنے والی ہو۔

۸ مارچ کے حوالے سے چند اہل قلم کے افکار ملاحظہ ہوں۔

تحریک نسواں یا تحریک نازن۔محمد عطاء اللہ صدیقی

۸ مارچ کو ہر سال عالمی سطح پر خواتین کا دن منایا جاتا ہے۔تحریک آزادی نسواں کی علمبردار خواتین بے حد جوش وخروش سے جلسے جلوس کا اہتمام کرتی ہیں۔ذرائع ابلاغ بھی اس دن کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔پاکستان میں نسوانی حقوق کی علمبردار مغرب زدہ بیگمات اور این.جی.اوز کا نیٹ ورک اس دن کو منانے میں اپنی تمام تر توانائیاں استعمال کرتا ہے۔ ہمارے ذرائع ابلاغ عام طور پر اس نام ونہاد تحریک آزادی نسواں کا صرف وہی رخ پیش کرتے ہیں جو مغربی میڈیا یا اس تحریک کی پر جوش مبلغات دکھانا چاہتی ہیں۔اس تحریک کے اصل اسباب وعوامل پر نہ تو روشنی ڈالی جاتی ہے اور نہ ہی اس تحریک کے منفی اثرات ومضمرات کا ناقدانہ جائزہ لیا جاتا ہے۔درج ذیل سطور میں اس تحریک کے حوالے سے تصویر کا دوسرا رخ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

گذشتہ تین صدیوں کے دوران یورپ میں سر اٹھانے والی بیشتر فکری تحریکوں مثلاً: سیکولرازم،لبرل ازم،سوشلزم اور فاشزم اور پھر تحریک نسواں (Feminism) میں ایک قدر مشترک یہ ہے کہ ان تحریکوں کی بنیاد نفرت کے جذبات پر بھی رکھی گئی۔انہوں نے کسی ایک مبینہ ظالم کی نشان دہی کی اور پھر اس کے خاتمے کے لئے بھرپور جدوجہد شروع کر دی۔ اشتراکیوں کے نزدیک نجی جائیداد اور اس کے مالکان اصل 'مجرم' تھے۔فشار پسندوں (Anarchists) کے نزدیک ریاست ہی سب سے بڑا ظالمانہ اور جابرانہ ادارہ ہے جو فرد کی خوشیوں کا قاتل ہے لہٰذا اسے نہیں ہونا چاہیے۔فاشسٹوں کے خیال میں لبرل پارلیمانی جمہوریت ہی تمام برائیوں کی جڑ ہے۔یورپ کے نسل پرستوں (Racists) کی رائے میں یہودی بطور قوم ان کی معاشی پریشانیوں کا اصل سبب تھے،اس لئے انہوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہودی کشی کو ان مسائل کا حل بتلایا۔ بقول فرڈیننڈ لنڈ برگ عورت پسندوں (Feminists) کے نزدیک تقریباً نصف انسانی نسل یعنی مرد ہی ظالم ہے، لہٰذا انہوں نے ان کے خلاف محاذ کھول لیا۔

یورپ میں تحریک آزادی نسواں کا باقاعدہ آغاز فرانسیسی انقلاب کے فوراً بعد ہوا۔ فرانسیسی انقلاب کے مفکرین کے نزدیک مساوات مرد وزن کا کوئی تصور نہ تھا۔ان کی پیش کردہ 'مساوات' کے نعرے آزاد اور جائیداد رکھنے والے مردوں کے سیاسی حقوق تک ہی محدود تھے۔روسو جیسا حریت ومساوات کا علمبردار عظیم فلاسفر بھی عورتوں کو مساوی حقوق دینے کے خلاف تھا۔ ۱۷۸۹ء میں فرانس کی انقلابی اسمبلی میں ایک رکن کانڈورسیٹ (Condorcet) نے اپنی تقریر میں مطالبہ کیا کہ شہریوں کے حقوق میں عورتوں کو بھی شامل کیا جائے۔جس کے نتیجے میں اسے باغی قرار دے کر پھانسی دے دی گئی۔مگر فرانسیسی انقلاب نے حریت فکر کا جو لاوا گرم کیا تھا، اس کی تپش جلد ہی انگلش چینل کے پار بھی محسوس کی جانے لگی۔

۱۷۹۲ء میں ایک انگریز خاتون میری وولٹسن کرافٹ نے ''ونڈی کیشن (Vindication) آف دی رائٹس آف وومن'' کے نام سے کتاب لکھ کر پہلی دفعہ بھرپور استدلال کے ساتھ عورتوں کے مساوی حقوق کی بات کی۔ میری وولٹس کرافٹ کو تحریک آزادی نسواں کا بانی اور اس کی کتاب کو اس تحریک کے 'بائبل' ہونے کا درجہ حاصل ہے۔میری کرافٹ کا بنیادی استدلال یہ تھا کہ عورتیں مردوں کے مشابہ ہیں، اسی لئے انہیں یکساں تعلیم، یکساں سیاسی حقوق (ووٹ) کام کرنے کے یکساں مواقع اور ان کے لئے یکساں اخلاقی ضابطے وضع کیے جائیں۔لنڈ برگ کے خیال میں میری کی کتاب صرف ایک سحر انگیز رومانوی لفظ 'مساوات' کے گرد ہی گھومتی تھی۔

عورت کے فطری فرائض کو پیش نظر رکھا جائے تو اس کا اصل مقام اس کا گھر ہے۔ جنگ عظیم دوم سے قبل یورپ میں بھی اکثریتی رائے یہی تھی۔مگر مشرق ومغرب میں ہر زمانے میں عورتوں کی ایک محدود تعداد ایسی ضرور رہی ہے جسے چراغ خانہ کی بجائے شمع

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محفل بننے میں زیادہ دلچسپی رہی ہے۔ گھر سے باہر کی زندگی انہیں بے حد پرکشش دکھائی دیتی ہے۔ ایسی عورتیں مردانہ اوصاف کی حامل ہوتی ہیں اور مردانہ فرائض کی ادائیگی میں انہیں یک گونہ مسرت کا احساس ہوتا ہے۔ صنعتی انقلاب نے ایسی عورتوں کے لئے گھر سے باہر نکلنے کے شاندار مواقع فراہم کیے۔ یہی وہ ابنارمل عورتیں تھیں جنہوں نے مساوات مردوزن کے غیر فطری تصور کو بالآخر ایک جذباتی تحریک کی شکل دے دی۔ رفتہ رفتہ اس تحریک کی قیادت ایسی عورتوں کے ہاتھ میں آ گئی کہ جن کا اصل نصب العین جنسی آزادیوں کا حصول ہی رہ گیا۔ نسوانیت اور شرم وحیا ان کے خیال میں محض دقیانوسی خیالات تھے، جن کا مقصد عورت کو مستقلاً مرد کی غلامی میں جکڑ کر رکھنا تھا۔ فرڈیننڈ لنڈبرگ اپنی معروف کتاب "جدید عورت، صنف گم گشتہ" میں ایسی عورتوں کے بارے یوں رقم طراز ہے:

"حقوق نسواں کی علمبردار عورتیں نسوانیت سے نجات حاصل کرنے کا بھرپور تہیہ کیے ہوئے تھیں۔ ان کے خیال میں یہی نسوانیت ہی تھی جو ان کی سیاسی، معاشی، سماجی اور جنسی محرومیوں کا بنیادی سبب تھی۔"

وہ اس تحریک کی آئیڈیالوجی کے فروغ پانے کی وجوہات کا تعین کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"It was out of the disturbed libidinal organization of women that the ideology of feminism arose."

"یہ عورتوں کے جنسی اختلال کی بنا پر تھا کہ تحریک نسواں کا نظریہ آگے بڑھا۔"

وہ مزید لکھتا ہے:

"عورتوں کے دائرہ کار میں اصلاح کے پس پشت اصل بات یہ تھی کہ یہ عورتیں لاشعوری طور پر اپنی جنسی زندگی کے دائرے میں تبدیلی چاہتی تھیں۔ یہ وہ عورتیں تھیں جو لاشعوری طور پر اپنے مغلوب یا تباہ ہونے کے خدشات کا شکار تھیں، انہوں نے اس مسئلے کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کی ٹھان لی۔"

انیسویں صدی میں تحریک نسواں کو قابل ذکر پذیرائی ۱۸۴۸ء میں ملی جب نیویارک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نزدیک سینکا فال کے مقام پر باغیانہ مزاج رکھنے والی عورتوں نے پہلا حقوق نسواں کنونشن منعقد کیا۔ شرکا نے عورتوں کی 'غلامی' کی خوب دہائی دی اور مردوں کو برملا بے نقط سنائیں۔

خاندانی نظام کی تباہی اور شادی کی ضرورت کا خاتمہ، تحریک نسواں کے بنیادی اہداف میں شامل رہا ہے۔ میری وولسٹن کرافٹ سے لے کر آج تک اس تحریک کی علمبردار تمام عورتوں نے خاندان کو اپنی جارحانہ تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ چونکہ خاندان بطور ادارے کے مرد وزن کے آزادانہ اختلاط اور جنسی بے راہ روی کے راستے میں ایک اہم رکاوٹ ہے، اسی لئے خاندانی ادارے کو اس تحریک کے علمبردار راستے کا پتھر سمجھتے ہیں۔ درج ذیل سطور میں پیش کردہ تحریک نسواں کی پرجوش مبلغات کے خیالات ملاحظہ فرمائیے:

1. میری وولسٹن کرافٹ کے بعد جس خاتون نے شادی کے ادارے پر بھرپور حملہ کیا وہ جارج سینڈ (۱۸۷۶ء۔۱۸۰۴ء) تھیں۔ یہ خاتون انتہائی درجہ میں اعصابی اختلاج کی شکار تھی۔ اس کی زندگی کا سٹائل مردوں سے مشابہت رکھتا تھا۔ شادی کے ادارہ کے متعلق ان کا ارشاد ہے:

''میرے اس یقین میں کبھی کمی نہیں آئے گی کہ شادی کا ادارہ سب سے زیادہ قابل نفرت ادارہ ہے، مجھے ذرہ برابر شک نہیں ہے کہ جب نوع انسانی عقل کی طرف سفر کرے گی تو شادی کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔''

2. انیسویں صدی کے وسط میں مسز ایچ۔ ایچ پرائس کا اس تحریک کے حوالے سے خاصا چرچا رہا۔ یہی موصوفہ تھیں جو ۱۸۴۸ء کے عورتوں کے کنونشن کی روح رواں تھیں۔ انہوں نے مذکورہ کنونشن میں مطالبہ کیا کہ عورتوں کو ملازمتیں دی جائیں تاکہ وہ شادی کے جھنجٹ اور معاشی انحصار سے اپنے آپ کو آزاد کرسکیں۔

3. ۱۸۹۳ء میں الیزابرٹ گیمبل نے ''عورت کا ارتقاء'' کے عنوان سے کتاب تحریر کی۔ موصوفہ نے اپنی تحقیق کا نچوڑ بیان کیا ہے کہ ''شادی نے عورت کو جنسی غلام بنادیا ہے۔''

4. جان اسٹورٹ مل نے ''عورتوں کی محکومیت'' کے نام سے معرکۃ الآرا کتاب لکھی۔ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقوق نسواں کا جذباتی پرچارک تھا۔اس کا یہ قول زبان زد عام رہا: ''شادی واحد غلامی کی صورت ہے جو اب تک ہمارے قانون کے تحت جائز ہے،نکاح کا بندھن قانونی رنڈی بازی کے مترادف ہے۔''

5 چارلٹ میگمن کا قول ہے: ''عورت اور مرد کے درمیان شادی کے بغیر جنسی تعلقات کو ہم بدکرداری نہیں سمجھتے۔''

6 ڈبلیو آئی جارج نے ۱۹۱۳ء میں ایک مضمون میں اعلان کیا: ''تحریک نسواں کا اصل مقصد شادی کو ختم کرنا اور آزاد جنسی تعلقات کا قیام ہے۔''

7 ''میں غیر شادی شدہ اکیلی عورت کو قابل عزت سمجھتی ہوں۔میری یہ پیشین گوئی ہے کہ وہ وقت دور نہیں جب شادی کے بغیر زندگی گزارنے والی اکیلی عورت شادی شدہ خواتین سے زیادہ قابل عزت سمجھی جائے گی۔'' (مسز سلیسا برلے)

تحریک نسواں کی فکری دیگ کے یہ تو محض چند چاول ہیں،مگر ان سے یہ نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہیں ہے کہ یہ تحریک بنیادی طور پر جنسی آوارگی اور شادی کے نتیجہ میں وجود میں آنے والے خاندانی نظام کی تباہی پر مبنی ہے۔

۱۹۶۰ء کے عشرے میں امریکہ اور یورپ میں رونما ہونے والے 'جنسی انقلاب' نے تحریک نسواں کے لئے آتش گیر مادے کا کام کیا۱۹۶۳ء میں جب بے ٹی فرائیڈن کی کتاب ''نسوانی راز'' (Feminine Mystique) سامنے آئی تو اس سے تحریک نسواں کا مزاج ہیجان خیز بغاوت کی صورت اختیار کر گیا۔اس دور کو ''جدید عورت ازم'' یا تحریک نسواں کا دوسرا دور کہا جاتا ہے۔اس دور میں تمام اخلاقی قدروں اور شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ دیا گیا۔اس تحریک سے وابستہ خواتین مصنفین نے ہر موضوع پر بے حد بے باکانہ قلم دراری کی۔ ہر وہ بات جسے عورت کی زبان یا قلم سے نکلنا نسوانی حیا کے تقاضوں کے منافی سمجھا جاتا تھا،اب انہوں نے روشن خیالی کے احساس تفاخر سے مملو ہو کر تحریر کی۔ جنس سے وابستہ شاید ہی کوئی رکیک خیال ہو جو ان کی شوخی تحریر کی زد میں آنے سے بچ گیا ہو۔اس دور کی چند نامور انقلابی خواتین میں کیٹ ملٹ (Kate Millat) جرمن کریر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(Germain Creer) این کاڈٹ (Ann Koedit) ہیں۔ان کی بعض کتابوں کے بے حد واہیات نام ہیں مثلاً جرمن کریر کی کتاب کا نام ''نسوانی ہیجڑے'' (Female Eunuch) ہے یورپ میں یوں تو ہر دور میں ہم جنس پرست (Lesbian) عورتوں نے تحریک نسواں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔لیکن ۱۹۷۰ء کے لگ بھگ یہ عورتیں عملاً اس تحریک کے ہراول دستے پر قابض ہوگئیں۔تحریک نسواں کی قیادت پر قابض ہونے کے بعد انہوں نے نئے نعرے تشکیل دیئے۔مثلاً:

''Feminism is the theory Lesbianism is the Practice'' ❶

ترجمہ: ''تحریک نسواں ایک نظریہ ہےاور ہم جنس پرستی اس کی عملی صورت ہے۔''

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ مغرب میں عورتوں میں ہم جنس پرستی کا رواج دراصل مردوں سے نفرت کا اظہار اوران کے مزعومہ تاریخی ظلم وستم کے خلاف شدید ردعمل ہے۔ان عورتوں کے خیال میں مردوں کی رفیقہ حیات بنناان کی جنسی غلامی کوقبول کرنے کے مترادف ہے۔تحریک آزادی نسواں میں شامل عورتوں کاایک گروہ''Radical Feminists'' کہلاتا ہے۔یہ گروہ نسواں مردوں کی تحقیر کواپنا ایمان سمجھتا ہے۔۱۹۹۰ء کے عشرے میں انہی عورتوں نے ایسا لٹریچر پیدا کیا ہے جس میں اعلان کیا کہ اکیسویں صدی میں عورتوں کو مردوں کی ضرورت نہیں رہے گی۔یہ عورتیں افزائش نسل کے لئے حیوانات کی طرح مصنوعی تخم کاری''Artificial insemination'' کی تبلیغ کرتی ہیں۔

عورتوں کومردوں کی غلامی سے نجات دلانے کےتصور سے برپا کی جانے والی نام نہاد تحریک آزادی نسواں ہر اعتبار سے ''آوارگی نسواں'' کی صورت اختیار کرچکی ہے۔یہ سازش بربادی نسواں ہے۔اس تحریک نے مغرب کوکیا دیا ہے؟ وہاں کا خاندانی نظام تباہی کے آخری کنارے پر ہے۔یورپی معاشرہ جنسی ہوسناکی کی مکروہ تجربہ گاہ کی صورت اختیار کرچکا ہے۔نسوانی آبرو،شرم وحیا اپنا مفہوم کھوچکے ہیں۔نکاح کے بغیر مردوزن کے تعلق کو عیب نہیں سمجھا جاتا۔حرامی بچوں کا تناسب بڑھ رہا ہے۔تقریباً ۸۰ فیصد شادیاں دوسال

❶ "Lesbian Feminism by Molly Mcgray" (P. 179)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اندر اندر ہی طلاق پر منتج ہو جاتی ہیں۔عورتوں اور مردوں میں نفسیاتی امراض میں اضافہ ہو رہا ہے۔بے نکاحی مائیں ویلفیئر کے ٹکڑوں پر پلنے پر مجبور ہیں، کیونکہ مرد حرامی بچوں کی پرورش میں شرکت کی ذمہ داری قبول نہیں کرتے۔مغرب کی عورت جس نے ''گھر کی ملکہ'' کے عہدے کو حقیر جانا اور خاندان میں مرد کی سربراہی کو قبول نہیں کیا، آج دفتروں میں مرد کی سیکرٹری کا ذلت آمیز فریضہ انجام دینے میں محض اس لئے عیب نہیں سمجھتی کہ وہاں سے تنخواہ کی صورت میں چند ٹکے ہاتھ لگ جاتے ہیں۔خاندانی ماحول میں پیار و محبت، انس ومودت اور ایثار و قربانی کے جذبات سے ایک ذہنی سکون اور نفسیاتی تسکین ملتی تھی۔خاندانی اقدار کے زوال کی وجہ سے معاشرہ مادہ پرستی اور خود غرضانہ انفرادیت پسندی کی زد میں ہے۔اس سے یورپی سماج کا اجتماعی ڈھانچہ انتشار کا شکار ہو گیا ہے۔

ایسی تباہ کن تحریک اور مرد و زن کی غیر فطری مساوات کیخلاف ردعمل ایک فطری عمل ہے۔اس تحریک کا شور و غل اور دھوم دھڑ کا امریکہ میں نسبتاً زیادہ رہا ہے۔تعجب یہ ہے کہ اس کے خلاف باقاعدہ منظّم ردعمل بھی پہلی مرتبہ امریکہ میں سامنے آیا۔۷۴-۱۹۷۳ء میں امریکی کانگریس میں جب ''مساوی حقوق کی ترمیم'' Equal Rights Amendment (E. R. A) کا بل پیش کیا گیا تو اسکے خلاف ردعمل نے تحریک کی شکل اختیار کر لی۔دنیا پر پہلی مرتبہ منکشف ہوا ''مساوی حقوق'' کی علمبردار متحرک اقلیت کو امریکی عورتوں کی خاموش اکثریت کی حمایت حاصل نہیں ہے۔E. R. A کی مخالفت میں اٹھنے والی تحریک کی قیادت امریکی ریاست نارتھ کیرونیا سے تعلق رکھنے والی خاتون مادام شیلافلائی (Schlafly) کر رہی تھیں۔انہوں نے ریاست ہائے متحدہ کے طوفانی دورے کئے اور امریکی عورتوں میں یہ شعور پیدا کیا کہ ERA کے نتائج عورتوں کے حق میں نہیں ہوں گے۔انہوں نے اپنی تقاریر میں زور دے کر کہا:

"That a woman should be treated like a woman, not a man and certainly not a sex - neutral person."

''ایک عورت کے ساتھ برتاؤ ایک عورت سمجھ کر ہی کیا جانا چاہیے، نہ کہ ایک مرد کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیثیت سے، اور صنفی شناخت کے بغیر شخص کے طور پر تو یقیناً نہیں۔"

مادام شیلا فلائی کی تحریک نے جلد ہی زور پکڑ لیا۔ ان کی حامی عورتوں نے ERA کے خلاف جلوس نکالے۔ وہ جو کتبے اٹھا کر چلتی تھیں ان پر لکھا ہوتا تھا "ہم مرد نہیں بننا چاہتیں"

"We don,t want to be men" (Sex Gender and politics of E. R. A by:Donald Mathew).

تحریک آزادی نسواں کی مترجلات کے لئے امریکی عورتوں کی اس انداز میں مخالفت ایک عظیم صدمے سے کم نہ تھی۔ ان کے تمام تر پراپیگنڈے اور جارحانہ ہلڑبازی اور امریکی ذرائع ابلاغ کی پشت پناہی کے باوجود "مساوی حقوق کی ترمیم" منظور نہ ہوئی اور آج تک امریکی کانگریس سے یہ پاس نہیں کرائی جا سکی۔ تحریک نسواں کی مذکورہ بالا خرافات کے خلاف ردعمل ہی کا نتیجہ ہے کہ امریکی کانگریس نے "عورتوں کے خلاف ہر طرح کے امتیازات ختم کرنے کے کنونشن" (سیڈا) کی آج تک توثیق نہیں کی ہے۔ اکانومسٹ نے دسمبر ۱۹۹۹ء کے ایک شمارے میں اسے امریکہ کے دوہرے معیارات سے منسوب کیا ہے۔ امریکہ اور یورپ میں "خاندانی اقدار" کی بحالی پر زور سال بہ سال بڑھ رہا ہے۔ سابق برطانوی وزیراعظم جان میجر نے "بنیاد کی طرف واپسی" "Back to Basics" کا بارہا احساس دلایا۔

بلجیم کے ایک قانون دان جنہیں تحریک نسواں کی علمبردار 'مگرمچھ' کہہ کر پکارتی ہیں، خاندانی نظام کی بحالی کی زبردست تحریک چلائے ہوئے ہیں۔ امریکی صدر بل کلنٹن نے اپنے دوسرے انتخابات میں تقاریر کے دوران 'خاندانی اقدار' کی بحالی کو اپنی پالیسی کی ترجیحات قرار دیا۔ گزشتہ سال روزنامہ 'جنگ' میں ایک خبر شائع ہوئی جس میں کہا گیا کہ نیویارک کی عورتیں، کچن کے کام میں دوبارہ دلچسپی لے رہی ہیں کیونکہ اسکے بغیر وہ اچھے شوہروں کے حصول میں ناکام رہتی ہیں۔ امریکہ اور یورپ میں اس نام نہاد تحریک آزادی نسواں کے خلاف دانشور آواز بلند کر رہے ہیں اور اس کے بھیانک نتائج کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ راقم الحروف کی نگاہ سے اس تحریک کے نظریات کے خلاف ناقدانہ جائزہ پر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشتمل متعدد کتابیں گزری ہیں۔ ان میں فرڈ ینڈ لنڈ برگ اور میری فارنا ہم کی مشترکہ کتاب "Modern woman -the lost Sex" یعنی ''جدید عورت، صنف گم گشتہ'' بہت اہم ہے...... اس کتاب میں نہایت تفصیل کے ساتھ تحریک نسواں کے عوامل، ارتقاء، نظریات اور منفی اثرات کا محققانہ اور عالمانہ جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کتاب کے مصنفین نے تحریک نسواں کی علمبردار عورتوں کو مردانہ صفات کی حامل (Manly-women) اور اعصابی اختلاج میں مبتلا قرار دیتے ہوئے انہیں یورپی معاشرے میں بے چینی اور ناراحتی کا بڑا سبب قرار دیا ہے۔ ۱۹۹۳ء میں شائع ہونی والی کتاب "No moresox war" کے مصنف نیل لائنڈن نے تحریک نسواں کی غیر منطقی، غیر متوازن فکر اور اس کے منفی اثرات کو واضح کیا ہے رونالڈ فلیچر کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کی ایک کتاب کا عنوان ہے:

"The abolitionists the family and marriage under attack."

ترجمہ: ''استیصالیت پسند، خاندان اور شادی، حملہ کی زد میں'' اس محققانہ تالیف میں رونالڈ فلیچر نے مغرب میں خاندانی نظام کی تباہی کے ذمہ دار مختلف مکاتب فکر بالخصوص تحریک نسواں کی معروف خواتین کے افکار کا ناقدانہ جائزہ لے کر ان کی بھرپور مذمت کی ہے اور خاندانی نظام کی بحالی وتحفظ کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ اس نوعیت کی متعدد دیگر کتب، مضامین ورسائل ہیں، طوالت کی بنا پر ان کا تذکرہ ممکن نہیں ہے۔

مغرب کی تحریک آزادی نسواں کی علمبردار خواتین کے احوال وظروف اور ان کے افکار ونظریات کا معروضی اور مفصل مطالعہ کرنے کے بعد راقم الحروف کی رائے میں یہ تحریک سرے سے عام عورتوں کی تحریک ہی نہیں ہے۔ اس تحریک کی علمبرداری خواتین کو اس اعتبار سے 'عورت' کہنا بھی محل نظر ہے، جس اعتبار سے اس لفظ کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم ہمارے ذہنوں میں ہے۔ حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی عورتوں کو 'نازن' قرار دیا۔ ان کا ایک معروف شعر ہے

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن
کہتے ہیں اسی علم کو ارباب ہنر موت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی عورتوں کے لئے 'مکشوفات' کی ترکیب استعمال کی۔ مولانا امین احسن اصلاحی اپنی معروف کتاب ''پاکستانی عورت، دوراہے پر'' میں مردانہ صفات کی حامل ان عورتوں کو 'مترجلات' کا نام دیا۔ یعنی وہ عورتیں جو عورت کی بجائے رجل بننے میں زیادہ دلچسپی رکھتی ہوں۔ اس تحریک کو تحریک نسواں کی بجائے ''تحریک نازن'' کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔

مسلمان عورتوں کے لئے ''تحریک نازن'' کا اتباع نہ صرف ان کے لئے اخلاقی گمراہی کے گہرے غار میں گرنے کا باعث بنے گا، بلکہ ایک اسلامی معاشرے کو اخلاقی زوال اور سماجی انتشار سے بالکل اسی طرح دوچار کردے گا جیسا کہ ہم یورپ کے معاملے میں دیکھ رہے ہیں۔ مگر پاکستان میں مغرب زدہ بیگمات کی ایک متحرک اقلیت عورتوں کے حقوق کے فریب انگیز دعوے کے پردے میں یورپ کی ''تحریک نازن'' کو برپا کرنے کی کاوش میں مصروف ہے۔ وہ جن حقوق کی بات کر رہی ہیں اگر ان کو تسلیم کرلیا جائے تو اس کا منطقی نتیجہ جنسی بے راہ روی اور مرد وزن کے آزادانہ اختلاط کے سوا کچھ اور نہیں نکلے گا۔

اسلام عورت اور مرد کو مساوی قرار دینے کے باوجود ان کی صنفی وفطری صلاحیتوں کے لحاظ سے ان کا الگ الگ دائرہ کار تجویز کرتا ہے۔ اسلام مرد وزن کی مساوات کو بلاشبہ تسلیم کرتا ہے۔ لیکن وہ مساوات اس مساوات سے یکسر مختلف ہے جس کی پرجوش تشہیر آج کے مغرب کا ''روشن خیال'' مفکر یا تحریک نازن کے علمبردار کر رہے ہیں۔

پاکستان میں تحریک نسواں کی علمبردار این. جی. اوز پاکستانی خواتین کے حقیقی مسائل کی نشاندہی کی بجائے مغرب کی تحریک آوارگی نسواں کی بھونڈی نقالی اور ان کے نظریات کی لغو جگالی میں مصروف ہیں۔ کوئی معقول پاکستانی اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا کہ "Marital Rape" (زوجہ سے زنا بالجبر) بھی پاکستانی خواتین کا کوئی مسئلہ ہے مگر ہماری این. جی. اوز کی بیگمات اس موضوع پر متعدد سیمینار منعقد کرا کے عورتوں کے خلاف اس مزعومہ 'ظلم' کے خاتمہ کا بارہا مطالبہ کرچکی ہیں۔ اگست ۱۹۹۷ء میں خواتین حقوق کمیشن نے اپنی رپورٹ میں اس 'جرم' کے مرتکب شوہروں کے لئے عمر قید کی سزا تجویز

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائی۔ یادش بخیر اس کمیشن میں عاصمہ جہانگیر، شیلا ضیاء اور دیگر عورتوں کے حقوق کی علمبردار بیگمات شامل تھیں۔

ابھی حال ہی میں مغرب زدہ بیگمات نے خاتون خانہ کی محنت کے معاوضہ کو ان کے 'نسوانی حق' کے طور پر ذرائع ابلاغ میں خاص تشہیر دی ہے۔ ان 'روشن خیال' بیگمات نے یہ سوچنے کی زحمت کم ہی گوارا کی ہے کہ وہ ایک ''گھر کی ملکہ'' کو ایک گھریلو خادمہ کے حقیر مقام تک لانے کی بات کر رہی ہیں۔ گذشتہ چند برسوں سے حقوق نسواں کی علمبردار پاکستانی این.جی.اوز گھر سے فرار ہونے والی لڑکیوں کے عشق بازانہ نکاح کے 'حق' کا خوب پرچار کر رہی ہیں۔ صائمہ ارشد کیس نے تو مغرب زدہ بیگمات اور اسلام پسندوں کے درمیان ایک باقاعدہ 'قانونی جنگ' کی صورت اختیار کر لی تھی۔ اس فیصلے کے ہمارے خاندانی نظام پر شدید منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ اس کا اعتراف جسٹس خلیل رمدے صاحب بھی کر چکے ہیں۔ ۱۹۹۹ء کے دوران عالمی سطح پر ''غیرت کے نام پر قتل'' کے خلاف تحریک چلائی گئی غیرت کے نام پر قتل کا لائسنس اسلام بھی نہیں دیتا، مگر جس طرح این.جی.اوز نے اس کے خلاف جارحانہ پراپیگنڈہ کیا، اس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ ان کا اصل مقصود پاکستانی معاشرے سے غیرت کا جنازہ نکالنا ہے نہ کہ غیرت کے قتل کے خلاف احتجاج کرنا۔ انسانی حقوق کے علمبردار کسی بھی جرم کے لئے 'موت کی سزا' کی تو مخالفت کرتے ہیں مگر غیرت کے قتل کے مجرم کے لئے پاکستانی مغرب زدہ بیگمات نے عبرتناک سزائے موت کا تواتر سے مطالبہ کیا۔ پاکستان میں خواتین حقوق کی علمبردار اسمبلیوں اور ملازمتوں میں خواتین کی نصف نمائندگی کا مطالبہ بھی کر رہی ہیں۔ اس بات سے قطع نظر کہ پاکستانی معاشرہ تو ایک طرف یورپی معاشرہ اپنی روشن خیالی کے باوجود اس تناسب کو ابھی تک حاصل نہیں کر سکا۔

پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے یہاں مرد و زن کے حقوق کا تعین اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کیا جانا چاہیے۔ اسلام نے مرد و زن کے حقوق و فرائض کے بارے میں بے حد متوازن نظام عطا کیا ہے، مغرب کے سیکولر، لادین، مذہب بیزار، فحش انگیز، غیر متوازن اور ہیجان انگیز نظام کا اتباع بحیثیت قوم ہماری تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ مغرب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن خاندانی اقدار کی بحالی کی ضرورت محسوس کر رہا ہے، ہم ان اقدار کی تباہی کا سامان کر رہے ہیں۔ یہ ہم سب کے لئے لمحہ فکریہ ہے!!

خاتون خانہ کی محنت کا معاوضہ......؟ محمد عطاء اللہ صدیقی:

آزادی نسواں کی علمبردار مغرب زدہ بیگمات کی طرف سے بعض ایسے مطالبات پیش کیے جا رہے ہیں کہ اگر ان کو تسلیم کر لیا جائے تو ان کا یقینی نتیجہ عورتوں کی تکریم میں اضافے کی بجائے ان کی تحقیر کی صورت میں سامنے آئے گا۔ گزشتہ چند برسوں سے مغربی خواتین کے اتباع میں ہمارے ہاں کی NGOs کی ''گردش خیال'' بیگمات خاتون خانہ کی محنت کے معاوضہ کے مسئلہ کو بہت اچھال رہی ہیں۔ گزشتہ دنوں یہی موضوع سیمینارز کے علاوہ اخبارات کی زینت بھی بنا رہا ہے۔ ان کہنا ہے کہ ''خاتون خانہ کو اس کے تمام دن کی محنت کا معاوضہ دیا جائے یا کم از کم اس کی اس بلا معاوضہ شبانہ روز محنت کا اعتراف ہی کر لیا جائے جسے وہ اپنا صلہ تسلیم کر لے گی۔'' یہ مطالبہ جس قدر لغو ہے، اتنا نا معقول بھی ہے۔ کوئی بھی معقول گھریلو خاتون اپنے بارے میں اس حقارت آمیز تصور کو تسلیم نہیں کرے گی۔ کوئی بھی خاتون ''گھر کی ملکہ'' کے قابل احترام مقام سے اپنے آپ کو ''گھریلو خادمہ'' کے درجہ تک گرانے کی اجازت نہیں دے گی۔ بے حد افسوس کا مقام ہے کہ بعض مغربی تہذیب کی دلدادہ پاکستانی بیگمات گھریلو ماحول کے تقدس اور ایک فیکٹری کے ماحول کی تاجرانہ مادہ پرستی میں کوئی فرق مراتب قائم کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ ان کی سوچ سطحی جذباتیت پر مبنی ہے، ان کی فکر حقیقت پسندی اور معروضیت سے قطعاً عاری ہے۔ ایک خاتون کالم نگار مسرت لغاری صاحبہ نے ۱۷ فروری کے ''نوائے وقت'' میں اس حساس موضوع پر جن خیالات کا اظہار کیا ہے، اس سے اتفاق کرنا مشکل ہے وہ لکھتی ہیں:

''میرے خیال میں وہ معمولی مزدور ایک عورت کی نسبت بدرجہا بہتر ہے جو کسی مالک مکان سے مزدوری کے لئے چند گھنٹوں کا معاہدہ کرتا ہے، اینٹوں پتھروں سے گھر بناتا ہے اور شام کو معاوضہ لے کر گھر چلا جاتا ہے۔ اس کے برعکس عورت جو ایک شخص کے ساتھ شرعی معاہدے میں بندھی ہوتی ہے، اس کے اندر دن رات محنت مزدوری کرتی ہے، اینٹوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روڑوں کے بجائے اپنے خون پسینے سے گھر بناتی ہے، بچوں کی پیدائش و پرورش اور تعلیم وتربیت کے اہم ترین مراحل سے گزرتی ہے، اس کی ان تمام قربانیوں کو نظر انداز کر کے اندھے کنویں میں ڈال دیا جاتا ہے۔''

وہ مزید لکھتی ہیں:

''کیا یہ ظلم نہیں ہے کہ وہی عورت اگر ساتھ کے گھر میں جا کر، برتن مانجھے مزدوری کرے تو اسے اس کی مزدوری مل جائے اور یہ کام وہ اپنے گھر میں کرے تو اسے نہ صرف یہ کہ معاوضہ نہ ملے بلکہ شوہر سے دشنام وصول ہو۔''

مسرت لغاری صاحبہ اور ان کی ہم خیال بیگمات جدیدہ اگر تھوڑی دیر کے لئے اس جذباتی استدلال کو بھول جائیں تو ان کی خدمت میں چند معروضات پیش کرنے کو جی چاہتا ہے:

1. ایک گھر کا نظم ونسق چلانا شوہر اور بیوی کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ اس مشترکہ ذمہ داری میں سخت ترین کام یعنی نان ونفقہ کی ذمہ داری مرد پر عائد ہوتی ہے۔ خاتون خانہ کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ مرد کی کمائی کو خاندان کی اجتماعی فلاح، جسمانی ضروریات اور اولاد کی تعلیم وتربیت پر احسن طریقے سے خرچ کرے۔ ان دونوں میں سے کوئی ایک اگر اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طریقے سے انجام نہ دے تو گھر کا نظم ونسق اور اجتماعی نقشہ بری طرح متاثر ہوگا۔

2. چند استثنائی صورتوں کو چھوڑ کر، عام مشاہدہ یہ ہے کہ مرد عام طور پر اپنی کمائی کا بیشتر حصہ یا بعض صورتوں میں تمام کی تمام کمائی اپنی بیوی کے حوالہ کر دیتا ہے جسے وہ گھریلو ضروریات پر خرچ کرتی ہے۔ باورچی خانہ، ملبوسات، تعلیم وتربیت اور دیگر بنیادی ضروریات کی تکمیل مرد کی اسی آمدنی سے کی جاتی ہے۔ ان سارے اخراجات کو پورا کرنے کے بعد بھی اگر اضافی آمدنی ہو، تو محبت کرنے والے شوہر اپنے اہل خانہ پر کھلے دل سے خرچ کرنے میں دریغ نہیں کرتے۔ نجانے ان حقائق کو جذبات کی رو میں کیوں نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

3. کوئی بیوی گھریلو کام یا اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت نہ اس خیال سے کرتی ہے کہ وہ اپنے شوہر کی ''تنخواہ دار ملازم'' ہے اور نہ ہی کوئی شوہر اپنی کمائی اپنی بیوی کے حوالے اس نیت سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے کہ وہ اسے اس کی گھریلو خدمات کا 'معاوضہ' سمجھتا ہے۔ میاں بیوی کے تعلق کو ایک مالک اور مزدور کے تعلق سے مشابہ قرار دینا بذات خود ایک مکروہ اور لغو سوچ ہے۔ رشتوں کے یہ دونوں دائرے اس قدر مختلف ہیں کہ ان کا آپس میں موازنہ غیر منطقی اور غیر حقیقت پسندانہ ہے۔

4 خانگی امور سے متعلقہ ذمہ داریوں پر غور کیا جائے تو مرد کی ذمہ داریاں بدرجہا مشقت طلب ہیں۔ عورت کا گھریلو ذمہ داریاں نبھانا مشکل امر سہی، لیکن اس کا موازنہ اگر مرد کی بیرون خانہ محنت مزدوری سے کیا جائے تو یہ ہر لحاظ سے سہل ہیں۔ گھریلو کام کو ''اینٹوں اور روڑوں'' سے تشبیہ دینا بڑا آسان ہے، اگر کسی عورت کو عملاً یہ کام کرنے پڑ جائیں، تو ان کیلئے یہ ایک عذاب سے کم نہیں ہے۔

5 مغرب زدہ بیگمات کے اس بھونڈے استدلال کو قابل لحاظ مان لیا جائے تو پھر باروچی خانہ اور بچوں کی تعلیم وتربیت کے 'معاوضہ' تک ہی اس مسئلے کو محدود کیوں رکھا جائے؟ آج ایک مزدور کو عام عورت سے ''بدرجہا بہتر'' قرار دینے والی عورتوں کل کلاں اسے ایک طوائف سے بھی 'بدتر' قرار دے سکتی ہیں۔ وہ یہ استدلال بھی لاسکتی ہیں کہ جب ایک طوائف کو اس کی 'خدمت' کا معاوضہ دیا جاتا ہے تو پھر ایک بیوی سے صنفی مواصلت کا معاوضہ ادا کیوں نہ کیا جائے۔

6 تحریک نسواں کی علمبردار عورتوں کے استدلال کی بنیادی خامی یہ ہے کہ وہ خاندانی زندگی کے صرف منفی پہلو پر نگاہ رکھتی ہیں، اس کے مثبت پہلو کو بالکل نظر انداز کردیتی ہیں۔ ان کے نقطہ نظر کی دوسری خامی یہ ہے کہ وہ مرد اور عوت کے مابین تعلق کے متعلق Over Generalizatian یعنی غیر ضروری تعمیمات قائم کرلیتی ہیں۔ اگر ہمارے ہاں بعض گھرانوں کی کچھ عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کیا جاتا، تو وہ فرض کرلیتی ہیں کہ تمام عورتوں کی حالت قابل رحم ہے تحریک آزادی نسواں کے جذباتی لٹریچر نے انہیں اس قدر مشتعل (Charged) کردیا ہے کہ ان کی سوچ جذباتی ہیجان خیزی کے دائرے میں داخل ہوگئی ہے۔ آج سے دوسو سال پہلے وولسٹن کرافٹ نے حقوق نسواں کے موضوع پر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھی جانے والی اپنی کتاب میں مرد وزن کی عدم مساوات اور خواتین کی مظلومیت کی جو جذباتی تصویر کشی کی تھی، آزادی نسواں کی علمبردار عورتوں کی تحریروں میں آج بھی وہی جذباتیت جھلکتی ہے حالانکہ آج عورتوں کو معاشرے میں جو مقام ومرتبہ حاصل ہے سو سال پہلے کی حالت سے اس کا موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔ مگر اس بنیادی فرق کو یہ جذباتی خواتین یکسر نظر انداز کر دیتی ہیں۔ لاہور جیسے شہر میں جہاں کے تعلیمی ادارے، گلی محلے، بازار، پارک اور ہوٹل عورتوں کی وسیع پیمانے پر آزادی اور چلت پھرت کے ناقابل تردید مقامات ہیں، وہاں بیٹھ کر حقوق نسواں کے موضوع پر جذباتی کالم لکھنا بے حد تعجب لگتا ہے۔ لاہور میں تو عورتیں گھریلو زندگی پر اس قدر غالب نظر آتی ہیں کہ یہاں تحریک آزادی مرداں شروع کرنے کی اشد ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ انڈیا میں یہ تحریک پہلے ہی شروع کی جا چکی ہے۔

7 مسرت لغاری صاحبہ جیسی خواتین سے ہماری گزارش ہے کہ وہ جذباتی رنگ آمیزی کے شوق میں حقائق کو نظر انداز نہ کریں۔ کیا کوئی معقول شخص مسرت لغاری کی اس بات پر یقین کرے گا:

> ''بہت سی تعلیم یافتہ ملازم خواتین جو دفتر اور گھر کی دوہری مزدوری کے دوہرے جبر تلے زندگی گزار رہی ہیں اور انہیں 'اف' تک کرنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ شوہر کے گھر آنے پر اسے روتی آنکھوں کے ساتھ مسکرانے کا حکم بھی ہے۔''

نجانے یہ ''روتی آنکھوں کے ساتھ مسکرانے کا حکم'' بجا لانے والی مجبور و بے بس ملازم خواتین کس گلی محلے میں رہتی ہیں؟ ہمارے معاشرے میں ایک بھی ملازم پیشہ خاتون ایسی نہیں ہے جسے اس 'ذلت' سے گزرنا پڑتا ہو مگر خاتون کالم نگار اس طرح کی جذباتی تصویریں کھینچنے پر مصر ہیں۔ عام مشاہدہ تو یہ ہے کہ ملازم پیشہ خواتین کا اپنے شوہروں سے برتاؤ باغیانہ، تحکمانہ اور بعض صورتوں میں بدتمیزانہ ہوتا ہے۔ راقم الحروف کی رہائش کے آس پاس کم از کم بیس خواتین ملازم پیشہ ہیں، ان کی اکثریت کا اپنے شوہروں سے سلوک بے حد 'حاکمانہ' ہے۔ شوہروں کے خلاف زبان درازی ان کا محبوب مشغلہ ہے۔ ان کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شوہر واقعی مظلوم ہیں۔ ایک خاتون لیکچرر جو سرکاری مکان میں رہتی ہیں۔ اپنے میاں سے ہر ماہ باقاعدگی سے کرایہ وصول کرتی ہیں۔ آخر ان ننگے حقائق کی موجودگی میں عورتوں کی خود ساختہ مظلومیت کا رونا روتے رہنا کہاں کی معقولیت ہے؟

مسرت لغاری صاحبہ نے اپنے کالم میں یہ ثابت کرنے کی کاوش کی ہے کہ چونکہ ہماری عدالتوں میں زیادہ تر مرد ہی جج ہیں، لہٰذا مردوں کی عدالتوں سے عورتوں کو انصاف مہیا نہیں کیا جاسکتا۔ مرد کے بارے میں وہ لکھتی ہیں:

''قانون اس کا ہے، عدالتیں اس کی ہیں، انصاف اس کا ہے، اولاد اس کی ہے، جائیداد اس کی، نام اس کا، سارا کام اس کا ہے بلکہ پورا معاشرہ ہی اسی کا ہے۔''

وہ عورتوں سے مزعومہ ناانصافی کا ذکر ان الفاظ میں کرتی ہیں:

''ایسے اذیت ناک حالات میں عورت کس کے پاس دادرسی کے لئے جاسکتی ہے؟ وہ طلاق، خلع، جائیداد بھی دوسرا مسئلہ اگر عدالت میں لے جاتی ہے تو وہاں مجرم اور وکیل میں پہلے ہی سے سمجھوتہ/سودا ہو چکا ہوتا ہے، یوں اس کا مقدمہ ایک مردانہ عدالت سے لے کر دوسری مردانہ عدالت میں جا کر ختم ہو جاتا ہے اور ایسا اس لئے ہوتا ہے کیونکہ اسے انسان نہیں محض عورت سمجھا جاتا ہے۔''

جدید تحریک نسواں کے اہم ترین اہداف میں سے ایک یہ ہے کہ خاندان کے موجودہ ڈھانچے کو تبدیل کیا جائے۔ ان کے خیال میں خاندانی ادارہ عورتوں کے استحصال میں آلہ کار رہا ہے۔ تحریک نسواں پر لکھنے والا شاید ہی کوئی مصنف یا مصنفہ ایسی ہو جس نے خاندانی نظام، نکاح اور شادی وغیرہ کو شدید تنقید کا نشانہ نہ بنایا ہو۔ دفتروں اور فیکٹریوں کی ملازمتوں کے مقابلے میں خاتون خانہ کا کردار انہیں ہمیشہ گھٹیا اور حقیر نظر آتا ہے۔ اسی لئے اس تحریک کے لٹریچر میں گھریلو زندگی سے بغاوت کی بھرپور تبلیغ ملتی ہے۔ زندگی کے ہر دائرے میں مردوزن کی غیر فطری مساوات کا قیام ان کا نصب العین ہے۔ زندگی کے ہر دائرے میں مردوزن کی غیر فطری مساوات کا قیام ان کا نصب العین ہے۔ یہ تحریک بیسوی صدی کا عظیم ترین فتنہ ہے جس نے عالمی سطح پر خاندانی نظام کی تباہی میں بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ یہی وجہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ مغرب میں دانشور طبقہ خاندانی اقدار کی بحالی پر زور دے رہا ہے، مگر ہمارے ہاں خاندانی نظام کو عدم استحکام کا شکار کرنے کی جدوجہد روز بروز تیزی پکڑ رہی ہے۔ عورتوں کے حقوق کے نام پر ایسے ایسے مطالبات پیش کیے جا رہے ہیں جو اسلامی تعلیمات اور ہماری سماجی اقدار سے براہ راست متصادم ہیں۔ اگر عورتوں کے حقوق کی جدوجہد کو اسلامی تعلیمات کے دائرے تک محدود نہ رکھا گیا تو ہمارے ہاں بھی خاندانی نظام کو تباہی سے بچانا مشکل ہو جائے گا۔

مسلمان عورت اور عالمی ایجنڈا (سمیعہ راحیل قاضی ایم این اے)

''دورِ جدید میں مسلمان عورت کو ہدف بنا کر جو ایجنڈا نافذ کیا جا رہا ہے اس کے لئے بین الاقوامی کانفرنسیں منعقد کی جا رہی ہیں اور ان کے اعلامیے اور دستاویزات جاری کر دیئے گئے ہیں۔ ان دستاویزات میں جو ایک بات بالکل واضح ہے وہ وہی پروگرام ہے جو استعماری طاقتوں نے مسلمان عورت کے لئے بنایا ہے۔ اس میں سرفہرست یہ نکتہ ہے کہ معیشت اور سیاست کے نام پر عورت کو با اختیار بنایا جائے۔ Women, Gender equality Gender and empowerment mainstreaming وہ بنیادی اصلاحات ہیں جو کہ آج کی دنیا میں رائج کی جا رہی ہیں۔ تمام قومی پالیسیوں میں مساوات مرد و زن کا خصوصی خیال رکھا جائے صحت میں تمام توجہ صرف تولیدی صحت اور ایڈز پر مرکوز رکھی گئی ہے جیسے دنیا میں تمام بیماریاں ختم ہو گئی ہیں۔ تمام وہ قوانین جو کہ مغرب کو قابل قبول نہیں ان کو امتیازی قوانین کا نام دے کر ختم کرنا اور یہ دلیل دینا کہ چونکہ ہم خلا میں نہیں رہتے اور ہم بین الاقوامی معاہدوں پر دستخط کر چکے ہیں اس لئے قوانین کو ختم کرنے کے پابند ہیں۔

(اگرچہ مسلمان ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ ہم سب سے پہلے اپنے رب سے کئے ہوئے وعدے اور معاہدے پر کاربند رہیں گے) اکثریتی فیصلوں کا احترام کرنے کا شور مچانے اور جمہوری اقدار کی ترویج کا غلغلہ بند کرنے کے باوجود جہاں ان کے مفادات وابستہ ہوتے ہیں وہ انہی کی حمایت کرتے ہیں اور اقلیتی گروہ کو اکثریتی عوام پر مسلط کر کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے ایجنڈے کو نافذ کرتے ہیں۔

مسلمان خواتین کی واضح اکثریت اب ببانگ دہل یہ اعلان کرتی ہے کہ جن تہذیبوں نے بھی مرد اور عورت کے درمیان فطری تقسیم کار کے خلاف اقدامات کیے ہیں وہ روئے زمین سے نیست و نابود ہوگئیں۔ رومن اور یونانی تہذیبیں اس کی زندہ مثالیں ہیں۔ اسلامی تہذیب وتمدن میں عورت اور مرد ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے میں معاونت اور رفاقت کی ترغیب دیتے ہیں۔ یہ دو مد مقابل قوتیں نہیں بلکہ زندگی کی گاڑی کے دو یکساں پہیے ہیں جو کہ حقوق، اجر وثواب اور عذاب وپاداش میں بالکل مساوی اور یکساں اور فرائض میں جداگانہ کردار ادا کرتے ہیں اس میں عورت کا کردار بحیثیت ماں اور بیوی کے اتنا ہی اہم ہے جتنا ایک ملک کے لئے حکمران، فوج اور قانون اہم ہوتا ہے۔ عورت کے ممتا اور بیوی کے رول کو غیر اہم اور فرسودہ اور عورت کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھنے کا تصور پوری تہذیب کو ملیا میٹ کرنے کے مترادف ہے۔

فطرت نے عورت کے حصے میں انسان کی تخلیق وتعمیر کی جو گرانبار ذمہ داری ڈالی ہے اس میں اس کی فطرت یہ تقاضا کرتی ہے کہ وہ محبت اور حفاظت سے کسی قیمتی شے اور قیمتی فریضہ کی ادائیگی میں مصروف ہستی کی طرح رکھی جائے اور اسے دنیا کے جھمیلوں اور جھنجھٹوں سے بے نیاز خلوت عطا کی جائے تبھی روئے زمین پر وہ مہذب اور متمدن نسل پروان چڑھ سکے گی جس کو گھر کی خوبصورت دنیا میں محبت ملی ہوگی اور وہ دنیا کو وہی محبت اور شفقت لوٹا سکے گی۔ ورنہ آج کی دنیا اس لئے فساد سے بھر گئی ہے کہ عورت نے اپنا بنیادی فریضہ غیر اہم اور فرسودہ سمجھ کر چھوڑ دیا ہے یا اس پر اس نظریے کو مسلط کر دیا گیا ہے اور وہ اس سے فرار کی راہ اختیار کرنے کو ہی اپنی ترقی سمجھ بیٹھی ہے اور گھر جو کہ دنیا کی بنیادی اکائی ہے، وہ ممتا اور گرہستن سے خالی ہو کر بازار کے سپرد ہوگیا ہے اور خود بھی ایک سرائے اور ہوٹل میں تبدیل ہو کر محبت اور شفقت سے خالی ہوگیا ہے اس لئے ہمیں واپس شادی، خاندان اور ممتا کے اداروں کی بحالی کے لئے سنجیدہ ہو جانا چاہیے۔ اس ضمن میں جو دوسرا بنیادی حق عورت کے تحفظ اور وقار کے لئے اللہ تعالیٰ نے عائد کیا ہے کہ وہ مخلوط معاشرہ کی ترویج کے بجائے مرد وعورت کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی اپنی فطرت کے مطابق دائرہ کار میں کام کرنے کو ترجیح دیں اور اس کے بعد ضروری ہو تو وہ باوقار لباس میں (جسے اسلامی معاشرہ میں حجاب کے نام سے جانا جاتا ہے) گھر سے باہر کے امور سرانجام دے سکتی ہے اور اسے قرآن کریم میں عورت کے لئے فرض قرار دیا ہے کہ وہ ستائی نہ جاسکیں اور محفوظ اور باوقار رہیں۔

پوری اسلامی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ دور نبوی ﷺ سے لے کر آج کی جدید دنیا تک حجاب مسلمان عورت کا بنیادی فریضہ رہا ہے جس کو وہ کسی شوق، فیشن، جبر، پابندی، مردوں کے حکم معاشرے کے رواج کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ کے حکم اور قرآن کے عائد ہوئے فرض اور حضور ﷺ کی طرف سے نافذ کیے گئے قانون کی وجہ سے کرتی ہیں۔ اور اس کو اپنے لئے وجہ افتخار سمجھتی ہے لیکن استحصالی قوتیں مسلمان عورت کے اس بنیادی حق کو مذہبی نشان اور سیکولرازم کے خلاف مشتعل کرنے والی علامت بنا کر دہشت گردی کی علامت کے طور پر مشہور کر رہے ہیں۔ خصوصاً نقاب والی عورت کو دہشت گرد اور فرسودہ اقدار والی عورت کے طور پر پیش کیا جارہا ہے جس کو مسلم معاشرے کبھی بھی قبول نہ کریں گے خواہ وہ اسلام دشمن طاقتوں کے لئے کتنی بھی خوف کی علامت کیوں نہ ہو۔

ہمیں بھی Aging problem اور بوڑھے پینشروں کے بوجھ سے لدی سوسائٹی کے خوف سے خاندانی نظام کی مضبوطی اور فزائش نسل کی بڑھوتری اقوام مغرب کے فلسفے سے سبق اور عبرت حاصل کرنی چاہیے اور فطرت سے بغاوت کی روش ترک کرکے صحیح اسلامی فلاحی معاشرے کی داغ بیل ڈالنی چاہیے۔ جس میں عورت کا ایک ایسا غالب کردار ہے جس کی عملی مثالیں خانوادہ نبوت ﷺ کی پردہ نشینوں نے اس طور پر پیش کی ہیں کہ زمانہ لاکھ اسے نظر انداز کرے وہ چھپائے نہیں چھپتیں۔ چاہے وہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہوں جنہوں نے انسانوں میں پہلی انسان کے طور پر نبوت ﷺ کی گواہی دی یا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جن کے فیصلوں پر آج کے قانون دان حضرات سر دھنتے ہیں اور جن کی وجہ سے ایک تہائی دین کے علم سے مسلمان بہرہ ور ہوئے ہیں۔ یا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جو کہ خاندان اور ممتا کے اداروں کیلئے مینارہ نور کی حیثیت رکھتی ہیں یا حضرت زینب رضی اللہ عنہا جن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خطبوں نے حیدر کرار رضی اللہ عنہ کی یاد امت کے دلوں میں تازہ کی اور جن کی شجاعت اور روایت نے دنیا کو حق وصداقت کا علم بلند کرنے اور اسلام دشمن قوتوں کے سامنے نہ جھکنے کا ولولہ انگیز سبق دیا۔ اسلام رواداری، امن وسلامتی اور محبت واخوت کا دین ہے۔ مسلمان عورت انہی نظریات کے ساتھ پروان چڑھتی ہے۔ وہ آج بھی دنیا کو امن کا گہوارہ بنانے اور جیو اور جینے دو کے اصولوں پر اس زمین کو محبت وسلامتی کی آغوش میں دینے کے لئے سرگرداں ہے مگر آج اس کے لئے خدائی احکامات کی وجہ سے حجاب کی پابندی اس کے خاندان اور ممتا کے اداروں میں بنیادی کردار کی وجہ سے ان کو زیادہ وقت دینے اور مخلوط معاشرے کی تباہ کاریوں سے بچ کر محفوظ اور محبت بھری پناہ گاہوں میں رہنے کو شک وشبے کی نظر سے دیکھا جارہا ہے۔ اس کی اہمیت کو کم سمجھنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اسی عورت کی اہمیت ہے جو مرد کی طرح سوچے، مرد کی طرح جیے اور حتیٰ کہ مرد کی طرح لباس پہنے۔

مشرق ومغرب میں بیدار ہونے والی نئی مسلمان عورت تمام تر دہشت گردی (چاہے وہ انفرادی ہو یا ریاستی دہشت گردی) سے سرعام بیزاری اور نفرت کا اعلان کرتے ہوئے اس بات کا عزم کررہی ہے کہ اپنی روایات اور اپنی اقدار پر کسی کا زبردستی تسلط تسلیم نہ کریں گی۔ چاہے اس کے لئے اسے کتنی ہی قربانی کیوں نہ دینی پڑی اور ہم اقوام عالم اور ان کے اداروں سے بھی یہ توقع کرتی ہیں کہ زبردستی اپنی تہذیب اور اقدار کو تھوپنے کی بجائے مکالمے بحث ومباحثے اور احترام ورواداری کے اعلیٰ انسانی اصولوں کو اپنائیں تاکہ ہم مہذب معاشرے تشکیل دے کر مہذب اقوام سے اس روئے زمین کو مہذب اور امن وآشتی کی جگہ بنا سکیں۔ (بشکریہ نوائے وقت)

ملک پاکستان میں حدود آرڈیننس کو خواتین اپنے حقوق کے خلاف سمجھتی ہیں اور ان کے خلاف وقتاً فوقتاً بیان بازی اور مظاہرے کیے جاتے ہیں ان میں سے بعض کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

حدود قوانین: (عباس خان سابق جج احتساب)

ہیلن کو ٹرائے سے واپس لانے کے لیے یونانیوں نے 10 سال تک ٹرائے کا محاصرہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیے رکھا۔ اس کی واپسی کے لیے جدوجہد کی بڑی وجہ اس سے کسی کی محبت تھی۔ ساتھ ہی قومی وقار کا سوال تھا۔ اسی جنگ سے مشرق اور مغرب کے درمیان محاذ آرائی کا آغاز ہوا۔

یہ مثال مغرب سے تھی۔ اسی طرح کی ایک مثال مشرق سے عرب کا ایک مشہور بادشاہ عمرو بن ہند گزرا ہے۔ اس نے قبیلہ تغلب کے شاعر عمرو بن کلثوم اور اس کے اہل خانہ کی دعوت کی۔ عمرو بن کلثوم دربار میزبان میں بیٹھ گیا جبکہ اس کے گھر کی خواتین حرم میں چلی گئیں۔ بادشاہ کی والدہ نے عمرو بن کلثوم کی ماں سے کسی چیز کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ بی ذرا اٹھا دینا۔ عمرو بن کلثوم کی ماں نے جواب دیا کہ آدمی کو اپنا کام خود کرنا چاہیے۔ بادشاہ کی ماں نے دوبارہ فرمائش کی۔ اس پر عمرو بن کلثوم کی ماں چیخ کر پکاری ''ہائے تغلب کی ذلت'' عمرو بن کلثوم نے باہر سے آواز سنی وہ سمجھ گیا کہ ماں کی بے عزتی کی گئی ہے۔ اس نے اسی لمحے بادشاہ کا سر اڑا دیا اور بچ کر نکل گیا۔ دونوں قبیلوں میں شدید جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں ہزاروں آدمی قتل ہوئے۔ عمرو بن کلثوم نے اپنے قبیلے کی شان میں ایک قصیدہ لکھا۔ یہ قصیدہ عکاظ کے میلے میں پڑھا گیا۔ وہاں سے سند ملنے پر آب زر سے لکھ کر اس کو خانہ کعبہ میں لٹکا یا گیا۔ یہ سبعہ معلقہ میں شامل ہے۔ اس قصیدے نے 2 سو سال تک قبیلہ تغلب میں شجاعت کا جوش قائم رکھا۔

اس اتنے بڑے واقعہ کی وجہ صرف ایک عورت کا احساس وقار ہے۔ اپنے وقار کو وہ سارے قبیلے کا وقار خیال کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنا یا بیٹے کا نام نہیں بلکہ تغلب کی ذلت کا ذکر کرتی ہے۔ عورت کے ناموس و وقار کی کئی اور ایسی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ عہد جدید میں صنعتی انقلاب کی وجہ سے وہ تیزی سے آزادی کی طرف بڑھی۔ اس کے ناموس و وقار کا بھرم لیکن قائم رہا۔ اس کے حوالے سے جنسی جذبات کے محض اظہار کو بھی قابل گرفت قرار دیا گیا۔ فلابیئر کا ناول مادام بواری، بادلیئر کا مجموعہ کلام بدی کے پھول اور ڈی ایچ لارنس کا ناول لیڈی چیٹر لیز لوور احتساب سے نہ بچ سکے۔ ادھر منٹو کے افسانے کالی شلوار، دھواں، بُو اور ٹھنڈا گوشت منٹو پر مقدمات کا باعث بنے۔ اسی طرح کچھ دیگر تحریروں کے خلاف کارروائیاں ہوئیں۔ موجودہ عہد تمام حدوں کو پار کر گیا ہے۔ اس کو سمجھنے کے لیے کامیو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ایک تحریر سے یہ مختصر اقتباس کافی ہوگا۔ واضح رہے کہ کامیو فرانس کا نوبل انعام یافتہ ادیب ہے۔ پیرس کے باشندے صرف دو باتوں میں دلچسپی لیتے ہیں، نئے نئے خیالات اور بدکاری، ہمیں ان کو مطعون نہیں کرنا چاہیے کیونکہ صرف وہی ایسا نہیں کرتے بلکہ تمام یورپ اس حمام میں ننگا ہے۔

عورت اپنے ارفع مقام سے گرتی جارہی ہے۔ اس کو محض جنسی تسکین کا ذریعہ سمجھا جانے لگا ہے۔ وہ نہیں سمجھ پارہی۔ اپنی آزادی کی خاطر وہ سب کچھ کر گزرنے کو تیار ہے۔ آزادی کی اس دھن میں وہ ہوس کی طرف چل نکلی ہے۔ کہاں عورت کی خاطر جنگ ٹرائے اور عمرو بن ہند کی گردن اور کہاں یہ دن کہ عورت کو چاہنے والا اس کے لیے ایک عام سی قربانی دینے کو تیار نہیں ہوتا۔ کہاں ایک اشارہ احتساب کی زد میں تھا اور کہاں یہ جسم و جذبوں کی نمائش جو فلموں ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ اور اخبارات و رسائل کے ذریعے جاری ہے۔ آزادی کی خواہش اب وہاں پہنچ چکی ہے کہ حدود اللہ کو وحشیانہ قرار دیا جارہا ہے۔

پاکستان میں چار معاملات میں حدود و قوانین نافذ ہوئے ہیں۔ 1: ناجائز جنسی تعلقات، 2: جرائم متعلقہ جائیداد، 3: جھوٹا الزام لگانا، 4: شراب نوشی۔ زیادہ تر ناجائز جنسی تعلقات کے متعلق قانون کو تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ ذرا اس قانون کا جائزہ لیتے ہیں۔ اس کا سرسری سا جائزہ ثابت کردے گا کہ تنقید غلط ہے۔ یہ قانون آرڈیننس کی شکل میں 10 فروری 1979ء کو لاگو ہوا۔ اس کی کل 22 دفعات ہیں۔ پہلی دفعہ بتاتی ہے کہ اس قانون کا نام یہ ہے، یہ پورے پاکستان پر حاوی ہے اور یہ 10 فروری 1979ء سے حرکت میں آئے گا۔ دوسری دفعہ کچھ ایسے الفاظ کی تشریح کرتی ہے جو اس قانون میں استعمال ہوئے ہیں، مثال کے طور پر بلوغت کیا ہے، حد کیا ہے اور تعزیر سے کیا مراد ہے۔ کچھ اور الفاظ بھی ہیں، تیسری دفعہ کہتی ہے کہ یہ قانون ناجائز جنسی تعلقات سے متعلق تمام دوسرے قوانین پر فوقیت رکھتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اگر کوئی ناجائز جنسی تعلقات کا واقعہ ہوا ہے تو اس قانون کے مطابق فیصلہ ہوگا۔ اس بارے کوئی دوسرا قانون ہے، تو نہیں لگے گا۔ چوتھی دفعہ بتاتی ہے کہ زنا کیا ہے۔ پانچویں دفعہ اس مرد اور اس عورت کو زنا کی سزا کا قصوروار گردانتی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو یہ عمل آزاد مرضی سے کریں۔ چھٹی دفعہ زبردستی زنا کے بارے میں ہے۔ ساتویں دفعہ یہ بتاتی ہے کہ سزا کتنی ہوگی۔ آٹھویں دفعہ یہ بتاتی ہے کہ جرم ثابت کرنے کے لیے کیسی گواہی چاہیے۔ نویں دفعہ ان واقعات کا بتاتی ہے جہاں حد کی سزا نہیں دی جائے گی۔ دسویں دفعہ بتاتی ہے کہ زنا یا زنا بالجبر کے وہ کون سے واقعات ہیں جہاں تعزیر لاگو ہوگی۔ گیارہویں دفعہ اس مرد کو سزا دینے کا کہتی ہے جو عورت کو بدکاری کے لیے ورغلاتا یا اغوا کرتا ہے۔ بارہویں دفعہ غیر فطری جنسی فعل کے لیے سزا کا بتاتی ہے۔ تیرہویں دفعہ کہتی ہے کہ کسی کو طوائف بننے کے لیے یا فروخت کرنے کے لیے اغوا کرنا جرم ہے۔ چودھویں دفعہ کی رو سے عورت کو خریدنے والے کو اسی طرح سزا ملے گی۔ پندرہویں دفعہ کے مطابق کسی کے ساتھ دھوکے سے جنسی تعلق قائم کرنا جرم ہے۔ سولہویں دفعہ میں لکھا ہے بہلا پھسلا کر جنسی تعلق قائم کرنا جرم ہے۔ سترہویں دفعہ اس امر کی وضاحت کرتی ہے کہ سنگسار کرنے کی سزا کس طرح دی جائے گی۔ اٹھارہویں دفعہ کہتی ہے کہ اوپر بیان کردہ جرائم کے ارتکاب کے لیے کوشش بھی واجب سزا ہوگی۔ انیسویں دفعہ بتاتی ہے کہ تعزیرات جو پہلے قانون میں موجود ہیں کہاں کہاں لاگو ہوں گی۔ بیسویں دفعہ بتاتی ہے کہ عدالت نتیجے پر پہنچنے کے لیے ضابطہ فوجداری 1998ء میں درج قانون پر عمل کرے گی۔ اکیسویں دفعہ بتاتی ہے کہ جج کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ بائیسویں دفعہ کہتی ہے کہ اس قانون سے پہلے جو اس قسم کے مقدمات چل رہے ہیں یا واقعات ہو چکے ہیں ان پر یہ قانون لاگو نہیں ہوگا۔ وہ پہلے والے قانون کے تحت نپٹائے جائیں گے۔

اس قانون میں عورت پر اب کونسا ظلم روا رکھا گیا ہے؟ اکثر جگہوں پر اس کی حفاظت کا انتظام کیا گیا ہے۔ وہ صرف وہاں سزا پاتی ہے جہاں اپنی مرضی سے بدکاری کی مرتکب ہوتی ہے۔ تو کیا اس کو سزا نہیں دینی چاہیے۔ کیرولین اوٹیرے سپین کی ایک ہوش اڑا دینے والی ڈانسر تھی۔ ایک تقریب میں ایک صحافی نے اس سے پوچھا ''کیرولین! عورتیں اس قدر خوبصورت ہو کر احمق کیوں ہوتی ہیں؟''

کیرولین نے جواب دیا ''وہ خوبصورت اس لیے ہوتی ہیں کہ مردان سے محبت کریں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور احمق اس لیے ہوتی ہیں کہ وہ مردوں سے محبت کریں۔'' کیرولین کا جواب ذہانت اور برجستگی کی عمدہ مثال ہے لیکن اسی جواب سے اس مضمون کے حق میں دلیل نکلتی ہے۔ ادھر عورت احمق ہی تو ہے کہ مرد کے ساتھ بھاگ کھڑی ہوتی ہے۔ جب پولیس سر پر پہنچتی ہے اور والدین بھائی منہ لٹکائے نظر آتے ہیں تو بدل جاتی ہے۔ وہ بیان دیتی ہے کہ یہ مرد مجھے زبردستی ورغلا کر لایا ہے۔ یوں وہ صاف بچ جاتی ہے وہ اب ملزمہ نہیں رہی بلکہ دوست کے خلاف گواہ کی جگہ پر آ جاتی ہے سزا صرف وہ دوست بھگتتا ہے۔ شیکسپیئر کا ایک مشہور زمانہ قول ہے کہ اے عورت تیرا نام کمزوری ہے۔ اس قول کی عالی شان تشریح تھانوں کے ایف آئی آر رجسٹروں روزنامچوں اور عدالتوں کی مسلوں سے ملے گی، عورت نے مقدمات کا رخ موڑ کر رکھ دیا۔ قانون کا کوئی طالب علم چاہے تو ان مقدمات میں عورت کے رویے پر مقالہ لکھ کر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کر سکتا ہے۔ چہ جائیکہ عورت اپنے آپ کو درست کرے وہ قانون کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ اگر کہیں خرابی ہے تو پولیس کی طرف سے ہے لہٰذا پولیس کی اصلاح کا تقاضا کیا جائے۔

تعزیرات ہند 1860ء میں لاگو ہوا۔ پاکستان بننے کے بعد اس کو تعزیرات پاکستان کا نام دیا گیا۔ یہ میکالے کا زیادہ تر ترتیب دیا ہوا ہے۔ اس کے مطابق بھی بدکاری قابل سزا تھی۔ سزا اگر صرف مرد کو ملتی تھی۔ میکالے کا خیال تھا کہ یہاں کی عورت صرف اور صرف مرد کے رحم و کرم پر ہے۔ اس پر اس کو سزا دینا اس پر دوہرا ظلم ہوگا۔ اس قانون میں موجود اس بات پر کونسل میں زبردست بحث ہوئی۔ اس وقت کی اپوزیشن نے میکالے کے نقطہ نظر کے خلاف با آواز بلند کہا، حضور!

حسن و عشق کی لاگ میں اکثر چھیڑ اُدھر سے ہوتی ہے
شمع کا شعلہ جب لہرایا اُڑ کے چلا پروانہ بھی

عورت برابر کی قصوروار ہوتی ہے۔ بہت کم واقعات ہوتے ہیں جہاں جبر ہوتا ہے لیکن اپوزیشن کی بات نہ مانی گئی۔ اس عہد کی عورت شاید میکالے والا سلوک چاہتی ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتی کہ اب 2006ء ہے اور وہ مرد کو دبانے کی طاقت رکھتی ہے۔ کئی ملکوں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سربراہوں پر نظر ڈال لی جائے خود پاکستان میں ایسا ہو چکا ہے۔ یہ قانون جس کے خلاف آواز اٹھائی جارہی ہے اللہ پاک کے فرمودات پر مبنی ہے۔ انسان کی بہتری فرمودات الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کرنے میں ہے۔ بے شک سائنس اور ٹیکنالوجی کے بل بوتے پر اس نے رینگنا شروع کر دیا ہے لیکن انسان اس قابل نہیں ہوا کہ وہ اللہ پاک کا مقابل ٹھہرے۔ جدید انکشافات تو بتا رہے ہیں کہ کائنات میں اس زمین کی وقعت محض صحرائے اعظم میں ریت کے ایک ذرے جتنی ہے۔ یہ ہر لمحہ وسعت پذیر ہے۔ اس کی وسعت احکامات الٰہی ثابت کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ (شکریہ نوائے وقت)

اس مسئلہ میں بعض نام نہاد دانشوروں نے بے جا اعتراضات اٹھا کر زنا کاری اور فحاشی کا خطرناک دروازہ کھولنے کی کوشش کی ہے۔ اس موضوع پر آجکل اخبارات اور ٹی وی وغیرہ پر بہت کچھ لکھا اور پیش کیا جا رہا ہے۔ بعض دینی مجلّات اور اخبارات نے بھی اس عنوان پر مفید مضامین، اداریے اور پروگرام پیش کیے ہیں جن سے واقفیت اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لیے انتہائی فائدہ مند ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپریل فول

تعارف

ماہ اپریل کی ابتدائی تاریخوں میں لوگ مذاقاً جھوٹ کے ذریعے دوسرے کو بے وقوف بنا کر لطف اندوز ہوتے ہیں اور اس احمقانہ فعل کو ''اپریل فول'' کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ کارروائی خصوصی طور پر یکم اپریل کی جاتی ہے۔

تاریخی حیثیت

اس دن کی تاریخی حیثیت کے بارے میں مختلف آرا منظر عام پر آئی ہیں۔ اس لفظ کی ابتدا، اس کی لغت اور تاریخی پس منظر کی تفصیل ان شاء اللہ آگے ذکر کی جائے گی۔

ہائے افسوس ہماری حالت زار

ہم مغرب کی تقلید میں اس قدر اندھے ہو چکے ہیں اور دین اسلام سے اتنا دور ہو چکے ہیں کہ ہم پر لفظ مسلمان کا اطلاق بھی مشکوک نظر آنے لگا ہے۔ اس اجمال کی تفصیل وہ واقعات ہیں جو گزشتہ سالوں میں اپریل فول کی وجہ سے جنم لے چکے ہیں مثلاً: بعض لوگ اپریل فول کے پیش نظر اپنی بیوی کو مذاق میں طلاق دے بیٹھتے ہیں، جب وہ بیچاری پریشان ہوئی تو کہا کہ یہ تو ''اپریل فول ہے'' اس عقل کے اندھے کو نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان یاد نہیں:

((ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ)) [1]

''تین چیزیں ایسی ہیں جو ارادہ سے کی جائیں یا مذاق سے (ہر صورت) میں واقع ہو جاتی ہیں ۱- نکاح ۲- طلاق ۳- رجوع۔''

بعض لوگ اپریل فول مناتے ہوئے بیٹوں کو عاق کر دیتے ہیں۔ بعض کے اپریل فول لڑائیوں کا سبب بن گئے۔ بعض نے اس مذاق سے کمزور دل افراد کی جان تک لے لی۔ ہمارے علاقہ میں اپریل فول کی وجہ سے شروع ہونے والی لڑائی میں ۱۰، ۱۵ افراد زخمی ہو گئے اب دونوں گروہوں کے درمیان مستقل دشمنی کا سلسلہ چل نکلا جسے علاقہ کے با اثر افراد نے

---

[1] ابو داود، كتاب الطلاق، باب في الطلاق على الهزل: ٢١٩٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑی مشکل سے کنٹرول کیا۔

شرعی حیثیت

اپریل فول منانا شرعی اعتبار سے بالکل ناجائز اور باطل ہے۔

دلائل

1 غلط بیانی

مسلمان کبھی بھی غلط بیانی نہیں کرتا خصوصاً جہاں اسے کچھ بھی فائدہ نہ نظر آ رہا ہو۔ جھوٹ جہنم کا راستہ ہے جسے مسلمان کسی صورت میں اختیار نہیں کر سکتا۔

2 دھوکہ دہی

اپریل فول دوسرے بھائیوں کو دھوکہ دینے کا نام ہے جو ایک مسلمان کو روا نہیں ہے۔

3 امن وسکون کی تباہی

اپریل فول اسلامی معاشرہ کے سکون اور امن کو برباد کرنے کا سبب ہے مثلاً: چند سال پہلے اخبارات میں ایک معروف شخصیت کے فوت ہو جانے کی خبر سے لوگ پریشان ہو گئے بعد میں پتہ چلا کہ یہ تو اپریل فول کے لئے خبر اڑائی گئی تھی۔

4 اخلاقی پامالی

اپریل فول اس لئے بھی صحیح نہیں کہ اس میں تمام اخلاقی اقدار کو بالائے طاق رکھ کر ''بے پر کی'' چھوڑی جاتی ہیں۔ اپریل فول منانے والا بداخلاقی کا مظاہرہ کرتا ہے جو اسلام میں کسی بھی صورت جائز نہیں۔

5 معاشرتی انتشار

اپریل فول معاشرہ میں انتشار کا سبب ہے جو معاشرہ کی اکائی کو توڑنے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے اس لئے اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔

6 لڑائی کا باعث

یہ دن منانا اس لئے بھی جائز نہیں کہ اس سے بے شمار لڑائیاں اور جھگڑے جنم لیتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اسلام میں مذاق جائز نہیں

اسلام فطرتی دین ہے اس لئے وہ مزاح کی اجازت دیتا ہے بشرطیکہ اس میں مندرجہ ذیل شروط کا خیال رکھا جائے۔

① یہ مزاح صریحاً غلط بیانی اور جھوٹ پر مبنی نہ ہو۔

② اس سے کسی کی دل آزاری نہ ہو۔

③ جس سے مزاح کیا جارہا ہے وہ مزاح کرنے والے سے بے تکلف ہو۔ کم از کم اس کی بات کا برا منانے والا نہ ہو۔

④ یہ مزاح کسی بھی طرح سے دینی، معاشرتی، سماجی اور اخلاقی اقدار کے منافی نہ ہو۔ سیرت رسول ﷺ میں اس کی کئی مثالیں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

⑤ یہ خلاف حقیقت نہ ہو۔

خلاف واقعہ بات کرنا

اسلام نے بعض حالات میں خلاف واقع بات کرنے کی بھی اجازت دی ہے۔

مندرجہ بالا نکات کی تفصیل ڈاکٹر عاصم عبداللہ القریوتی کے مضمون میں ملاحظہ کیجیے جسے ماہ نامہ محدث لاہور نے شائع کیا ہے۔ جسے ہم محدث کے شکریہ کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔

اپریل فول، تاریخی و شرعی حیثیت

ڈاکٹر عاصم عبداللہ القریوتی ترجمہ. پروفیسر سعید مجتبی سعیدی.

بے شک الفاظ دو دھاری تلوار ہیں۔ بسا اوقات انسان اپنی زبان سے کوئی لفظ ادا کرتا ہے۔ اسے اس وقت اس لفظ کی اہمیت کا احساس نہیں ہوتا حالانکہ وہی لفظ اس آدمی کے لئے دخول جنت کا سبب بن جاتا ہے۔ اسی طرح بسا اوقات کوئی لفظ بولنے والے کے لئے جہنم میں جانے کا سبب بن جاتا ہے اور اسے اس کا پتہ بھی نہیں چلتا۔

اسلام میں سچ بولنے کی بڑی اہمیت ہے۔ ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور دیگر افراد نے جن علامات کی بنا پر نبی اکرم ﷺ کے دعوائے نبوت کی صداقت پر استدلال کیا تھا' ان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے ایک اہم نشانی آپ کا سچا ہونا بھی تھا۔ اس کے برعکس جھوٹ بولنا ایک بڑا گناہ ہے جس کے متعلق شدید قسم کی وعید آئی ہے۔ نبی برحق' الصادق الامین ﷺ نے خبر دی ہے کہ خیر و برکت کے زمانے گزرنے کے بعد دنیا میں جھوٹ عام ہو جائے گا۔ چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((اُوْصِيْكُمْ بِاَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ الشَّاهِدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ......)) [1]

''یعنی میں تمہیں اپنے صحابہ' ان کے بعد تابعین اور ان کے بعد تبع تابعین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں' ان کے بعد جھوٹ اس قدر عام ہو جائے گا کہ جس سے قسم کا مطالبہ بھی نہ کیا جائے گا وہ بھی قسمیں اٹھائے گا اور جس سے گواہی طلب نہ کی جائے گی وہ بھی گواہی دے گا۔''

آپ ﷺ کے اس ارشاد کے مطابق آج کل جھوٹ عام ہو چکا ہے۔ اور یہ برائی اس قدر عام ہو چکی ہے کہ بعض مسلمان بہت سے امور میں کفار کی تقلید کرنے لگے ہیں۔ ان میں سے ایک ''اپریل فول'' April Foll ہے۔ بعض لوگ اس دن ہنسی اور مذاق کے طور پر ایک دوسرے سے بہت جھوٹ بولتے ہیں۔ یہ فول Fool اکثر یورپی ممالک میں قدیم زمانہ سے مروج ہے۔ ہم نے اس کے سنگین نتائج دیکھے ہیں۔ اس سے آپس میں بغض اور کینہ پیدا ہو جاتا ہے' تعلقات منقطع ہو جاتے ہیں۔ نیز ہم نے تو اس کی وجہ سے بھائیوں کے درمیان اور ایک ہی گھرانے کے افراد کے درمیان دوریاں ہوتی دیکھی ہیں۔

''اپریل فول'' کی ان قباحتوں کے پیش نظر راقم نے اس رسالہ میں اس رسم بد کی تاریخی حیثیت اور اس کے متعلق کفار کے خیالات ونظریات رقم کیے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے جھوٹ کے نقصانات' اس کے بارے میں وارد شدہ وعیدیں بھی نقل کی ہیں۔ نیز میں نے قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں کفار کے ساتھ مشابہت کی مذمت بھی بیان

[1] ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی لزوم الجماعة: ٢١٦٥۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردی ہے۔ اور میں نے ہر مسئلہ کے متعلق بعض دلائل بھی ذکر کیے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے اس رسالہ میں مزاح کا جواز اور آنحضرت ﷺ کے مزاح کی چند مثالیں بھی پیش کی ہیں نیز میں نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ مزاح اگرچہ شرعاً جائز ہے پھر بھی کم سے کم کرنا چاہیے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے سچے بندوں میں سے بنائے اور جھوٹے لوگوں سے ہمیں محفوظ رکھے اور ہمارے تمام اعمال خالص اس کی رضا کے لئے ہوں۔

اپریل فول

ماہ اپریل کی وجہ تسمیہ: [1]

اپریل April انگریزی سال کا چوتھا مہینہ ہے۔ اس کے تیس دن ہوتے ہیں۔ یہ لفظ قدیم رومی کیلنڈر کے ایک لاطینی لفظ Aprilis ''اپریلیس'' سے مشتق ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ دوسرے لاطینی لفظ Aperire سے مشتق ہو۔ وہ لوگ یہ لفظ موسم بہار کے آغاز' پھولوں کے کھلنے اور نئی کونپلیں پھوٹنے کے موسم کے لئے استعمال کرتے تھے۔

فرانس میں سال کی ابتدا جنوری January کی بجائے اپریل April سے ہوتی تھی۔ ۱۶۴۵ء میں فرانس کے حکمران شارل نہم نے اپریل کی بجائے جنوری سے سال شروع کرنے کا حکم دیا۔

اس کی مزید توجیہات بھی ہیں۔ مثلاً: یہ کہ موسم بہار کی ابتدا ماہ اپریل سے ہوتی ہے تو رومیوں نے اس مہینے کے پہلے دن کو محبت' خوبصورتی کے خدا' خوشیوں' ہنسی اور خوش قسمتی کی ملکہ (جنہیں وہ ''فینوز'' کہتے تھے) کے حوالے سے منعقدہ تقریبات کے لئے مخصوص کردیا۔

روم میں بیوائیں اور دوشیزائیں ''فینوز'' کے عبادت خانہ میں جمع ہو کر اس کے سامنے اپنے جسمانی اور نفسانی عیوب افشا کر کے اس سے درخواست کیا کرتی تھیں کہ وہ ان کے عیوب کو ان کے خاوندوں کی نظر سے مخفی رکھے اور ان پر ان عیوب کو ظاہر نہ ہونے دے۔ ساکسونی اقوام اس مہینے میں اپنے خداؤں سے دور ہٹ کر خوشی کی تقریبات منعقد کیا کرتی

[1] دائرۃ معارف القرن الرابع عشر: ۱/ ص ۲۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں۔ ایسٹر Easter (فیروز اللغات اردو میں ہے ''ایسٹر عیسائیوں کے اعتقاد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قبر سے اٹھنے کا دن' عیسائیوں کا ایک تہوار جو ۲۱ مارچ یا اس کے بعد کے اتوار کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وفات کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کی یاد میں منایا جاتا ہے'' ''المنجد عربی لغت میں بھی یہی لکھا ہے) ان کا ایک قدیم خدا ہے۔ جسے آج کل عیسائیوں کے ہاں عید الفصح کہا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ قدیم زمانہ میں یورپی اقوام کے ہاں ماہ اپریل کو خصوصی اہمیت حاصل رہی ہے۔

اپریل فول کی ابتدا اور اس کی تاریخ

اپریل فول کے بارے میں لوگوں کی آرا مختلف ہیں۔ اور کوئی ایک حتمی رائے معلوم نہیں ہو سکی۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ۲۱ مارچ کو جب دن رات برابر ہوتے ہیں اور موسم بہار کی مناسبت سے تقریبات منعقد ہوتی ہیں۔ جب سے یہ تقریبات شروع ہوئی ہیں اپریل فول کی تاریخ بھی وہیں سے شروع ہوتی ہے۔

بعض کا خیال ہے کہ یہ رسم بد فرانس میں ۱۵۶۴ء میں نیا کیلنڈر جاری ہونے کے بعد یوں شروع ہوئی کہ جو لوگ نئے کیلنڈر کو تسلیم نہ کرتے اور اس کی مخالفت کرتے تھے انہیں طعن و تشنیع اور لوگوں کے استہزاء کا نشانہ بنایا جاتا اور ان کے ساتھ انتہائی بدسلوکی روا رکھی جاتی۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ رسم بت پرستی کے باقی ماندہ آثار میں سے ہے۔ اس کی تاریخ قدیم بت پرستی کی تقریبات سے ہے۔ اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس رسم کا تعلق موسم بہار کے آغاز میں ایک معین تاریخ سے ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بعض علاقوں میں شکار کا موسم شروع ہونے کے پہلے دنوں میں بالعموم بعض دوسرے علاقوں میں شکار ناپید ہوتا ہے۔ یہی چیز یکم اپریل کو منائے جانے والے ''اپریل فول' Fool' کی بنیاد بن گئی۔

اپریل کی مچھلی

انگریز لوگ ''اپریل فول' April Fool' کو اپریل کی مچھلی (Poission Bavril) کہتے ہیں۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس دن سورج برج حوت سے دوسرے برج میں داخل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے۔ ''حوت'' ''مچھلی'' کو کہتے ہیں ☆ (ماہرین فلکیات اور اہل نجوم کے ہاں معروف ہے کہ سورج اور چاند کے علاوہ مریخ' زہرہ' عطارد' مشتری اور زحل یہ بڑے بڑے سات سیارے ہیں۔ آسمان پر ان کی بارہ منزلیں یا بارہ برج مقرر ہیں۔ حمل' ثور' جوزا' سرطان' اسد' سنبلہ' میزان' عقرب' قوس' جدی' دلو اور حوت' وہ سات سیارے ان برجوں میں یوں اترتے ہیں جیسے یہ ان کے لئے عالی شان محل ہیں۔ ❶

یا دوسری وجہ یہ ہے کہ لفظ Possion باسون سے تحریف شدہ ہے۔ باسون کا معنی ''عذاب'' اور ''Possion'' کا معنی مچھلی ہے۔

اس سے اس عذاب اور تکلیف کی طرف اشارہ ہے جو عیسائیوں کے عقیدے کے مطابق سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو برداشت کرنا پڑا۔ ان کا خیال ہے کہ یہ واقعہ یکم اپریل کو رونما ہوا تھا۔

احمقوں اور پاگلوں کا دن: (AllFoolDay)

انگیریز لوگ اپریل کے پہلے دن کو All Fool Day یعنی احمقوں اور پاگلوں کا دن کہتے ہیں اس لئے وہ اس دن ایسے ایسے جھوٹ بولتے ہیں جنہیں سننے والا سچ سمجھتا ہے اور پھر وہ اس سے استہزاء کرتے ہیں۔

سب سے پہلے ''اپریل فول'' کا ذکر Drake News Letter ''ڈریک نیوز لیٹر'' میں ملتا ہے۔ اخبار مذکور اپنی دو اپریل ۱۶۹۸ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ کچھ لوگوں نے یکم اپریل کو لندن ٹاور میں شیروں کے غسل کا عملی مشاہدہ کرانے کا اعلان کیا۔ یکم اپریل کو یورپ میں ہونے والے مشہور واقعات میں سب سے اہم اور مشہور یہ واقعہ ہے کہ ایک انگریزی اخبار ایفنج سٹار نے ۳۱ مارچ ۱۸۴۶ء کو اعلان کیا کہ کل یکم اپریل کو اسلجتون (شہر کا نام) کے زراعتی فارم میں گدھوں کی عام نمائش اور میلہ ہوگا۔ لوگ انتہائی شوق سے لپک لپک کر آئے' جمع ہوئے اور نمائش کا انتظار کرنے لگے۔

جب وہ انتظار میں تھک کر چور ہو گئے تو انہوں نے پوچھنا شروع کیا کہ میلہ کب شروع ہوگا' مگر انہیں کوئی خاطر خواہ جواب نہ ملا۔ آخر کار انہیں بتایا گیا کہ جو لوگ نمائش

---

❶ تفسیر احسن البیان، ص: ٤٧٨ از حافظ صلاح الدین یوسف۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھنے میلے میں آئے ہیں' وہ خود ہی گدھے ہیں۔

شریعت اسلامیہ میں جھوٹ کی مذمت

جھوٹ ایک کبیرہ گناہ اور انتہائی برا عیب ہے۔ اس لئے یہ بڑی بری بیماری ہے۔ اسے منافقت کی علامت اور نشانی قرار دیا گیا ہے۔ یہ چونکہ ایمان کے منافی ہے۔ ❶

اس لئے اسے ایمان میں بہت بڑا عیب قرار دیا گیا ہے جھوٹ بولنا انتہائی مذموم اور قبیح ہے۔ آنحضرت ﷺ اسے سب سے بری عادت قرار دیتے تھے۔ ❷

اہل علم نے بیان کیا ہے کہ ایمان اور جھوٹ دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ایمان کی بنیاد صدق (سچائی) ہے اور نفاق کی بنیاد کذب (جھوٹ) ہے لہٰذا ان دونوں کا اجتماع محال ہے۔

جھوٹ کی مذمت میں بہت سی احادیث وارد ہیں۔ ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

١ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا: اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ' وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ' وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ)). ❸

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص میں چار خصلتیں ہوں وہ پکا منافق ہے۔ اور جس کے اندر ان میں سے کوئی ایک خصلت ہو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے۔

☆ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

☆ جب کوئی معاہدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔

☆ جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔

---

❶ فتح الباری: ١٠/ ٥٠٨۔ ❷ مسند احمد: ٦/ ١٥٢۔

❸ متفق علیه واللفظ لمسلم، البخاری، کتاب الایمان، باب علامات المنافق: ٣٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ اور جب کسی سے جھگڑا ہو تو گالیاں دے۔"

۲۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ: دَعَتْنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا، فَقَالَتْ: هَا تَعَالَ أُعْطِيْكَ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَمَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيهِ؟)) قَالَتْ: أُعْطِيْهِ تَمْرًا. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ)). ❶

"عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف فرما تھے کہ اس اثنا میں میری والدہ نے مجھے بلایا کہ ادھر آؤ میں تمہیں کچھ دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اسے کیا دینا چاہتی ہو؟ اس نے کہا میں اسے کھجور دوں گی۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: "خبردار! اگر تو اسے کچھ نہ دیتیں تو یہ بات تمہارے حق میں جھوٹ لکھی جاتی۔"

۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ (قَالَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ الرَّاوِيْ: وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ) وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ: شَيْخٌ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ)). ❷

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین قسم کے آدمیوں سے بات نہ کرے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا (اس حدیث کے راوی ابو معاویہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اور نہ ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھے گا) اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا:

☆ بوڑھا ہو اور زنا کرتا ہو۔

☆ بادشاہ ہو جو جھوٹ بولتا ہو۔

☆ اور غریب آدمی جو مغرور و متکبر ہو"

❶ ابوداود، کتاب الادب، باب التشدید فی الکذب: ٤٩٩١؛ احمد: ٣/ ٤٤٧۔

❷ رواه مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار: ٢٩٦۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٤- عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ، اِنَّ الصِّدْقَ اطْمَأْنِيْنَةٌ وَاِنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ)). ❶

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مشکوک بات کو ترک کر کے بغیر شک والی بات کو اختیار کرو۔ بے شک سچائی میں اطمینان اور جھوٹ میں بے سکونی اور بے اطمینانی ہے۔''

٥- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِیْ قَالَا: اَلَّذِیْ رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يَكْذِبُ بِالْكِذْبَةِ تُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). ❷

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے۔ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے جو یہ منظر دیکھا کہ ایک شخص کی باچھ کو چیرا جا رہا تھا' وہ ایسا جھوٹا شخص تھا۔ وہ ایسا جھوٹ بولتا کہ دور دور تک جا پہنچتا۔ اس جرم کی پاداش میں اس کے ساتھ یہ سلوک قیامت تک ہوتا رہے گا۔''

٦- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِیْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيْقًا، وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِیْ اِلَى الْفُجُوْرِ، وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِیْ اِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا)). ❸

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ الترمذی، کتاب صفة القیامة، باب حدیث اعقلها وتوکل: ۲۵۱۸۔

❷ البخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالیٰ: ﴿یاایها الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین﴾ ۶۰۹۶۔ ❸ متفق علیہ واللفظ لمسلم، البخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالیٰ: ﴿یا ایها الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین﴾ وما نهی عن الکذب: ۶۰۹۴؛ مسلم: ۴/ ۲۰۱۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہمیشہ سچ بولو' سچائی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ جو شخص سچ بولتا اور سچ کی کوشش کرتا رہتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جھوٹ سے بچو' بے شک جھوٹ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم میں لے جاتے ہیں۔ جو شخص ہمیشہ جھوٹ بولتا اور جھوٹ کی کوشش کرتا رہتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔''

۷- عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((یُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلٰی کُلِّ خَصْلَةٍ غَیْرَ الْخِیَانَةِ وَالْکَذِبِ)). [1]

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مومن کو خیانت اور جھوٹ کے علاوہ ہر وصف اور خصلت پر پیدا کیا جاتا ہے۔''

۸- عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ بْنِ السَّکَنِ قَالَتْ: اِنِّیْ قَیَّنْتُ عَائِشَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ثُمَّ جِئْتُہُ فَدَعَوْتُہُ لِجِلْوَتِہَا فَجَاءَ فَجَلَسَ اِلٰی جَنْبِہَا فَأُتِیَ بِعُسٍّ لَبَنٍ، فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَہَا النَّبِیُّ ﷺ فَخَفَضَتْ رَأْسَہَا وَاسْتَحْیَتْ قَالَتْ اَسْمَاءُ: فَانْتَہَرْتُہَا وَقُلْتُ لَہَا: خُذِیْ مِنْ یَدِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ: فَأَخَذَتْ فَشَرِبَتْ شَیْئًا ثُمَّ قَالَ لَہَا النَّبِیُّ ﷺ: ((اَعْطِیْ تِرْبَكِ)) قَالَتْ اَسْمَاءُ: فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! بَلْ خُذْہُ فَاشْرَبْ مِنْہُ ثُمَّ نَاوِلْنِیْہِ قَالَتْ: فَجَلَسْتُ ثُمَّ وَضَعْتُہُ عَلٰی رُکْبَتِیْ ثُمَ طَفِقْتُ اُدِیْرُہُ وَاَتَّبِعُہُ بِشَفَتَیَّ لِاُصِیْبَ مِنْہُ شُرْبَ النَّبِیِّ ﷺ' ثُمَّ قَالَ لِنِسْوَةٍ عِنْدِیْ: ((نَاوِلِیْہِنَّ)) فَقُلْنَ: لَا نَشْتَہِیْہِ! فَقَالَ ﷺ: ((لَا تَجْمَعْنَ جُوْعًا وَّکَذِبًا)). [2]

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تیار کیا۔ پھر میں آپ کی خدمت میں آئی اور آپ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آنے کی دعوت دی۔ آپ ﷺ تشریف لائے' اور ان کے ساتھ بیٹھ گئے۔ پھر دودھ کا ایک برتن پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے دودھ نوش فرمانے کے بعد وہ پیالہ

[1] رواہ البزار، فتح الباری: ۱۰/ ۵۰۸۔

[2] مسند احمد: ٦/ ٤٣٨؛ آداب الزفاف، ص: ۱۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیا تو انہوں نے شرم کی وجہ سے سر جھکا لیا۔ میں نے ڈانٹا اور کہا نبی ﷺ کے ہاتھ سے پیالہ لے لو۔ چنانچہ انہوں نے پیالہ لے کر کچھ دودھ پی لیا۔ پھر آپ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''اپنی خادمہ کو پکڑا دو۔'' اسماء کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ مزید نوش فرمائیں اور پھر مجھے دیں۔ پھر میں نے پیالہ لے کر اپنے گھٹنے پر رکھا اور اسے گھما کر غور سے دیکھنے لگی کہ آپ ﷺ نے کس جگہ اپنا منہ مبارک رکھ کر دودھ نوش فرمایا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''باقی دودھ ان عورتوں کو پلا دو۔'' عورتوں نے کہا ہمیں حاجت نہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بھوک اور جھوٹ جمع نہ کرو۔''

۹- عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا زَعِیْمٌ بِبَیْتٍ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَاِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَیْتٍ فِیْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَاِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبِبَیْتٍ فِیْ اَعْلَی الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ)). ❶

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆ جو شخص جھگڑا چھوڑ دے اگرچہ سچا ہو میں اس کے لئے جنت کے کنارے ایک محل کی ضمانت دیتا ہوں۔

☆ اور جو شخص جھوٹ ترک کر دے خواہ وہ مذاق و مزاح ہی کر رہا ہو میں اس کے لئے جنت کے وسط میں ایک محل کا ضامن ہوں۔

☆ اور جس کے اخلاق اچھے ہوں میں اس کے لئے جنت کے اعلیٰ اور بلند درجات میں ایک محل کا ضامن ہوں۔

مذکورہ بالا احادیث سے مستنبط مسائل:

❶ جھوٹ بولنا نفاق کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

❷ چھوٹوں کے ساتھ جھوٹ بولنا بھی جھوٹ شمار ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس بارے میں چھوٹے بڑے میں کوئی فرق نہیں۔

---

❶ ابو داود، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق: ۴۸۰۰؛ سلسلة الاحادیث الصحیحة، حدیث: ۲۷۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3 جھوٹے بادشاہ کی سزا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے ہم کلام نہ ہوگا، نہ اس کی طرف دیکھے گا اور نہ اسے گناہوں سے پاک کرے گا۔

4 جھوٹ بے سکونی اور سچائی اطمینان کا سبب ہے۔

5 حدیث میں جھوٹ بولنے والے کی سزا بھی بیان ہوئی ہے۔

6 مومن کو چاہیے کہ وہ جھوٹ سے بچے۔

7 مومن کا جھوٹ بولنا مستبعد ہے۔

8 یہ بھی ثابت ہوا کہ کھانے کی حاجت ہو تو اس حالت میں یہ کہنا کہ مجھے حاجت نہیں' یہ بھی جھوٹ ہے۔ ایسا کہنے والے نے بھوک اور جھوٹ کو جمع کر لیا۔

9 جھوٹ ترک کرنے والے کے لئے جنت کے وسط میں محل تیار ہے۔

جن صورتوں میں جھوٹ بولنے کی اجازت ہے

عَنْ أُمِّ كُلْثُوْمِ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ أَبِيْ مُعَيْطٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا أَوْ يَنْمِيْ خَيْرًا)). [1]

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وہ شخص (شرعاً) جھوٹا نہیں جو لوگوں کے درمیان صلح کرانے کی خاطر اچھی بات کہے یا کسی کی طرف کوئی اچھی بات منسوب کرے۔"

ابن شہاب کہتے ہیں میں نے سنا ہے کہ صرف تین صورتوں میں جھوٹ بولنے کی اجازت ہے۔ لڑائی کے موقعہ پر' لوگوں کے درمیان صلح کرانے کی خاطر اور میاں بیوی کا ایک دوسرے سے۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں: گفتگو مقاصد کے حصول کا ذریعہ ہوتی ہے۔ ایسا مقصد جس کا حصول سچ اور جھوٹ دونوں طرح ہو سکتا ہو ایسی صورت میں جھوٹ بولنا حرام ہے۔

---

[1] البخاري، كتاب الصلح، باب ليس الكاذب الذي يصلح بين الناس: ٢٦٩٢؛ مسلم: ٤/ ٢٠١١۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر کوئی جائز مقصد ایسا ہو جس کا حصول صرف جھوٹ ہی سے ممکن ہو تو ایسی صورت میں جھوٹ بولنا مباح ہے۔ بشرطیکہ اس مقصود کا حصول شرعاً مباح ہو۔ اور اگر مقصود واجب ہو تو جھوٹ بولنا واجب ہے مثلاً: مسلمان کی جان بچانا واجب ہے۔ جب کوئی مسلمان کسی ظالم سے چھپا ہوا ہو تو ایسی صورت میں سچ بولنے کا نتیجہ اس مسلمان کی جان کے ضیاع کی صورت میں نکلے گا' لہٰذا ایسے حالات میں جھوٹ بولنا واجب ہے۔

اسی طرح لڑائی یا اصلاح بین الناس کا مقصود و مطلوب حاصل کرنے کے لئے جھوٹ ناگریز ہو تو جھوٹ بولنا مباح ہے۔ تاہم حتی الامکان جھوٹ سے احتراز کی پوری کوشش کرنی چاہیے کیونکہ جب انسان ایک دفعہ کسی ضرورت کے لئے جھوٹ بولے تو خدشہ ہے کہ وہ مجبوری کی صورت کے علاوہ عام حالات میں بھی جھوٹ بولنے لگے گا۔ جھوٹ بولنا بنیادی طور پر حرام ہے البتہ (شرعی) ضرورت کے پیش نظر جائز ہے۔ [1]

بعض اہل علم نے مذکورہ بالا حدیث میں جواز کذب (جھوٹ) کو توریہ اور تعریض کے معنی پر محمول کیا ہے۔ مثلاً: کوئی شخص کسی ظالم سے کہے کہ میں نے کل آپ کے حق میں دعا کی تھی۔ جبکہ اس سے اس کی مراد یہ ہو کہ میں نے ((اللھمّ اغفر للمسلمین)) کہا تھا۔

اسی طرح کوئی شخص اپنی بیوی سے کوئی چیز دینے کا وعدہ کرے۔ اور اس کا ارادہ یہ ہو کہ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو دوں گا۔ یا وہ بیوی کے سامنے محض اپنی قوت خرید کا اظہار کرنا چاہتا ہو۔

اہل علم کا اتفاق ہے کہ زوجین کے آپس میں ایک دوسرے سے جھوٹ بولنے سے مراد یہ ہے کہ اس سے کسی کی حق تلفی نہ ہوتی ہو یا ناحق کچھ لینا مقصود نہ ہو۔

اسی طرح لڑائی میں اگر کسی کو امان دی گئی ہو تو جھوٹ کی اجازت نہیں۔ البتہ اہل علم نے متفقہ طور پر اضطراری صورت میں جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے۔ مثلاً: کوئی ظالم کسی شخص کو قتل کرنا چاہتا ہے اور وہ مظلوم کسی کے ہاں چھپا ہوا ہے تو اسکی جان بچانے کے لئے وہ اس کے اپنے پاس ہونے کا انکار کرسکتا ہے اور قسم بھی اٹھا سکتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ گناہ

[1] احیاء علوم الدین: ۳/ ۱۳۷؛ ریاض الصالحین، ص: ۵۸۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گار نہ ہوگا۔ واللہ اعلم [1]

بعض اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ صرف تین صورتوں میں ہی جھوٹ بولنے کی اجازت ہے جن کا ذکر اس حدیث میں آیا ہے۔ اس لئے کہ لشکر امت اسلام کے لئے محافظ ہوتا ہے اور اختلاف ہر مصیبت کی بنیاد ہوتا ہے۔ زوجین کے باہمی نزاع سے پورا خاندان متاثر ہوتا ہے۔ چونکہ یہ چیزیں معاشرہ کی بنیاد ہیں اس لئے ان صورتوں میں جھوٹ کی اجازت ہے۔ واللہ اعلم

کفار کے ساتھ مشابہت کی مذمت

اللہ تعالیٰ نے ہمیں صراط مستقیم پر یعنی دین کے مطابق عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور گم راہ اور راہ راست سے بھٹکے ہوئے لوگوں کی راہ سے منع کیا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں اس کے بہت سے دلائل ہیں۔ ان میں سے بعض یہ ہیں:

آیات قرآنیہ

﴿ وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ وَآتَيْنَاهُم بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ ۖ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ ﴾ [2]

''ہم نے قبل ازیں بنی اسرائیل کو کتاب' حکومت اور نبوت عطا کی تھی۔ نیز ہم نے انہیں عمدہ نعمتوں سے نوازا' اور ہم نے انہیں دنیا بھر کے لوگوں پر فضیلت عطا کی اور ہم نے انہیں دین کے معاملہ میں واضح ہدایات دی تھیں پھر جو اختلاف ان کے درمیان رونما ہوا وہ (ناواقفیت یا لاعلمی سے نہیں بلکہ) علم آجانے کے بعد ہوا اور اس بنا پر ہوا کہ وہ ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہتے تھے۔ بے شک آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان مختلف

[1] فتح الباری: ٥/ ٣٠٠۔ [2] ٤٥/ الجاثیة:١٦، ١٨۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیہ امور کا فیصلہ کرے گا۔ اس کے بعد (اے نبی ﷺ) ہم نے آپ کو دین کی واضح شاہراہ پر چلایا ہے۔ پس آپ اس کی پیروی کریں اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کریں جو نہیں جانتے۔"

② ﴿ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ۝ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ۝ ﴾ [1]

"اور وہ لوگ جنہیں ہم نے پہلے کتاب دی تھی، وہ اس کتاب سے، جو ہم نے آپ پر نازل کی ہے، خوش ہیں اور مختلف گروہوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اس کی بعض باتوں کو نہیں مانتے، آپ صاف صاف کہہ دیں کہ مجھے تو صرف اللہ کی بندگی کا حکم دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ شرک سے منع کیا گیا ہے۔ میں لوگوں کو بھی اسی کی طرف دعوت دیتا ہوں اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے اسی ہدایت کے ساتھ ہم نے یہ فرمان عربی آپ پر نازل کیا ہے اب اگر آپ نے اس کے علم کے باوجود جو آپ کے پاس آ چکا ہے لوگوں کی خواہشات کی پیروی کی تو اللہ کے مقابلے میں آپ کا کوئی بھی حامی و مددگار نہ ہوگا اور نہ کوئی آپ کو اس کی پکڑ سے بچا سکے گا۔"

③ ﴿ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ ﴾ [2]

"یہ یہودی اور عیسائی آپ سے اس وقت تک ہرگز خوش نہ ہوں گے جب تک کہ آپ ان کے طریقے پر نہ چلیں۔ آپ ان سے صاف صاف کہہ دیں کہ ہدایت اور صحیح راستہ وہی ہے جو اللہ کا بتایا ہوا ہے۔ اور اگر اللہ کی

[1] ۱۳/ الرعد:۳۶، ۳۷۔ [2] ۲/ البقرۃ:۱۲۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف سے علم آ جانے کے بعد بھی آپ نے ان کی خواہشات کی پیروی کی تو اللہ کے مقابلے میں آپ کا کوئی دوست یا مددگار نہیں آ سکے گا۔"

④ ﴿ أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴾ [1]

"کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان دل اللہ کے ذکر اور اس کے نازل کردہ حق کے لئے جھک جائیں اور ڈر جائیں۔ اور وہ ان لوگوں کی مانند نہ ہو جائیں جنہیں اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی تو ایک طویل وقت گزرنے کے بعد ان کے دل سخت ہو گئے اور آج ان میں سے اکثر فاسق بنے ہوئے ہیں۔"

احادیث مبارکہ

١- عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ رَفَعَهُ: ((إِيَّاكُمْ وَلَبُوسَ الرُّهْبَانِ، فَإِنَّهُ مَنْ تَزَيَّا بِهِمْ أَوْ تَشَبَّهَ فَلَيْسَ مِنِّي)) [2]

"حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے "تم راہبوں کے لباس سے بچو، بے شک جو شخص ان جیسا لباس پہنے یا ان مشابہت اختیار کرے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔"

٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ)) [3]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بے شک یہودی اور نصرانی اپنے بالوں کو نہیں رنگتے، تم ان کی مخالفت کیا کرو۔"

٣- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَيَّ

[1] ٥٧/ الحديد:١٦۔

[2] اخرجه الطبراني باسناد لاباس به كما في (فتح الباري) (الحجاب ص:٩٣)۔

[3] صحيح بخاري، كتاب اللباس، باب الخضاب: ٥٨٩٩؛ مسلم: ٣/ ١٦٦٣۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ: ((اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا)) ❶

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر کمیلے سے رنگے ہوئے زرد رنگ کے دو کپڑے دیکھے تو فرمایا: ''اس قسم کے کپڑے کفار کے ہوتے ہیں یہ نہ پہنا کرو۔''

٤- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بُعِثْتُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ بِالسَّيْفِ حَتّٰى يُعْبَدَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَجُعِلَ رِزْقِيْ تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِيْ، وَجُعِلَ الذُّلُّ وَالصِّغَارُ عَلٰى مَنْ خَالَفَ اَمْرِيْ وَمَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)) ❷

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''مجھے قیامت سے قبل تلوار دے کر مبعوث کیا گیا ہے تاکہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے' اور میرا رزق میرے نیزے کی انی میں ہے۔ جو لوگ میرے امر کی مخالف کریں گے' ذلت رسوائی ان کا مقدر ہے اور جو شخص کسی قوم کی مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہے۔''

٥- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَوَفِّرُوا اللُّحٰى وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ)) ❸

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''مشرکین کی مخالف کرتے ہوئے داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کٹواؤ۔''

٦- عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ)) ❹

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

❶ صحيح مسلم: ٣/ ١٦٤٧، كتاب اللباس والزينة، باب النهى عن لبس الرجل الثوب المعصفر: ٥٤٣٤۔ ❷ مسند احمد: ٢/ ٥٠۔

❸ صحيح بخارى، كتاب اللباس، باب تقليم الاظافر: ٥٨٩٢۔

❹ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل السحور تاكيد استحبابه...... ٢٥٥٠۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: ''ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان فرق صرف سحری کھانے کا ہے۔'' (وہ سحری نہیں کھاتے)

۷- عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا)) ❶

''حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لحد'' ہمارے لئے اور ''شق'' دوسروں کے لئے۔''

لحد اور شق' قبر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بڑا گڑھا کھود کر میت کو رکھنے کے لئے درمیان میں گڑھا کھودا جائے تو وہ قبر ''شق'' کہلاتی ہے۔ اور بڑا گڑھا کھود کر اس کے پہلو میں گڑھا کھودا جائے تو اسے ''لحد'' کہتے ہیں۔

۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مَرْفُوْعًا: ((لَا تُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ فَإِنَّ تَسْلِيْمَهُمْ بِالرُّؤُوْسِ وَالْاَكُفِّ وَالْإِشَارَةِ)) ❷

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہے ''یہود کی طرح سلام نہ کیا کرو۔ وہ سر' ہاتھ اور اشارے سے سلام کرتے ہیں۔''

۹- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ' إِنَّمَا أَنَا عَبْدُاللّٰهِ فَقُوْلُوْا: عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ)) ❸

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ''تم مجھے عیسائیوں کی طرح حد سے نہ بڑھانا۔ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں از حد غلو کیا تھا۔ میں تو اللہ کا بندہ ہوں۔ تم مجھے اللہ کا بندہ اور رسول کہا کرو۔''

---

❶ مسند احمد، ٤/ ٣٥٧؛ احكام الجنائز، ص: ١٤٥۔

❷ فتح الباری: ١١/ ١٤؛ مجمع الزوائد: ٨/ ٣٨۔

❸ صحيح بخاری، كتاب احاديث الانبياء، باب قوله تعالى: ﴿يا اهل الكتاب لاتغلوا فى دينكم ولا تقولوا على الله الا الحق......﴾ ٣٤٤٥۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰- عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ)) ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب تک لوگ روزہ جلدی افطار کرتے رہیں گے دین غالب رہے گا کیونکہ یہودی اور نصرانی دیر کردیتے ہیں۔''

۱۱- عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَلَسَ يَلْقِى عَلٰى وَجْهِهِ طَرَفَ خَمِيْصَةٍ لَهُ، فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ)) تَقُوْلُ عَائِشَةُ: يُحَذِّرُ مِثْلَ الَّذِىْ صَنَعُوْا ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب تھا اور آپ ﷺ اپنے چہرے پر اپنی چادر کا پلو کر لیتے، جب تکلیف میں کچھ افاقہ ہوتا تو چادر کو چہرے سے ہٹاتے اور فرماتے یہود اور نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے انبیا کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ ﷺ یہ فرما کر اپنی امت کو ان جیسا کام کرنے سے ڈراتے تھے۔

مشرکین کی مخالفت کے بارے میں مذکورہ بالا دلائل سے مستنبط بعض مسائل

❶ ثابت ہوا کہ بے علم لوگوں کی خواہشات اور ان کی راہ پر چلنا منع ہے۔

❷ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت اور ہدایات کا انکار کرتے ہیں، علم آجانے کے بعد ان کی خواہشات کی اتباع سے بچنا چاہیے۔

❸ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ یہودی اور نصرانی اس وقت تک راضی یا خوش نہیں ہوں گے جب تک کہ ان کی ملت و شریعت کی پیروی نہ کی جائے۔

❹ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بنیادی یا فروعی کسی بھی چیز میں غیر مسلموں کی مشابہت منع

❶ مسند احمد: ۲/ ۴۵۰۔

❷ صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی ﷺ ووفاته: ۴۴۴۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

5 یہ بھی ثابت ہوا کہ راہبوں جیسا لباس پہننا منع ہے۔اور رسول اکرم ﷺ نے ایسے لوگوں سے براءت کا اعلان واظہار کیا ہے۔

6 حکم دیا گیا ہے کہ داڑھی کو رنگ کر یہود ونصاریٰ کی مخالفت کی جائے کیونکہ وہ لوگ داڑھیاں نہیں رنگتے۔

7 کفار جیسے لباس سے بھی منع کیا گیا ہے۔

8 اس میں کفار سے مشابہت کی ممانعت ہے اور بیان ہے کہ جو شخص ان جیسا عمل کرے وہ انہی میں سے شمار ہوگا۔

9 یہ بھی حکم ہے کہ مشرکین کی مخالفت میں داڑھیاں پوری رکھیں اور مونچھیں صاف کرائیں۔

10 اس میں سحری کھانے کی ترغیب بھی ہے۔نیز یہ کہ سحری کھانا امت محمدیہ کی خصوصیت ہے نیز یہ عمل ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فارق ہے۔

11 شارع علیہ السلام نے میت کو دفن کرنے کے سلسلہ میں قبر کے متعلق ترغیب دی ہے کہ ہمارے لئے لحد ہے اور شق دوسروں کے لئے۔واضح رہے کہ علاقے اور زمین کے لحاظ سے لحد یا شق بنائی جا سکتی ہے۔اور دونوں قسم کی قبر میں میت کو دفن کرنا جائز ہے۔

12 سر، ہاتھ اور اشارے سے سلام کرنا منع ہے اس لئے کہ یہ طریقہ یہودیوں کا ہے۔

13 عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نصرانیوں نے حد سے تجاوز کیا تھا۔ہمیں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں حد سے تجاوز سے منع کیا گیا ہے۔

14 یہ بھی ثابت ہوا کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

15 یہود ونصاریٰ کی مخالفت میں ہمیں روزہ جلدی افطار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

16 قبروں کو سجدہ گاہ بنانا منع ہے۔جیسا کہ یہود ونصاریٰ نے ایسا کیا تھا۔وغیرہ وغیرہ۔

شریعت اسلامیہ میں مزاح کا حکم

مزاح سے مراد کسی سے شغل کرنا ہے۔اس سے اس کا دل دکھانا یا ایذا دینا مقصود نہ ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ دل خوش کرنا اور محبت کا اظہار ہو۔اس مفہوم کی روشنی میں مزاح اور استہزاء میں فرق ہے۔

مزاح کی ضرورت

انسان کا ہمیشہ ایک ہی انداز اور ایک ہی طریقے پر چلتے رہنا بسا اوقات ملال و رنج کا باعث بنتا ہے۔جیسا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ وعظ و نصیحت کرنے میں ہمارا خیال رکھا کرتے تھے تاکہ ہم اکتا نہ جائیں۔ 1

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''مجھے پتہ چلا ہے کہ تم ساری ساری رات قیام کرتے اور دن کو روزے رکھتے ہو۔'' میں نے کہا جی ہاں' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یوں نہ کیا کرو۔رات کو قیام بھی کیا کرو اور آرام بھی۔کبھی روزہ رکھ لیا کرو اور کبھی چھوڑ دیا کرو۔تمہارے جسم کا تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے اگر اللہ تیری عمر دراز کرے تو،تو ہر مہینے تین روزے رکھ لیا کر کیونکہ ہر نیکی دس گناہ بڑھ جاتی ہے۔یہ ایسے ہی ہے جیسے پوری زندگی نیکی ہے......۔'' 2

اس حدیث کی تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان پر اس کے جسم' اولاد اور دوستوں وغیرہ کے حقوق ہیں۔انسان کو اپنی زندگی کے معمولات میں معتدل ہونا چاہیے۔دل کو خوش رکھنا بھی از حد ضروری ہے۔ہر وقت ایک ہی انداز پر رہنا انسان کے لئے ناممکن اور مشکل ہوتا ہے۔

حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں آئے اور کہا یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ ﷺ کی خدمت میں آتے ہیں آپ ﷺ ہمیں جنت دوزخ کے متعلق بیان فرماتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنی آنکھوں سے جہنم اور جنت کو دیکھ رہے ہیں۔لیکن آپ ﷺ کی مجلس سے جانے کے بعد جب ہم اپنی بیویوں' اولاد اور دیگر مصروفیات میں مشغول ہوتے ہیں۔تو اکثر باتیں ذہن سے نکل جاتی ہیں اور

---

1 صحیح بخاری، کتاب العلم: ٦٨۔

2 صحیح بخاری، کتاب الادب، باب حق الضیف: ٦١٣٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں بھول جاتی ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے' میرے پاس تمہاری جو حالت ہوتی ہے اگر ہر وقت تمہاری وہی کیفیت رہے اور تم اللہ کے ذکر میں مصروف رہو تو اللہ کے فرشتے تمہارے بستروں پر اور راستوں میں تم سے مصافحہ کریں۔ لیکن حنظلہ رضی اللہ عنہ یہ وقت وقت کی بات ہوتی ہے۔'' (یہ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا) [1]

بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ جس طرح انسان کا جسم تھک جاتا ہے اسی طرح دل بھی تھکاوٹ اور اکتاہٹ محسوس کرتا ہے۔ اس لئے صحیح اور جائز مزاح کے ذریعے دوسروں کے دل کو خوشی پہنچائی جاتی ہے۔ اس سے آپس کے مخلصانہ اور محبانہ تعلقات مزید پختہ اور مضبوط ہوتے ہیں۔ نیز اس سے خوشی اور محبت کی تجدید ہوتی ہے۔

مزاح کرنا آنحضرت ﷺ سے بھی ثابت ہے۔ اس کی بعض مثالیں بطور نمونہ ہم آئندہ ذکر کریں گے۔ اس لئے ائمہ کرام نے بیان کیا ہے کہ مزاح سے مکمل پرہیز اور اجتناب بھی سنت وسیرت نبویہ کے خلاف ہے حالانکہ ہمیں سنت اور سیرت نبویہ کی اتباع واقتدا کا حکم دیا گیا ہے۔

واضح رہے کہ اس سلسلہ میں ایک حدیث جو بایں الفاظ مروی ہے:

أَنَّهُ قَالَ: ((لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ)) [2]

یعنی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم اپنے بھائی سے شغل اور مزاح نہ کرو۔''

یہ حدیث سنداً ضعیف ہے۔ اس کا راوی لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔ بالفرض یہ حدیث صحیح ہو بھی تو اس سے ایسا مزاح مراد ہوگا۔ جس میں افراط یا حد سے تجاوز ہو اور آدمی ہمیشہ ایسا کرتا ہو یا فضول مزاح مراد ہوگا۔ ایسی صورتوں میں مزاح کرنا شرعاً ممنوع ہے۔

یہ بات پیش نظر رہے کہ مزاح میں ہمیشہ سچ ہونا چاہیے۔ اس میں جھوٹ کی آمیزش قطعاً نہ ہو۔ مزاح کے طور پر جھوٹ بولنے والے کے لئے شدید وعید آئی ہے۔ اور مزاح

[1] صحیح مسلم، کتاب التوبة: ٤٩٣٧۔

[2] ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی المزاح: ١٩٩٥۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جھوٹ ترک کرنے والے کے حق میں ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص مزاح میں جھوٹ ترک کر دے' میں اس کے لئے جنت کے وسط میں ایک محل کی ضمانت دیتا ہوں۔“ ❶

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((وَيْلٌ لِلَّذِيْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ، وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ)). ❷

بہز بن حکیم کے دادا فرماتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: ”جو شخص لوگوں ہنسانے کی خاطر جھوٹ بولتا ہے' اس کے لئے ہلاکت ہے' تباہی ہے' بربادی ہے۔“

آنحضرت ﷺ کے مزاح کی چند مثالیں

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں آیا آپ ﷺ کے سامنے روٹی اور کھجوریں تھیں۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”قریب آ جاؤ اور کھاؤ۔“ میں کھجوریں کھانے لگا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم کھجوریں کھا رہے ہو' تمہاری تو آنکھیں دکھتی ہیں؟“ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں دوسری طرف سے چبا رہا ہوں۔“ یہ سن کر آپ ﷺ مسکرا دیے۔ ❸

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی سواری عنایت فرمائیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہم تجھے اونٹنی کا بچہ دے دیں گے۔“ وہ بولا: میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اونٹنی ہی تو اونٹ کو جنم دیتی ہے۔“ ❹

حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بڑھیا نبی ﷺ کی خدمت میں آئی' اس نے کہا:

---

❶ جامع ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی المزاح: ۱۹۹٤۔

❷ ترمذی، کتاب الزهد، باب ما جاء فی من تکلم بالکلمة لیضحك الناس: ۲۳۱٤۔

❸ سنن ابن ماجه، کتاب الطب، باب الحمیة: ۳٤٤۲۔

❹ سنن ابی داود، کتاب الادب، باب ما جاء فی المزاح: ٤۹۹۸؛ جامع ترمذی: ۱۹۹۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یارسول اللہ ﷺ! دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل کرے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: اے امّ فلاں! جنت میں بوڑھے داخل نہیں ہوں گے۔'' وہ روتے ہوئے واپس جانے لگی تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اسے بتاؤ کہ یہ بڑھاپے کی حالت میں جنت میں نہیں جائے گی۔'' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۙ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۙ عُرُبًا اَتْرَابًا ۙ ﴾ ❶

''بے شک ہم ان عورتوں کو نئے سرے سے پیدا کریں گے اور انہیں باکرہ بنادیں گے جو خوش اطوار اور اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی۔'' ❷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی، جس کا نام زاہر بن حرام تھا، وہ دیہات سے نبی ﷺ کے لئے تحائف اور ہدایا لایا کرتا تھا اور آنحضرت ﷺ بھی اسے کچھ نہ کچھ عنایت فرمایا کرتے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''زاہر ہمارا دیہاتی دوست ہے اور ہم اس کے شہری دوست ہیں۔'' آپ ﷺ کو اس سے محبت تھی۔ ایک دن آپ ﷺ نے اسے دیکھا، وہ کچھ سامان فروخت کررہا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے پیچھے سے بازوؤں میں لے لیا۔ وہ دیکھ نہ سکتا تھا کہ یہ کون ہے۔ وہ بولا، کون ہو؟ مجھے چھوڑ دو۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو آپ ﷺ کو پہچان لیا۔ پہچاننے کے بعد چھڑوانے کی بجائے وہ کوشش کرکے اپنی کمر نبی ﷺ کے سینہ سے لگانے لگا۔ اور نبی ﷺ آوازیں دینے لگے: ''مجھ سے اس غلام کو کون خریدے گا؟'' اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ! میری آپ ﷺ کو بہت کم قیمت ملے گی۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لیکن اللہ کے ہاں تم بڑے قیمتی ہو، تمہاری قیمت کم نہیں ہے۔'' ❸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اور سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا میرے ہاں تشریف فرما تھے۔ میں نے حریرہ (کھانا) تیار کرکے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ اور میں نے سودہ رضی اللہ عنہا سے کہا آپ بھی کھائیں۔ وہ بولیں یہ مجھے اچھا نہیں لگتا۔ میں بولی: اللہ کی قسم! تمہیں یہ کھانا ہوگا ورنہ میں اسے تمہارے چہرے پر مل دوں گی۔ وہ کہنے لگیں:

❶ الواقعہ: ۳۵/ ۳۷۔ ❷ شمائل ترمذی: ۲/ ۳۸۔

❸ شرح السنۃ للبغوی: ۳/ ۱۸۱؛ شمائل ترمذی: ۲/ ۳۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اسے چکھوں گی بھی نہیں۔ میں نے پیالے میں سے کچھ کھانا لے کر سودہ کے چہرے پر مل دیا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے گھٹنے جھکا دیئے تاکہ وہ مجھ سے بدلہ لے سکے۔ اس نے بھی پیالے سے کچھ کھانا لیا اور میرے چہرے پر مل دیا۔ یہ منظر دیکھ کر رسول اللہ ﷺ مسکراتے رہے۔ 1

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ، عبیداللہ اور کثیر بن عباس کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: ''جو میرے پاس پہلے آئے گا اسے فلاں چیز دوں گا۔'' چنانچہ وہ گرتے پڑتے آپ کی طرف دوڑے اور آ کر آپ ﷺ کی پشت مبارک اور سینہ مبارک پر لوٹنے لگے اور آپ ﷺ انہیں بوسے دیتے اور معانقہ کرتے تھے۔ 2

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے لئے اپنی زبان مبارک باہر نکالتے، بچہ آپ کی سرخ زبان دیکھتا تو جلدی ادھر متوجہ ہوتا۔ 3

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ بھی ہمارے ساتھ مزاح اور شغل کرتے ہیں؟ فرمایا: ''ہاں، میں سوائے حق و سچ کے کچھ نہیں کہتا۔'' 4

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھی۔ ان دنوں میں نوعمر تھی۔ اور میرا جسم بھاری نہیں ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ''آگے چلو۔'' لوگ آگے چلے گئے تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''آؤ دوڑ لگائیں۔'' ہم نے دوڑ لگائی تو میں آگے نکل گئی۔ آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد ایک اور موقعہ پر میں آپ کی ہم سفر تھی۔ میرا جسم بھاری اور بوجھل ہو چکا تھا۔ میں پہلی بات بھول چکی تھی۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو آگے جانے کا حکم دیا۔ لوگ آگے نکل گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''آؤ دوڑ لگائیں۔'' مقابلہ ہوا تو اس دفعہ آپ ﷺ آگے نکل گئے۔ آپ ﷺ

1 كتاب الفكاهة مسند ابى يعلى۔ 2 مسند احمد: ١/ ٢١٤؛ مجمع الزوائد: ٩/ ١١۔

3 اخلاق النبى لابى الشيخ، ص:٨٦؛ شرح السنة امام بغوى: ١٣/ ١٨٠۔

4 جامع ترمذى، كتاب البر والصلة، باب ماجاء فى المزاح: ١٩٩٠؛ الادب المفرد للبخارى۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ہنستے ہوئے فرمایا: ''یہ اس کا بدلہ ہو گیا۔'' ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق سب لوگوں سے عمدہ تھے۔ میرا ایک بھائی ابوعمیر چھوٹا تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو اس سے شغل فرماتے اور کہتے: ''ابوعمیر! نغیر (مولے) نے کیا کیا؟'' ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے۔ ایک سیاہ فام غلام 'انجشہ' حدی خوانی کر رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''انجشہ! ذرا خیال کرو' ہمارے ہمراہ آبگینے (خواتین) ہیں۔'' ❸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بطور مزاح فرمایا: ''ارے دو کان والے!'' ❹

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کی طرف ہندوانے پھینکا کرتے تھے۔ معلوم ہوا کہ وہ بھی انسانوں جیسے انسان ہی تھے۔ ❺

تعریض اور اس کا حکم

کھلم کھلا بات کرنے کو تصریح کہتے ہیں۔ اس کے برعکس بات ہو تو اسے تعریض کہا جاتا ہے۔ (اس صورت میں بظاہر کچھ کہا جاتا ہے لیکن مراد کچھ اور ہوتی ہے۔ اس صورت میں بات سچ ہوتی ہے مگر مخاطب حقیقت کو سمجھ نہیں سکتا۔ وہ اس کا مفہوم کچھ اور ہی سمجھتا ہے۔ ایسی بات کو جھوٹ نہیں بلکہ تعریض یا توریہ کہا جاتا ہے۔)

اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاح کی جو مثالیں بیان ہوئی ہیں' شاید ان میں سے بعض کا تعلق تعریض یا توریہ سے ہو۔ بہر حال یاد رکھنا چاہیے کہ ''توریہ اور تعریض'' یا بعض مخفی اغراض ومقاصد اور مزاح دوسرے کو خوش کرنے کے لئے ہی مباح ہے لیکن اگر مزاح یا تعریض سے دوسرے کو ایذا پہنچتی ہو یا کسی پر ظلم ہوتا ہو یا اس کے ذریعہ حق کو باطل یا باطل

❶ مسند احمد: ٦/ ٢٦٤؛ سنن ابی داود، کتاب الجهاد، سنن ابن ماجه، کتاب النکاح۔
❷ صحیح مسلم، کتاب الادب: ٥٦٢٢۔ ❸ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب ما یجوز من الشعر والرجز والحداء: ٦١٩٤۔ ❹ جامع ترمذی، کتاب البرّ والصلة، باب ما جاء فی المزاح: ١٩٩٢۔ ❺ الادب المفرد، امام بخاری، ص: ١٠٣۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو حق قرار دیا جا رہا ہو تو اس کی نہ صرف اجازت نہیں بلکہ حرام ہے۔ مزاح اور تعریض سے اپنے حق کا حصول یا ظالم کے ظلم سے تحفظ مقصود ہو تو اس کی اجازت ہے۔

جیسا کہ واقعہ ہجرت میں دوران سفر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کوئی واقف کار انہیں ملا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پہچانتا تھا۔ اس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا مَنْ مَعَكَ هَذَا؟ یہ آپ کے ہمراہ کون ہیں؟ تو انہوں نے ذو معنی جواب دیا: ((هَذَا رَجُلٌ يَهْدِيْنِي السَّبِيْلَ)) کہ یہ شخص مجھے راستہ کی رہنمائی کرتا ہے۔ مخاطب سمجھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جدھر جا رہے ہیں' یہ اس راہ کی راہنمائی کرنے والا ہے۔ جب کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مراد کچھ اور تھی۔ ایسی ذو معنی بات کو "تعریض یا توریہ" کہا جاتا ہے۔ شرعاً اس کی اجازت ہے۔

یہ بھی ضروری ہے کہ مزاح کرنے والا اللہ کے دین کے بارے میں مزاح نہ کرے۔ بہت زیادہ مزاح سے بھی اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ اس کی کثرت سے انسان کی مروت اور وقار مجروح ہوتا ہے۔

کثرت مزاح کے مفاسد

① مزاح کی کثرت انسان کو اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے۔

② کثرت مزاح کے سبب انسان دین کے اہم امور اور دین کے تفکر سے غافل ہو جاتا ہے۔

③ اس سے دل سخت ہو جاتا ہے۔

④ اس سے بغض و حسد پیدا ہوتا ہے۔

⑤ اس سے انسان کی سنجیدگی اور وقار کو زوال آ جاتا ہے۔

⑥ کثرت مزاح کثرت ضحک کا سبب ہے۔ کثرت ضحک کے نتیجہ میں دل سخت اور اللہ کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے۔

⑦ زیادہ مزاح کرنے والے کی بات پر اعتماد کرنا مشکل ہوتا ہے۔ سننے والا اس کی سنجیدگی یا مزاح میں تمیز نہیں کر سکتا۔

خلاصہ یہ ہے کہ جب مزاح سچ پر مشتمل اور مذکورہ مفاسد سے پاک ہو تو اس کی اجازت ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم دوزخ اور اس کے عذاب اور جنت اور اس کی نعمتوں کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر وقت یاد رکھیں اور ان کی طرف سے غافل نہ ہوں اور ہمیں آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

((يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟)) ❶

''اے امت محمد ﷺ اللہ کی قسم! میں جو کچھ جانتا ہوں اگر تم بھی جان لو تو تم زیادہ روؤ گے اور بہت کم ہنسو گے۔ خبردار میں دین کے احکام تم تک پہنچا چکا۔''

❶ صحیح بخاری، کتاب الکسوف، باب الصدقة فی الکسوف: ١٠٤٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یکم مئی
مزدوروں کا عالمی دن

تعارف

اس دن پوری دنیا میں کاروبار تعلیمی ادارے' سرکاری دفاتر بند ہوتے ہیں ملک پاکستان میں بھی یہی سماں ہوتا ہے۔ محنت کش' مزدور' دہقان اور معمار وغیرہ سڑکوں پر نکل آتے ہیں۔ جلسے جلوسوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اور مزدوروں کو ان کا حق دینے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔

تاریخی پس منظر

ایک تاریخی روایت کے مطابق روس اور بعض یورپی ملکوں میں مزدوروں سے تقریباً ۱۸ سے لے کر ۲۰ گھنٹے کام لیا جاتا تھا۔ مگر اس مشقت کا معاوضہ اتنا بھی نہیں ہوتا تھا کہ مزدور اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ اچھے طریقے سے بھر سکیں۔ کوئی ان کی فریاد سننے والا نہیں تھا۔ متعدد بار فیکٹری مالکان اور ارباب حکومت سے مزدور لیڈروں نے بات کی۔ مطالبات پیش کیے کہ کم از کم انہیں اتنا معاوضہ دیا جائے جس سے وہ عزت کی زندگی بسر کریں۔ مگر کہیں ان کی شنوائی نہ ہوتی آخر تنگ آ کر مزدوروں نے ایک تحریک کا آغاز کیا کہ کام کا دورانیہ ۱۰ گھنٹے کیا جائے اور اس کے عوض بہتر معاوضہ دیا جائے مگر اس تحریک کا بھی حکومت اور سرمایہ داروں پر کوئی اثر نہ ہوا۔ آخر کار یکم مئی ۱۸۸۶ کو امریکہ کے مزدوروں کی طرف سے عام ہڑتال کا اعلان کیا گیا۔ کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گیا۔ یہ ہڑتال مسلسل تین دن جاری رہی۔ پولیس نے تیسرے روز مزدوروں کے جلوس پر کھلی فائرنگ کی بے شمار مزدور اور محنت کش ہلاک ہو گئے۔ ۴ مئی کو مذکورہ ظلم کے خلاف پھر جلوس نکالے گئے۔ یہ تمام جلوس ایک چوک میں جمع ہوئے تو حقوق انسان کے نام نہاد دعویداروں کی فوج اور پولیس نے مل کر مزدوروں کے جلوس پر قیامت برپا کر دی اور فوج کی گولیوں نے ہزاروں مزدوروں کو لقمہ اجل بنا ڈالا۔ مزدور رہنماؤں کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی واقعہ کے پیش نظر آج دنیا میں ہر سال یکم مئی کو مزدوروں کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ جس کے لئے جلسے جلوس منعقد کیے جاتے ہیں جن میں مزدوروں کے مطالبات کو حکومتی ایوانوں تک پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اس دن کومنانے کا طریقہ

یکم مئی مندرجہ ذیل طریقہ سے منایا جاتا ہے:

1. سرکاری تعطیل کا اعلان کیا جاتا ہے۔
2. جلوس نکالے جاتے ہیں جن میں مزدوروں کے حقوق کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔
3. بعض دفعہ سرکاری وقومی املاک کی توڑ پھوڑ بھی کی جاتی ہے۔ جلسے منعقد کیے جاتے ہیں۔ جن میں مزدوروں کے حوالے سے قراردادیں منظور کی جاتی ہیں۔
4. امریکہ کے ہنگامہ میں مرجانے والے مزدوروں کو ''شہداء مزدور'' کے لقب سے نوازا جاتا ہے۔اور مختلف انداز سے ان کو خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے۔

شرعی حیثیت

ہم بار بار یہ بات لکھ رہے ہیں کہ دین اسلام مکمل ضابطہ حیات اور فطرت کے عین مطابق ہے۔ زندگی کے کسی بھی شعبہ سے تعلق رکھنے والا انسان اس سے رہنمائی لے سکتا ہے۔ پھر بھلا مزدوروں کے حقوق کے معاملہ میں اسلام کیسے خاموش رہتا؟ قبل اس کے ہم اسلام میں مزدوروں کے حقوق کا خلاصہ آپ کی خدمت میں پیش کریں۔ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ چند گزارشات اس دن کی شرعی حیثیت کے متعلق آپ کے گوش گزار کردی جائیں۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اسلام مزدوروں کے حقوق کا مکمل تحفظ کرتا ہے۔اور دنیا کے تمام مذاہب سے بڑھ کر مزدوروں کے حقوق کا علم بردار ہے۔مگر جس طریقہ سے یکم مئی کو منایا جاتا ہے اس سے اتفاق کرنا شاید ممکن نہیں ہے ہم اپنی بات کو مندرجہ ذیل نکات میں پیش کرنا چاہیں گے:

1. کیا امریکہ میں مرنے والے مزدور شہید ہیں؟

مسلمانوں کی حالت زار پر رونا آتا ہے۔ کہ جو لوگ کافر ہیں' یہودیت' عیسائیت اور'

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجوسیت کے پیروکار ہیں وہ شہداء کی صف میں کیسے شامل ہو گئے؟ مگر ہمارے ہاں بعض لوگ اپنی سیاست چمکانے اور ہمارے Union Leaders اپنی مقبولیت بڑھانے کے لئے یکم مئی کو مرنے والے جہنمیوں اور اللہ کے دشمنوں کو شہید کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ ان غیر مسلموں کو شہید کہنا اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات کے ساتھ مذاق کے مترادف ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ﴾ [1]

''کہہ دیجیے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی ٹھٹھا کرتے ہو۔''

یہ نام نہاد دانشور اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ شہید ہونے کے لئے مسلمان ہونا ضروری ہے۔

[2] کیا ''یکم مئی'' اسلامی تہوار ہے؟

قارئین خوب جان لیجیے! یکم مئی کسی بھی لحاظ سے اسلامی تہوار نہیں ہے۔ قرآن مجید کی کسی آیت یا نبی کریم ﷺ کے کسی فرمان میں اس دن کو اس طرح منانے کی صراحت نہیں ملتی یہ تو فقط آج سے تقریباً ۱۲۰ سال قبل امریکہ میں شروع کیا گیا۔ اس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ عالم کفر کے جاری کردہ تہوار منانا درحقیقت ان کے ساتھ تعاون اور دوستی کی ایک قسم ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ ﴾ [2]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو ان لوگوں سے جن پر اللہ تعالیٰ غضب ناک ہوا ہے دوستی مت کرو۔ (کیونکہ) یہ آخرت سے ایسے ناامید ہو چکے ہیں جیسے کفار قبروں والوں سے ناامید ہو چکے ہیں۔''

---

[1] ۹/ التوبۃ:۶۵۔

[2] ۶۰/ الممتحنۃ:۱۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3 کیا یہ دن منانا یورپی کلچر کے فروغ میں تعاون نہیں؟

اسلام مزدور کے حقوق کی پوری رعایت کرتا ہے مگر سال کے بعد اس انداز سے یکم مئی منانا یورپی کلچر کو فروغ دینے کے مترادف ہے۔ اسلام نے تو کسی مزدور کے حق پر ڈاکہ نہیں ڈالا لہٰذا مسلمانوں کو اپنا کلچر اپنانا چاہیے۔ ان کو بغیر سوچے سمجھے یورپی تہذیب کی حمایت نہیں کرنی چاہیے۔

4 کافروں سے تشبیہ

اس دن کو کفار نے شروع کیا اور آج تک بطور علامت و یادگار جاری رکھا۔ آج مسلمان اس جوش وخروش کا مظاہرہ کر کے یہ کیوں بھول رہے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)) [1]

''جس نے کسی قوم کے ساتھ مشابہت کی وہ انہیں میں سے ہے۔''

اسلام میں مرنے والوں کے یادگار دن منانے کا تصور نہیں

اللہ تعالیٰ نے کائنات کا نظام بنایا ہے کہ آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک بے شمار انسان آئے اور دنیا سے چلے گئے۔ انبیا' رسل' صحابہ' آئمہ' اولیا بھی آئے اور اپنا وقت پورا کر کے خالق حقیقی سے جا ملے' کسی کو شہید کیا گیا تو کسی کو پوری زندگی پس زنداں گزارنا پڑی حتیٰ کہ کال کوٹھڑیوں سے اس کا جنازہ اٹھایا گیا۔ کسی کو آروں سے چیر دیا گیا تو کسی کو لوہے کی کنگھیوں سے بوٹی بوٹی کر دیا گیا۔ کسی کا کلیجہ نکال کر چبانے کی کوشش کی گئی تو کسی کو انگاروں پر لٹایا گیا' کسی کو سولی چڑھایا گیا تو کسی کو ذبح کر دیا گیا۔ مگر سرورِ کونین ﷺ نے اس طرح یادگاری دن نہیں منائے۔ بدر کے شہداء کا کسی بھی رمضان المبارک میں ایسا دن نہیں منایا گیا۔ نہ ہی احد میں جان دینے والوں کا اس طرح سوگ کیا گیا۔ اس لئے یہ محض غیر اسلامی تہوار ہے۔ جس سے ہمیں اجتناب کرنا چاہیے۔

اسلام اور مزدوروں کے حقوق

اسلام نے مزدوروں کے حقوق کا مکمل تحفظ کیا ہے۔ اسلام نے سب ادیان سے

[1] ابو داود، کتاب اللباس: ۴۰۳۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھ کر مزدور کو حقوق عطا فرمائے ہیں۔اس کی عزت نفس کو بحال کیا ہے۔اور اس کی خودی کو قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے پھر اسلامی ملکوں میں یہ دن منانے کا تصور کیسا ہے؟ اسلام مزدوروں کو جو حقوق عطا فرماتا ہے اس کی مختصر جھلک ملاحظہ فرمائیے۔

(الف) مزدور (ملازم) تمہارے بھائی ہیں

اسلام نے ہر صاحب حیثیت مسلمان کو جس کے ہاں بعض لوگ ملازمت یا مزدوری کرتے ہوں اس بات سے آگاہ کیا کہ اس کے ماتحت افراد اس کے مسلمان دینی بھائی ہیں۔ وہ دوسروں کی طرح انسان ہیں۔ان کا خیال رکھنا تمہاری ذمہ داری ہے۔ان کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچانا۔ان کو ذلیل و رسوا نہ کرنا انسانیت کا تقاضا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((اِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَیْدِیكُمْ......)) [1]

"تمہارے مزدور (ملازم) تمہارے بھائی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کر دیا ہے......"

(ب) خوراک اور کھانے پینے کا خیال

شریعت نے مالک کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنے ماتحتوں اور ملازموں کے کھانے پینے کا خاص خیال رکھے۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: "......پس جس کے ماتحت اس کا بھائی ہو تو وہ اس کو وہی کھلائے جو خود کھائے......" (حوالہ سابقہ)

(ج) لباس کا خیال

کھانے پینے کی طرح اس کے لباس کا خیال رکھنا بھی مالک کی ذمہ داری ہے۔

رحمت اللعالمین ﷺ فرماتے ہیں:

"اسے پہنائے جو خود پہنے......" (حوالہ سابقہ)

(د) زیادہ بوجھ نہ ڈالنا

اسلام نے مالک کو اس بات کی ترغیب بلکہ حکم دیا ہے کہ نوکر، ملازم یا مزدور سے اتنا

[1] صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب المعاصی من أمر الجاھلیة: ٣٠۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام نہ لیا جائے جو اس کی طاقت سے باہر ہو۔ سرور کونین ﷺ نے فرمایا: ''......انہیں وہ کام کرنے کے لئے نہ کہیے جو اس کے لئے بوجھ ثابت ہو......'' (حوالہ سابقہ)

(ذ) تعاون

اگر کوئی ایسا کام ملازم یا مزدور کے ذمہ لگا دیا جائے جو اس کے لئے بوجھ اور مشقت کا باعث ہے۔ تو پھر اس کا تعاون کرے۔ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

''......اگر تم انہیں کوئی ایسا کام کہہ دو جو ان کے لئے بوجھ ہو تو ان کے ساتھ تعاون کرے......'' (حوالہ سابقہ)

(ر) حسن سلوک

اسلام نے مزدوروں اور ملازموں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ کہ انہیں بنی آدم سمجھ کر ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے۔ جس کی دلیل آپ پہلے ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

(ز) مارکٹائی اور گالی گلوچ سے پرہیز

نبی اکرم ﷺ نے ملازموں اور ماتحتوں کو مارنے اور ان کو گالی گلوچ سے منع کیا ہے۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا۔ اچانک میں نے پیچھے سے آواز سنی: ''ابو مسعود رضی اللہ عنہ باخبر رہو، ابو مسعود رضی اللہ عنہ باخبر رہو۔'' (کہتے ہیں) میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اکرم ﷺ تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تیرے اوپر زیادہ قدرت رکھتا ہے بنسبت اس غلام پر تیری قدرت کے۔'' ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس کے بعد کسی غلام کو کبھی نہیں مارا۔ [1]

(س) عفو درگزر

نبی کریم ﷺ نے ملازموں، نوکروں اور غلاموں کی غلطیوں سے درگزر کرنے اور انہیں معاف کرنے کا حکم دیا ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، میں دن میں اپنے غلام سے کتنی دفعہ درگزر کروں۔ آپ ﷺ

[1] جامع ترمذی، ابواب البر والصلة، باب النهی عن ضرب الخدام وشتمهم: ۱۹٤۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاموش رہے اس نے پھر پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ستر دفعہ۔'' [1]

(ص) مزدوری کی فوراً ادائیگی

اسلام نے مزدوروں کے حقوق کا اس قدر خیال رکھا کہ آپ ﷺ کی حدیث کے مفہوم کے مطابق مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دی جائے۔ یعنی اس کو لیٹ نہ کیا جائے۔ اس میں یہ حکمت کارفرما ہے کہ وہ سارا دن کام کرنے کے بعد اپنے ہاتھوں میں معاوضہ دیکھ کر خوش ہو جائے۔ اپنے بیوی، بچوں کے لئے ضرورت کا سامان خرید سکے۔ شام کو گھر جائے تو پورے اطمینان اور تسلی کے ساتھ لوٹ سکے۔

(ض) عزت نفس کا خیال

اسلام مزدور ملازم کی عزت نفس کا خیال رکھنے کا حکم دیتا ہے مزدوری کی فوراً ادائیگی بھی مزدور کی عزت نفس کا خیال رکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔

مزدوروں کے فرائض

اسلام نے جیسے مزدوروں، ملازموں اور ماتحتوں کے حقوق کا خیال رکھا ہے ویسے اس طرح ان پر کچھ فرائض بھی عائد کیے ہیں تا کہ ان کی روزی حلال ہو سکے اور مالک کو اپنے کام سے فائدہ حاصل ہو۔ اسلام نے جہاں اس کے لئے حقوق کا چارٹر تیار کیا ہے وہاں فرائض کا بھی مکمل خاکہ تیار کیا ہے۔ ہم ان فرائض کو طوالت کی غرض سے ذکر نہیں کر رہے البتہ قرآن مجید میں مزدور سے متعلق جن دو بنیادی اوصاف کا تذکرہ ہوا ہے۔ ان کا ذکر خدمتِ قارئین کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ قصص میں موسیٰ علیہ السلام کے قصہ کے ضمن میں فرمایا:

﴿ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ﴾ [2]

''بے شک بہتر مزدور جسے تو رکھے وہ طاقتور اور امین ہو۔'' گویا کہ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بہترین مزدور وہ ہے:

---

[1] ترمذی، ابواب البر والصلة ...... باب ما جاء فی العفو عن الخادم: ١٩٤٩۔

[2] ٢٨/ القصص:٢٦۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ جس میں کام کرنے کی طاقت ہے۔ یعنی وہ تندرست توانا اور مزدوری کے قابل ہو۔

۲۔ وہ امانت دار ہو اپنے مالک کے ساتھ خیانت کرنے والا نہ ہو۔ کام چور اور بدنیت نہ ہو۔

اس میں حکمت غالباً یہی ہے کہ مالک کو اس کے سرمایہ لگانے یا تنخواہ وغیرہ دینے کا مکمل فائدہ ہو۔ اس کی فیکٹری یا ادارہ بہتر نتائج دے سکے۔

اب ہمارے مزدور بھائیوں کو سوچنا چاہیے کہ کیا مغرب کی تقلید میں ہم صرف حقوق کا نعرہ لگائیں یا اپنے فرائض کی بھی پاسداری کریں۔ مزدوروں کے حال کا بھی تو اللہ ہی حافظ ہے۔ اگر ہم اپنے فرائض پوری ایمانداری سے ادا کریں گے تو ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارا حق بھی ضرور دے گا۔ وہ کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ فرض محال دنیا میں نہ سہی تو آخرت میں ایمانداری اور محنت کا پھل ملنے والا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴ مئی

ماؤں کا عالمی دن "Mother Day"

تعارف

یہ دن دنیا بھر میں ماں سے محبت وعقیدت کے اظہار کے لئے منایا جاتا ہے۔ انگریزی زبان میں اسے International mother day کہتے ہیں۔

طریقہ کار

اس دن ماں کی محبت کا اظہار کیک کاٹ کر،انہیں پھول بھیج کر ماں کی عظمت کے گیت گا کر،تقریبات کا انعقاد کر کے اور ماؤں کو مختلف پیغامات بھیج کر کیا جاتا ہے۔

تاریخی حیثیت

اگر ہم اس کی تاریخی حیثیت پر غور کریں تو انتہائی تلخ حقائق سامنے آتے ہیں کہ اس کا آغاز بت پرست قوم کے ہاتھوں ہوا۔قدیم یونان میں دیوتاؤں کی ایک ماں بنائی گئی تھی جسے "ری آ" (Rhea) کہتے تھے اس سے محبت وعقیدت کے لئے یہ دن منایا گیا۔یونانیوں کی دیکھا دیکھی رومیوں نے بھی اپنے دیوتاؤں کی ایک ماں بنائی جسے وہ لوگ عقیدت سے "سبلی" (Cybele) کہتے تھے سبلی کا مندر موجودہ ترکی میں تھا اور یہ ۸۰۰ سال قبل مسیح کا دور تھا۔برطانیہ میں بھی یہ دن برائیگڈ (Brigid) نامی دیوی کی یاد میں منایا جانے لگا۔

مریم علیہا السلام کی یاد اور مدرڈے

یورپ میں جب عیسائیت نے غلبہ حاصل کیا تو مریم علیہا السلام کی یاد میں اس دن کو منایا جانے لگا۔عیسائی اس کو ایسے دن میں منایا کرتے تھے جو ایسٹر سے پہلے ان کی عبادت کے ۴۰ دنوں میں آخری اتوار ہوتا تھا۔بعض مورخین لکھتے ہیں کہ سولہویں صدی عیسوی میں یہ دن مریم علیہا السلام کی یاد کے ساتھ ساتھ دیگر ماؤں کیلئے بھی منایا جانے لگا۔اس دن چرچ میں خصوصی عبادت کی جاتی۔بچے اپنی ماؤں کو پھول پیش کرتے۔پروگرام منعقد کیے جاتے۔ماؤں کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحائف پیش کیے جاتے ان کے لئے کیک کاٹے جاتے۔ امریکہ میں اس کا آغاز ایک عورت کی کوشش سے ہوا جو سکول ٹیچر تھی اور بعض لوگ امریکہ میں اس دن کی داغ بیل ڈالنے کا سہرہ ایک شاعرہ جولیا وارڈ "Jolia Ward" کے سر باندھتے ہیں۔

شرعی حیثیت

اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ اسلام نے "ماں" کو عظمت کے اس رتبہ پر فائز کیا ہے جس کا تصور بھی دوسرے مذاہب میں ممکن نہیں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا بت پرستوں نصرانیوں اور یہودیوں کی نقالی کرتے ہوئے سال میں فقط ایک دن ماؤں کو تحفے تحائف اور پھول پیش کرنا شرعی طور پر جائز اور "ماؤں" کی دلجوئی کے لئے کافی ہے؟ تو اس سوال کا جواب ہم ان الفاظ میں دینے کی اجازت چاہیں گے۔ کہ شرعی طور پر ایسا کرنا ہرگز جائز نہیں اور نہ ہی ماؤں کی دلجوئی کے لئے کافی ہے۔ اسلام تو پوری زندگی ماں کی خدمت کا حکم دیتا ہے۔ ہم اپنے دعویٰ کے اثبات کے لئے مندرجہ ذیل دلائل پیش کر سکتے ہیں۔

① کفار سے تشبیہ

یہ دن منا کر مسلمان کافروں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں۔ اور اسلام اس فعل کو شدت کے ساتھ منع کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جس نے کسی قوم کے ساتھ مشابہت کی وہ انہیں میں سے ہے۔" [1]

② تہذیب کفار کا غلبہ

اسلام مسلمانوں کو مکمل تہذیب وتمدن مہیا کرتا ہے ایسے دن منانے میں ہمارے بچے اور کم علم افراد آہستہ آہستہ کفار کی تہذیب اپنانے میں کوئی عار محسوس نہیں کریں گے جبکہ اسلام اس بات کو ہرگز گوارہ نہیں کرتا ہے۔

③ ہر دن ماں کی خدمت

بت پرستوں کے شروع کردہ مدرڈے کے برعکس اسلام ہر لمحہ ہر آن اور ہر دن ماں کی خدمت اور اس کو تحفے تحائف دینے کا حکم دیتا ہے۔

[1] ابو داود، کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة: ٤٠٣١۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ عملی خدمت

اسلام خالی کھوکھلے نعروں اور پروگراموں کی بجائے ماں کی عملی خدمت کا درس دیتا ہے اور اس کی خدمت کو جنت میں داخلہ کا سبب بناتا ہے۔

⑤ ادب واحترام

دراصل یورپ میں ماؤں کی حالت زار کو دیکھ کر ان کی دلجوئی کے لئے سال میں ایک دن منایا جاتا ہے۔اس طرح کہ وہ سال کے ۳۶۴ دن دھکے کھاتی پھرتی ہیں خصوصاً بوڑھی ماؤں کو "Old Center" "بوڑھوں کے مراکز میں پھینک دیا جاتا ہے۔ جہاں ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا' پھر ایک دن ان کے زخموں پر نمک پاشی کے لئے پھول اور تحفے بھیجے جاتے ہیں۔ اسلام اس منافقت سے منع کرتا ہے۔ وہ تو ماں باپ کو اف تک کہنے سے بھی منع کرتا ہے۔

دین اسلام میں ماں کی عظمت کا خلاصہ مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول ﷺ کے بعد مسلمان پر سب سے زیادہ حق اس کی ماں کا ہے۔ وہ اس کے لئے جنت کے داخلہ کا سبب ہے۔ ماں اس کی خوش بختی کی علامت ہے ماں کی دعائیں اس کی کامیابی کا ذریعہ ہیں۔ ماں اس کے لئے وہ ٹھنڈی چھاؤں ہے جس کے نیچے حالات کی گرمی ماند پڑ جاتی ہے۔ وہ اس کے لئے ایسی پناہ گاہ ہے جو اسے حالات کے تھپیڑوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ ماں ایسا حسین چشمہ ہے جس کی سیرابی کبھی ختم ہونے والی نہیں ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶ جون

عالمی یوم انسداد منشیات

تعارف

۲۶ جون کو منشیات کے استعمال کے خلاف اور اس کی سمگلنگ کی روک تھام کیلئے عالمی سطح پر اس دن کو جوش وخروش کے ساتھ منایا جاتا ہے۔

تاریخی پس منظر

ایک اخباری رپورٹ کے مطابق اس وقت دنیا بھر میں ۲۰ کروڑ/۲۰۰،۰۰۰،۰۰۰، افراد نشے کے عادی ہیں۔ اسی بیماری کو روکنے کے لئے چند سال پہلے عالمی سطح پر کوشش کی گئی۔ کئی حکومتوں نے اربوں ڈالر اس لعنت کو روکنے پر خرچ کیے۔ امریکہ کی وفاقی حکومت نے ۲۰۰۳ میں ۱۹، ارب ڈالر سے زائد رقم مختص کی تھی جبکہ ۲۰۰۶ میں یہی رقم ۲۳.ارب ۱۶ کروڑ تک پہنچ چکی ہے۔ [1]

اخبار لکھتا ہے کہ اس سال امریکہ میں ۷ لاکھ ۲۱ ہزار ۱۳۷ افراد کو انسداد منشیات کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا۔

منشیات کا پھیلاؤ

بعض لوگوں کے خیال کے مطابق اٹھارہویں صدی میں جب چین سے لوگوں نے ویت نام کا رخ کیا تو وہ اپنے ساتھ افیون کی عادت بھی لے کر گئے۔ شروع میں تو ویت نامی حکومت نے اس کا نوٹس نہیں لیا لیکن جب صورتحال زیادہ بگڑنا شروع ہوئی تو اس کے استعمال کے خلاف ایکشن لیا گیا جبکہ چین میں افیون کی لعنت ہندوستان پر برطانوی دور حکومت میں پہنچی تھی۔ برطانوی عوام کے ساتھ ساتھ فرانس کے لوگ بھی اس کے عادی ہوئے تھے۔ کہتے ہیں جب امریکہ نے ۱۸۸۹ء میں فلپائن پر قبضہ کیا تو یہاں کی سماجی زندگی بہت متاثر ہوئی اور لوگوں کی بڑی تعداد منشیات کی عادی بن گئی۔

[1] نوائے وقت ۲۵ جون ۲۰۰۶ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افغانستان اور منشیات

ایک اخباری اطلاع کے مطابق افغانستان افیون کی پیداوار اور منشیات کے پھیلاؤ کا مرکزی ملک ہے۔ دنیا میں افیون کی پیداوار کا ۷۰ فی صد افغانستان میں پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کی تجارت سے افغان معیشت کو ۲ارب ۸۰ کروڑ ڈالر سے زیادہ منافع ہوتا ہے۔

کرنٹ انٹرنیشنل نارکوٹکس کنٹرول پالیسی

۷ مارچ 2005 کو امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے کرنٹ انٹرنیشنل نارکوٹکس کنٹرول پالیسی ترتیب دی جس کا مقصد منشیات کی کاشت اور اس کی سپلائی کو روکنا تھا۔ اس طرح دنیا بھر میں منشیات کو روکنے کے لئے مؤثر اقدامات کرنا بھی اس کی پالیسی کا بنیادی نکتہ تھا۔

طالبان حکومت اور انسداد منشیات

طالبان نے اپنے دور حکومت میں منشیات کی روک تھام کو انتہائی مؤثر بنایا۔ طالبان نے پوست کی کاشت کو غیر اسلامی قرار دیا تو اس کی پیداوار ۱۲۳۷۰ ہیکٹرز رقبہ سے کم ہو کر ۱۶۸۵ ہیکٹرز رقبہ رہ گئی تھی کہ ان کی حکومت ختم ہوگئی۔ اب صورت حال یہ ہے کہ افغانستان پر امریکی کنٹرول کے باعث یہ پیداوار ۱۰۷۰۰۰ ہیکٹرز ہوگئی ہے۔ امریکی اخبار ''لاس اینجلس ٹائمز'' کی رپورٹ کے مطابق امریکی انتظامیہ افغانستان میں منشیات کی پیداوار روکنے میں ناکام ہو چکی ہے جبکہ افغانستان کے ساتھ ساتھ دنیا کے دیگر انیس (۱۹) ممالک بھی منشیات پیدا کر رہے ہیں۔

شرعی حیثیت

یہ دن منانا شرعی لحاظ سے کیسا ہے؟ اس کا جائزہ چند سطور میں ملاحظہ فرمائیں۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ منشیات کا استعمال شرعی طور پر حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ مگر اس کو سال میں ایک دفعہ عالمی سطح پر منانے کا تصور اسلام میں قطعاً نہیں ہے۔ اسلام منشیات کی لعنت سے ہر وقت' ہر لمحہ روکتا ہے۔ سال میں ایک دفعہ واویلا کرنے کی ترغیب نہیں دیتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر چہ اس سال انسداد منشیات کے عالمی ادارے Unodc نے اس دن کا سلوگن بچوں میں شعور پیدا کرنے کے لئے منتخب کیا ہے۔اس کا عنوان Drugs are not child,s play یعنی ''منشیات بچوں کا کھیل نہیں ہے'' مگر اسلام ہر عمر کے افراد کو منشیات کی لعنت سے دور رہنے کا حکم دیتا ہے۔ یورپ کی طرز پر اس دن کو منانا مسلمان کے شایان شان نہیں ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے میں' کفار کی تہذیب اپنانے' ان کی اندھی تقلید کرنے، ان کے ایجنڈوں کا تعاون کرنے کے ساتھ ساتھ اسلام کے سنہری اصولوں سے عدم دلچسپی کا عنصر نمایاں ہوتا ہے۔

منشیات کا استعمال اور اسلام

ہم وضاحت کر چکے ہیں ۲۶ جون کو مغربی طرز پر منانا تو صحیح نہیں البتہ اسلام منشیات کے استعمال سے قطعی طور پر منع کرتا ہے۔ جس کے دلائل کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

❶ نشہ آور چیز کا استعمال حرام ہے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)). ❶

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

❷ منشیات کی کم سے کم مقدار بھی حرام ہے

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ''جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ چڑھائے اس کی تھوڑی سی مقدار بھی حرام ہے۔'' ❷

❸ معاشرتی انتشار

منشیات کا استعمال معاشرہ میں انتشار اور فساد کا باعث بنتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ حرام ہے۔

❹ جرائم کا سبب

منشیات کے عادی افراد نشہ پورا کرنے کے لئے کسی بھی قسم کے جرم کا ارتکاب کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے کیونکہ انہیں ہر حال میں نشہ پورا کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے بھی

❶ بخاری، کتاب الادب: ٦١٢٤۔ ❷ سنن ترمذی، کتاب الاشربۃ: ١٧٨٨۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا استعمال ناجائز ہے۔

5 زندگی کا خاتمہ

مسلسل نشے کی لعنت میں مبتلا ہونے والے اپنی زندگی کا خاتمہ کر بیٹھتے ہیں اس وجہ سے بھی منشیات کا استعمال حرام ہے۔

6 تمام برائیوں کی بنیاد

منشیات اور شراب نوشی تمام برائیوں اور گناہوں کی جڑ ہے اس لیے اسلام اس لعنت سے پوری شدت کے ساتھ روکتا ہے اور اس کے قریب جانے کی بھی قطعاً اجازت نہیں دیتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲ جولائی
آبادی کا عالمی دن

تعارف

دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی کو روکنے کے لیے عالمی کوششوں کا دن، اس دن پروگرام مرتب کیے جاتے ہیں جلسے جلوسوں کا اہتمام کیا جاتا ہے کہ دنیا کی آبادی بہت زیادہ ہو چکی ہے لہٰذا اس آبادی کو روکا جائے اس پروگرام کے تحت مانع حمل ادویات کم سے کم ریٹ پر مہیا کی جاتی ہیں۔ گھروں، گاؤں اور محلوں میں Lady Health Warkers بھیج کر آبادی کم کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ اشتہارات، اور میڈیا کے ذریعے بڑے خاندان کی حوصلہ شکنی اور چھوٹے خاندان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

پاکستان اور آبادی کی منصوبہ بندی کے پروگرام

پاکستان میں اس دن اور اس کے علاوہ بھی سارا سال اشتہار بازی اور میڈیا کے توسط سے آبادی کو روکنے کے پروگرام دکھائے جاتے ہیں۔ چھوٹا خاندان زندگی آسان۔ بچے دو ہی اچھے۔ چھوٹا کنبہ خوشحال گھرانہ وغیرہ جیسے نعرے دن رات T.V ریڈیو اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے عام کیے جاتے ہیں۔

شرعی حیثیت

ہم یہاں پر قرآن وحدیث کے چند دلائل کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں جن کو ملاحظہ فرما کر قاری خود ہی فیصلہ کر سکتا ہے کہ اس پروپیگنڈہ کی حقیقت کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تَقْتُلُوٓا أَوْلَـٰدَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَـٰقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۚ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْـًٔا كَبِيرًا ۝ ﴾ [1]

''اور اپنی اولاد کو افلاس کے خوف سے قتل نہ کرو کہ ہم ان کو اور تم دونوں کو

[1] ۱۷/ الاسراء: ۳۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزی دیتے ہیں۔ان کو مار ڈالنا بہت بڑا گناہ ہے۔''

اور فرمایا:

﴿ وَلَا تَقْتُلُوٓا أَوْلَادَكُم مِّنْ إِمْلَاقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۖ ﴾ [1]

''اور اپنی اولاد کو محتاجی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم ہی تم کو روزی دیتے ہیں اور ان کو بھی اور فحاشی (بے شرمی) کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ چاہے وہ ظاہر ہوں اس میں اور چاہے چھپی ہوئی ہوں۔''

ان دونوں آیات کریمہ پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ

۱- اولاد کو افلاس،غربت کے ڈر سے قتل نہیں کرنا چاہیے۔

۲- جو جان دنیا میں آتی ہے اپنا رزق لے کر آتی ہے اور یہ رزق اسے نہ ہی تو دنیا کا کوئی بادشاہ دیتا ہے اور نہ ہی ماں باپ بلکہ یہ رزق اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے۔

۳- ایک لطیف اشارہ یہ بھی ہے کہ یہ قتل اولاد (منصوبہ بندی) کے پروگرام فحاشی کی طرف لے جائیں گے لہٰذا اوپر مذکور دوسری آیت کریمہ میں قتل اولاد کا مسئلہ بیان کرنے کے بعد کہا کہ فحاشی بے شرمی کی باتوں کے قریب نہ جاؤ۔

۴- انسان کو یہ فکر نہیں کرنا چاہیے کہ دنیا میں آنے والے نئے مہمان کہاں سے کھائیں گے؟ سب کو روزی دینے والا اللہ ہے۔

احادیث مبارکہ سے بعض دلائل

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا میں ایک امیر اور اعلیٰ خاندان کی عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔مگر یہ ہے کہ وہ بچہ پیدا کرنے کے قابل نہیں،کیا میں اس سے شادی کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منع کر دیا۔وہ دوسری دفعہ آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر منع کر دیا۔وہ تیسری دفعہ آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر بھی منع کر دیا۔پھر فرمایا:''زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے شادی

[1] ٦/ الانعام:١٥١۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرو یقیناً میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔" [1]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے (ماؤں کے) رحم پر ایک فرشتے کی ڈیوٹی لگا رکھی ہے۔ وہ کہتا ہے اے میرے پروردگار اب (بچہ) نطفہ بن چکا ہے، اب علقہ (خون کا جامد سا ٹکڑا) بن گیا ہے، اب مضغة (گوشت کا ٹکڑا) بن چکا ہے۔ جب اس کی تخلیق کو پورا کرنے کا وقت قریب آ جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے پوچھتا ہے۔ مذکر کہ مونث؟ بد بخت یا نیک؟ اس کا رزق کتنا ہوگا؟ اور اس کو موت کب آئے گی؟ یہ سب کچھ ماں کے پیٹ میں ہی لکھ دیا جاتا ہے۔'' [2]

اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں ان ہواس باختہ سیاسی تیموں اور درباری ملاؤں کو سوچنا چاہیے کہ بچہ جب اپنا رزق خود لے کر آتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے رزق کا فیصلہ ماں کے پیٹ میں ہی کر دیتا ہے تو تم کون ہو جو غربت و افلاس کے نام پر منصوبہ بندی کی شیطانی سوچ کو پروان چڑھانے کی ناکام کوشش میں لگے ہوئے ہو؟

فائدہ

اس حدیث مبارکہ سے یہ خیال پیدا ہوسکتا ہے کہ اگر بچہ کی بدبختی یا نیک نامی شکم مادر میں ہی لکھ دی جاتی ہے تو عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ تو دراصل یہ تقدیر کا مسئلہ ہے جو تقدیر کے باب میں ملاحظہ کرنا چاہیے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی کو نہیں بتاتا اور نہ ہی کسی طرح کسی پر ظاہر ہوسکتا ہے کہ اس کی تقدیر میں کیا لکھا ہے؟ اس لئے نیک اعمال کا اہتمام کرنا ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے۔

کچھ عقلی دلائل کا تذکرہ

آبادی کی نہیں وسائل کی منصوبہ بندی کیجیے

پاکستان اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر قسم کے وسائل سے مالا مال ہے، قدرتی، صنعتی اور زرعی وسائل اس کی پہچان ہیں۔ دنیا میں کچھ ایسے ممالک بھی ترقی یافتہ قوموں کی

---

[1] سنن نسائی، کتاب النکاح، باب کراھیة تزویج العقیم: ۳۲۲۹۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الحیض، باب قول اللہ عزوجل مخلقة وغیر مخلقة: ۳۱۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صف میں کھڑے ہیں جن کے پاس اس قدر وسائل نہیں جس قدر ہمارے پیارے ملک میں پائے جاتے ہیں۔ اگر ہم فقط ڈیری، ریلوے اور پانی جیسے وسائل کو صحیح استعمال میں لائیں تو چند دنوں میں ترقی کی منازل طے کر سکتے ہیں۔ اہل پاکستان انتہائی جفاکش اور محنت کرنے والے ہیں۔ پوری دنیا میں پاکستانی۔ ڈاکٹر، انجینئر، سائنسدان علما اور عام worker اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے پاکستان ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہونے کی بجائے ترقی پذیر ملکوں میں دیکھا جا رہا ہے؟ اس کی ایک وجہ ہے کہ یہاں جو جس عہدے پر کام کر رہا ہے وہ ذاتی مفاد کے حصول کی کوشش میں لگا ہوا ہے وہ تمام حربے استعمال کر کے بے شمار وسائل کے ذریعے ناجائز دولت کے خزانے سمیٹنے میں لگا ہوا ہے۔ اس لیے آبادی کی بجائے وسائل کی منصوبہ بندی کریں۔ اور آبادی کی منصوبہ بندی کا جاہلانہ نعرہ چھوڑ دیں۔

حکومتی عہدیداروں اور افسران بالا کا احتساب کیجیے

ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ آج تک جتنی بھی حکومتیں معرض وجود میں آئیں ان کے اکثر عہدیدار اور افسران بالا ملک کو لوٹتے رہے، کسی نے زرعی زمین کے کئی کئی ہزار ایکٹر خرید لئے، کسی نے کروڑوں اربوں کا قرضہ لے کر معاف کرایا، کسی نے ذاتی فیکٹریاں لگائیں، کسی نے اندرون اور بیرون ملک محلات اور ہوٹلز بنائے۔ اگر کوئی طاقت ان کو احتساب کے کٹہرے میں لا کھڑا کرے اور بلا امتیاز کارروائی کے ذریعے ملک وقوم کا لوٹا ہوا ایک ایک پیسہ وصول کرے تو ملک چند دنوں میں ترقی یافتہ اقوام کی صف میں آ کھڑا ہوگا۔ لہٰذا آبادی کی روک تھام کے لئے عالمی دن منانے کی بجائے احتساب کا عمل شروع کیجیے۔

عیاشیاں بند کیجیے

اس وقت ملک پاکستان پر جو لوگ حکومت کر رہے ہیں انہوں نے بدعنوانی اور عیاشی کے گزشتہ تمام ریکارڈ توڑ دیے ہیں۔ براہ کرم آبادی کی منصوبہ بندی کا پرفریب نعرہ چھوڑ کر عیاشی، بدعنوانی اور مالی بے ضابطگیوں کے خلاف نعرہ بلند کیجیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ منصوبہ بندی بیکار ادارہ ہے

منصوبہ بندی کے محکمہ پر حکومت اربوں روپے خرچ کر رہی ہے مگر یہ بیکار اور بے فائدہ ادارہ ہے۔ اتنی زیادہ تشہیر اور اس قدر رقم بہانے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آبادی بڑھ رہی ہے اور ان شاء اللہ بڑھتی رہے گی۔ لہٰذا اس محکمہ کو فوراً ختم کر دیجیے۔

عجیب تضاد

یہ لوگ جو ''بچے دو ہی اچھے'' کا نعرہ لگاتے ہیں ان کے اپنے پانچ پانچ چھ چھ بچے ہیں۔ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے اس محکمہ کو بہت وسعت دینے کی کوشش کی تھی اور اس پر بہت توجہ بھی دی، اور وقتاً فوقتاً آبادی بڑھنے پر اپنی بے چینی کا اظہار بھی کیا۔ لیکن اگر کوئی ان سے ہی پوچھ لے کہ وہ خود کتنے بہن بھائی ہیں؟ اگر بچے دو ہی اچھے ہوتے تو شاید وہ دنیا میں تشریف نہ لاتیں۔

کیا ہماری آبادی کنٹرول سے باہر ہو رہی ہے؟

پاکستان کی آبادی ایک عام اندازے کے مطابق سولہ کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ مگر دنیا میں ایسے ممالک بھی موجود ہیں جن کی آبادی ۳۰ کروڑ بعض کی آبادی ایک ارب سے اوپر ہے جیسے چین وغیرہ۔ ان لوگوں نے وسائل کی منصوبہ بندی کی ہے اور ترقی کی راہ پر گامزن ہو گئے۔

زندہ حقیقت

ایک حقیقت جس کا انکار ممکن نہیں وہ یہ ہے کہ حکومت آبادی کو دیکھ کر سہولتیں دیتی ہے۔ جو سہولیات لاہور میں میسر ہیں وہ چھوٹے شہروں میں نہیں لہٰذا آبادی سہولیات کے حصول کا ذریعہ ہے۔

بڑا خاندان جہاد آسان

۱۹۹۹ء-۲۰۰۱ء کے عرصہ میں حکومت نے ڈاک لفافوں پر ''چھوٹا خاندان زندگی آسان'' کا نعرہ لکھوایا تھا بعض دفعہ اس نعرہ کو کاٹ کر یہ عبارت لکھی ہوئی دیکھنے کو ملی کہ ''بڑا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاندان جہاد آسان" لکھنے والے کے متعلق تو میں کچھ نہیں جانتا مگر یہ ضرور کہوں گا اس نے بڑے پتے کی بات لکھی ہے، اگر حکومت اس پر غور کرے تو یہ تحریر فائدہ سے خالی نہیں ہے۔ کیونکہ کفر مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی سے خوفزدہ ہے کہ اگر یہ اپنے دین کی طرف پلٹ آئے تو ان کو روکنا ناممکن ہوگا۔

یورپ آبادی بڑھانے کی فکر میں کیوں؟

ہمارے نام نہاد ارباب دانش جن مغربی آقاؤں سے ہدایات وصول کرتے نہیں تھکتے اور ان کے ایجنڈوں کو ہمارے ملک پاکستان میں پورے زور وشور کے ساتھ متعارف کرانے میں دن رات سعی کرتے ہیں انہیں علم ہونا چاہیے کہ اب یورپ انعامات اور مختلف سبز باغ دکھا کر اپنے باسیوں کو آبادی بڑھانے کی ترغیب دے رہا ہے۔ مغربی ممالک انعام واکرام کا لالچ دے کر آبادی بڑھانے کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں، کوئی ملک بڑے خاندانوں کی کفالت کا اعلان کر رہے ہیں تو کوئی زیادہ بچے پیدا کرنے والوں میں تعریفی اسناد تقسیم کر رہے ہیں قومی اخبارات میں گاہے بگاہے یہ خبریں منظر عام پر آرہی ہیں کہ اہل مغرب مسلمانوں کی آبادی سے خوفزدہ ہیں ان کے بعض دانشوروں نے مسلم آبادی کا ایٹم بم جیسی اصطلاحات بناڈالی ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ مسلم آبادی کو کنٹرول کیا جائے۔ ایک اخباری رپورٹ کے مطابق کوریا اس سال آبادی میں اضافے کے لیے 10 ارب ڈالر خرچ کرے گا۔ صدارتی کمیٹی برائے ایجنگ سوسائٹی اینڈ پاپولیشن پالیسی نے شرح پیدائش میں اضافے کے لیے 10.7 ٹریلین کورین وان کی رقم مختص کرنے کا اعلان کیا جو ساڑھے دس ارب بنتی ہے۔ حکومت آبادی میں اضافے کے لیے کوشاں ہے کیونکہ اسے خطرہ ہے کہ 2020 تک اس کی آبادی انتہائی کم ہو جائے گی۔ سنگاپور نے بھی آبادی میں اضافے کے لیے کوششیں شروع کردی ہیں۔

ایک اور اخباری رپورٹ کے مطابق بھارت میں 1000 مردوں کے مقابلے میں 929 عورتیں رہ گئیں ہیں اور مرد حضرات بعض علاقوں میں دلہنیں خریدنے پر مجبور ہیں کیونکہ آخر کار انہیں شادی تو کرنا ہے۔ بھارت میں بچیوں کو دوران حمل ضائع کرنے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرح بڑھ رہی ہے۔ برطانیہ سے شائع ہونے والے اخبار انڈی پنڈنٹ 24 جنوری 2008 کے مطابق چھوٹے کنبے، بچوں کی پیدائش میں تاخیر چھاتی کے کینسر کا سبب ہے۔ اور یورپ میں یہ مرض تیزی سے پھیل رہا ہے۔ (برطانوی ڈاکٹر اور سائنسدان)

اگر اسلام کی سنہری تعلیمات ہمارے دل پر اثر نہیں کرتیں اور یورپ کی تعلیمات ہماری سوچوں کا محور ہے تو یہ رپورٹیں پڑھ کر آنکھیں کھل جانی چاہیے۔

کیا بچہ کی پیدائش میں وقفہ حرام ہے؟

یہاں علما کی بات کا خلاصہ نقل کرنا چاہوں گا کہ اگر بچہ کی پیدائش ماں کی صحت کے لئے نقصان اور ضرر کا باعث ہو یا اس کی زندگی خطرے میں پڑ سکتی ہو تو جب تک یہ خطرہ موجود ہے بچہ کی پیدائش میں وقفہ کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً: ایک بچہ بڑے اپریشن سے ہوا اور کسی مستند ڈاکٹر صاحب نے یہ رپورٹ دی کہ اگر اگلے بچہ کی پیدائش میں دو تین سال کا وقفہ نہ ہوا تو ماں کی زندگی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ تو پیدائش میں وقفہ کرنا ہوگا اس کے علاوہ زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کرنے کی خواہش ہونی چاہیے تاکہ ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ ہماری کثرت تعداد پر فخر کر سکیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور مسئلہ عزل

عزل سے مراد یہ ہے کہ انسان بیوی سے ہمبستری کرتے ہوئے مادہ منویہ رحم سے باہر خارج کردے۔ بعض لوگ کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عزل کیا کرتے تھے۔ لہٰذا آبادی کی منصوبہ بندی ہونی چاہیے ہم کہتے ہیں عزل کی بات تو بالکل صحیح ہے مگر آپ ﷺ نے اس کو ناپسند فرمایا اور ویسے بھی عزل اور آجکل کی منصوبہ بندی کے طریقوں میں بہت فرق ہے۔ عزل میں بچہ کی پیدائش کے امکانات موجود ہیں جب کہ نس بندی کرانا یا منصوبہ بندی کے دیگر مروّجہ طریقے اختیار کرنا عزل کے منافی ہے۔

درباری ملاؤں اور محکمہ منصوبہ بندی والوں کی خدمت میں

ہر دور میں یہ ہوتا رہا کہ سرکاری ایجنڈوں کی تکمیل کے لئے بے شمار مفتیان، خواجگان، مشائخ اپنی خدمات پیش کرتے رہے اور حکومت کی چھتری کے نیچے اپنے اپنے مفاد کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصول کی کوشش کرتے رہے، بہت ہی کم ایسے اللہ والے سامنے آئے جو لوگوں کو خالص رہنمائی دیتے رہے قرآن وحدیث کی صاف اور سیدھی باتیں سکھلاتے رہے وہ نہ ہی تو حکومت کے سامنے جھکے اور نہ ہی انہوں نے ذاتی مفادات کو مقدم رکھا، وہ ہر خوف، لالچ اور مفاد کو بالائے طاق رکھ کر کہتے رہے:

؎ جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے برسر میدان مگر جھکی تو نہیں

ہم کہنا چاہیں گے کہ اگر منصوبہ بندی ضروری ہے اور بچے دو ہی اچھے ہیں تو اے مفتیان کرام! اور اے منصوبہ بندی کے ذمہ داران! آپ خود دنیا میں تشریف لا کر پاکستان کی آبادی میں زیادتی کا باعث کیوں بنے؟۔ آپ کو اگر آبادی زیادہ محسوس ہوتی ہے اور پاکستان میں انسانوں کی بھیڑ زیادہ دکھائی دیتی ہے تو براہ کرم آپ تشریف نہ ہی لاتے تاکہ کچھ تو آبادی کم ہوتی۔

منصوبہ کے پروگراموں کے پس پردہ حقائق

مانع حمل ادویات کو سستے داموں بلکہ بعض دفعہ مفت تقسیم کرنے کا پروگرام صرف اور صرف ''زنا اور فحاشی'' کو عام کرنے کی غرض سے ہے ورنہ حکمرانوں کو اگر ملک پاکستان کی آبادی کی فلاح و بہبود عزیز ہوتی تو آج حالات مختلف ہوتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"۲۵ دسمبر"
کرسمس ڈے اور کرسمس کارڈ

تعارف

۲۵ دسمبر کو عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی خوشی میں عید مناتے ہیں۔ گھروں کو سجایا جاتا ہے' نئے کپڑے پہنے جاتے ہیں۔ کرسچن لوگ اپنے گھروں میں "Christmas" منانے کیلئے جشن کا سماں پیدا کرتے ہیں۔

کرسمس کارڈ کا تعلق

بعض تاریخی روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اٹھارویں صدی عیسوی میں کرسمس ڈے مناتے مناتے بعض عیسائیوں نے درختوں کو سجایا' ان پر روشنیوں کا اہتمام کیا اور اس جشن میں افراد کی شمولیت کا دائرہ کار وسیع کرنے کے لئے انہوں نے لوگوں کو کارڈ ارسال کیے، تب سے یہ رسم چل نکلی اور کرسمس ڈے کے ساتھ ساتھ کرسمس کارڈ بھی اس دن کا حصہ بن گئے۔

مسلمانوں میں یہ عادت کہاں سے آئی؟

پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے قبل مسلمان' سکھ اور ہندو ایک ہی معاشرے میں زندگی کے ایام بسر کر رہے تھے۔ مسلمان اپنے دین سے واقف نہ ہوتے اور اپنی سادگی کی بنا پر ہندوؤں کے تہواروں میں شریک ہوتے' ان کی رسموں میں شامل ہوتے۔ اسی دوران انگریز نے اپنی مکاریوں سے سرزمین برصغیر میں قدم جما لیے۔ مسلمانوں نے حسب سابق انگریزوں کے مذہبی وغیر مذہبی تہواروں اور پروگراموں میں آنا جانا شروع کر دیا۔ بعض مفاد پرست مسلمانوں نے انگریز کے ہر طور طریقہ کو اپنانے کی کوشش کی چاہے اس کا تعلق لباس' رہن سہن' انداز گفتگو یا سماجی اقدار سے تھا جب عیسائیوں کا Christmas day آیا تو انہوں نے ایک دوسرے کو اور بعض مسلمانوں کو بھی عید کارڈ ارسال کیے جس سے بیک وقت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو بیماریوں نے جنم لیا۔

1 مسلمان کرسمس ڈے میں دلچسپی لینے لگے اور انہوں نے انگریز افسروں کو عید کارڈ بھیجے۔

2 اسلامی تہواروں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ پر ایک دوسرے کو عید کارڈ' ارسال کرنا شروع کر دیے۔

موجودہ صورت حال

افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ملک پاکستان جو دو قومی نظریہ کے پیش نظر معرض وجود میں آیا تھا اور اس خطہ ارضی کے لئے لاتعداد جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کا مقصد خالصتاً اسلامی ریاست کا قیام تھا۔ وہاں اسلام کو ہی مظلوم بنا کر رکھ دیا گیا۔ آج ہم دیکھتے ہیں عیسائیوں کے کرسمس ڈے پر مسلمان خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ ہمارے سیاستدان اور عوام ان کے پروگراموں میں شریک ہوتے ہیں۔ ان کو کرسمس کارڈ بھیجتے ہیں۔ ان کو مبارک بادیں دیتے ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں اور ایک غیر اسلامی تہوار کو منانے میں شریک ہیں۔ جبکہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ پر وہ اس جوش و خروش کا مظاہرہ نہیں کرتے مسلمانوں نے ہر کرسمس ڈے پر اس قدر کارڈ خریدے کہ متاع قلیل کے لالچی مسلمان تاجروں نے باقاعدہ کرسمس کارڈ چھپوا کر بازاروں کی زینت بنا ڈالے۔

تاریخی پس منظر

بعض تاریخی روایات اس بات پر شاہد ہیں کہ عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا دن بطور عید منایا کرتے تھے۔ اور اس کی ابتدا ۲۵ دسمبر ۳۳۶ء کو ہوئی عیسائیوں نے بہترین کھانے پکائے، مٹھائیاں تقسیم کیں گرجا گھروں میں خصوصی عبادت کی۔ گھروں کو خصوصی طور پر سجایا۔ شروع شروع میں یہ دن رومن اور بعد میں پوری دنیا کے عیسائیوں کا شعار بن گیا۔

اسلامی تہوار اور عید کارڈ

ہم یہ عرض کر چکے ہیں کہ ہندو اور عیسائی تہذیب سے مسلمانوں میں بے شمار خرابیوں نے جنم لیا۔ مسلمان شروع شروع میں عیسائیوں کو ۲۵ دسمبر کے دن کارڈ وغیرہ بھیجا کرتے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آہستہ آہستہ عید الفطر جو کہ خالص اسلامی تہوار ہے، پر بھی کارڈ بھیجے جانے لگے اور اب یہ صورتحال ہے کہ عیدین پر کروڑوں روپے کے کارڈ ایک دوسرے کو ارسال کیے جاتے ہیں۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ان کارڈز کو اظہار محبت کا ذریعہ بنالیا گیا ہے، یہ سراسر غیر شرعی فعل ہے رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں یہ غیر اسلامی رسم زوروں پر ہوتی ہے۔

کرسمس کی شرعی حیثیت

مذکورہ چند گزارشات سے ہر صاحبِ شعور یہ اندازہ لگا چکا ہوگا کہ یہ دن غیر اسلامی ہے۔ عیسائیوں نے بھی اسے اپنی طرف سے اختراع کیا ہے یہ ان کے لئے کوئی بھی سماوی حکم نہیں تھا۔ البتہ مزید وضاحت کے لئے چند نکات ملاحظہ ہوں جن کی بنا پر یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ فقط غیر اسلامی تہوار ہے۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ ایسی حرکتوں سے باز رہیں۔

① غیر اسلامی تہوار

کرسمس ڈے خالص غیر اسلامی تہوار ہے۔ جس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں لہٰذا اس کو مذہبی رواداری اور خیر سگالی جیسی بھونڈی دلیلوں سے جائز قرار دینے کی ناکام کوشش نہ کی جائے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ سال میں دو تہواروں کو کھیل کود اور ہنسی مذاق کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”یہ دن کیسے ہیں۔“ لوگوں نے عرض کیا ہم قبل از اسلام ان دو تہواروں میں خوشی منایا کرتے تھے اور کھیلتے کودتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے بدلے میں دو بہترین دن عطا فرمائے ہیں اور وہ ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔“ [1]

② تشبیہ کفار

کرسمس ڈے منانا اس دن ایک دوسرے کو تحفہ تحائف بھیجنا کفار سے مشابہت ہے جس سے نبی کریم ﷺ نے سختی سے منع فرمایا ہے۔

[1] سنن نسائی، کتاب صلاۃ العیدین: ١٥٥٧۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جس نے کسی قوم کے ساتھ مشابہت کی وہ انہیں میں سے ہے۔'' [1]

③ مسلمانوں کے مذہبی تہوار فقط دو ہیں

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ مسلمانوں کی خوشی کے دن ہیں۔ انسانی فطرت کا خیال رکھتے ہوئے ان دو دونوں میں خوشی منانے کی اجازت ہے کرسمس یا دیگر غیر اسلامی تہواروں پر ایسا کرنا منع ہے اس کی دلیل آپ پہلے ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

④ عیسائی کلچر کا فروغ

کرسمس ڈے پر خوشی کا اظہار کرنا' کارڈ بھیجنا یا کسی بھی طرح سے اس میں شامل ہونا دراصل عیسائی کلچر کو فروغ دینا ہے جو کسی بھی لحاظ سے جائز نہیں ہے۔

⑤ تقلید کفار

اس دن کو منانا کفار کی اندھی تقلید کے سوا کچھ نہیں ہے۔ کفار کو دوست بنانے والے اور ان کی اندھی تقلید کرنے والے اپنے ہاتھوں اپنی تباہی کا سامان کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا﴾ [2]

''مسلمانو' مسلمانوں کو چھوڑ کر تم کافروں کو دوست نہ بناؤ (کیونکہ یہ منافقوں کا طریقہ ہے) کیا تم یہ چاہتے ہو خدا کا صریح الزام اپنے اوپر لو۔''

عید کارڈ بھیجنے کی شرعی حیثیت

قارئین آپ نے کرسمس ڈے کے غیر شرعی ہونے پر چند دلائل ملاحظہ فرمائے' مذکورہ دلائل کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل وجوہات کی بنیاد پر بھی عید کارڈ بھیجنا صحیح نہیں ہے۔

(الف) فضول خرچی

عید کارڈوں پر خرچ ہونے والا کروڑوں روپیہ فضول خرچی اور اسراف کے زمرے میں آتا ہے۔ کاش یہی پیسہ فقراء ومساکین رفاہ عامہ اور فلاح و بہبود کے کاموں پر خرچ کیا

[1] ابوداود، کتاب اللباس: ۴۰۳۱۔ [2] ٤/ النساء: ١٤٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا۔فضول خرچی شیطانی کام ہے اور اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل فرمان میں ہمیں اس سے منع فرمایا ہے:

﴿ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴾ 1

''اور کھاؤ اور پیو، اور حد سے تجاوز نہ کرو، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند نہیں فرماتا جو حد سے تجاوز کرتے ہیں۔'' اور فرمایا:

﴿ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝ ﴾ 2

''فضول خرچی نہ کرو، یقیناً فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔''

(ب) اخلاقی اقدار کی پامالی

کرسمس کارڈ، اور عید کارڈ وغیرہ گندے اشعار اور فحش مناظر سے بھرے ہوتے ہیں جو اسلامی معاشرے میں اخلاقی انحطاط کا سبب بن رہے ہیں۔

(ج) گناہ کے کاموں میں تعاون

عید کارڈ خریدنا اور ان کو بطور تحفہ کسی کی خدمت میں پیش کرنا دراصل گناہ میں تعاون ہے۔اور گناہ کی باتوں کا تعاون بالاتفاق حرام ہے۔یہ کارڈ کرسمس کے ہوں یا عیدین کے، ویلنٹائن ڈے کے ہوں یا کسی اور تہوار کے ہوں کسی بھی صورت میں ان کی ترویج جائز نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ ﴾ 3

''اور تعاون کرو نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں، اور نہ تعاون کرو گناہ اور زیادتی کے کاموں میں، اور اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔''

عیسائیوں کو کرسمس پر مبارکباد دینا کیسا ہے؟

ہمارے ہاں آج کل روشن خیالی، اعتدال پسندی، مذہبی رواداری، بین المذاہب

1 ۷/ الاعراف: ۳۱۔ 2 ۱۷/ بنی اسرائیل: ۲۶، ۲۷۔ 3 ۵/ المائدہ: ۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم آہنگی جیسی بڑی خوبصورت اصطلاحات بولی جارہی ہیں اور محسوس ایسے ہوتا ہے کہ ان افکار بے مثل اور اصطلاحات کی ایجاد میں بعض حکومتی تنخواہ دار علما کا بھی پورا پورا حصہ ہے جو اپنے دین ایمان کو بیچ کر وقتی مفاد کے لالچ میں اندھے ہو چکے ہیں اور اپنے مشن سے غداری کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

معزز قارئین جان لیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر غیر مسلموں سے دوستی نہ رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔ ہم آپ کی خدمت میں دست بستہ گزارش کریں گے کہ ان مقامات کا مطالعہ فرمائیں اور خود ہی فیصلہ فرمالیں کہ مسلمانوں سے کس چیز کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔؟ یہ مقامات درج ذیل ہیں۔

1. --سورۃ آل عمران-- آیت نمبر ۱۱۸
2. --سورۃ النساء-- آیت نمبر ۵۱، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۴
3. --سورۃ المائدہ-- آیت نمبر ۵۱، ۵۴، ۵۷، ۸۰، ۸۱
4. --سورۃ التوبہ-- آیت نمبر ۹، ۲۳
5. --سورۃ لقمان-- آیت نمبر ۱۴، ۱۵
6. --سورۃ المجادلۃ-- آیت نمبر ۲۲
7. --سورۃ الممتحنۃ-- آیت نمبر ۱، ۴، ۱۳

اسی لئے سعودی علما کی کمیٹی نے فتویٰ دیا ہے کہ عیسائیوں اور غیر مسلموں کو ان کی عیدوں اور خوشی کے موقع پر مبارکباد دینا مسلمانوں کے لئے کسی بھی لحاظ سے جائز نہیں۔ کیونکہ اس میں گناہ کا تعاون غیر مسلموں کی محبت، ان کیساتھ ہمدردی اور ان کے شعار پر خوشی اور ان کی طرف دلچسپی کا رویہ سامنے آتا ہے۔ اس کے بعد مذکورہ کمیٹی نے اپنے فتویٰ کو مختلف دلائل سے مزین کیا ہے۔ جن میں سے کچھ کتاب اللہ کی آیات کریمہ ہیں جن کی طرف ابھی ہم نے اشارہ کیا ہے اور اس بات کی بھی وضاحت فرمائی کہ وہ مشرک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے باغی اور نافرمان ہیں ایک مسلمان کی ہمدردیاں کیسے ان کیساتھ ہو سکتی ہیں؟ [1]

[1] فتوی لجنة دائمة: ٣/ ٤٣٦۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفار کی قتل و غارت اور ہماری مبارکبادیں

یہود و نصاریٰ نے پوری دنیا میں امت مسلمہ کے خون کو پانی کی طرح بہایا ہے۔ ہم مسلمان خواتین کی آبروریزی کے دلدوز مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ بچوں اور نوجوانوں کو وہ لوگ ذبح کر رہے ہیں لیکن ہم ہیں کہ ان کے تہواروں پر خوشی کا اظہار کر رہے ہیں۔ ان کی تہذیب کو اپنانے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا:

؎ کعبے کس منہ سے جاؤ گے غالب
شرم تم کو مگر نہیں آتی

کیا وہ بھی ہم سے ایسی ہی ہمدردی رکھتے ہیں؟

کیا کبھی یہودی، عیسائی، ہندو اور دیگر غیر مسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ پر اس طرح کی ہمدردی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ وہ تو صدام حسین کو عید الاضحیٰ کے موقع پر پھانسی دے کر ''انوکھا عید کارڈ'' تمہیں ارسال کر رہے ہیں عراق کی سرزمین کو خون مسلم سے رنگین کر رہے ہیں۔ افغانستان میں ظلم و بربریت کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں کشمیر و فلسطین میں مسلمان بہو بیٹیوں کی عصمتوں کو داغدار کر رہے ہیں...... پھر اے مسلمانو! تم کس لیے ہلکان ہوئے جا رہے ہو؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱ دسمبر

Happy New Year

تعارف

انگریزی سال کے اختتام اور نئے سال کے شروع ہونے کی خوشی میں ۳۱ دسمبر اور یکم جنوری کی درمیانی شب بے حیائی اور فحاشی کی تمام حدود پھلانگ جانے'مذہبی حد بندیوں کو روند ڈالنے اور حیوانیت کا مظاہرہ کرنے کا نام Happy New Year ہے۔

تاریخی حیثیت

دنیا میں نئے سال کی ابتدا کے کئی نظام (کیلنڈر) زیر استعمال ہیں ہمارے ہاں انگریزی کیلنڈر...... برائے نام اسلامی کیلنڈر اور دیہاتوں میں دیسی کیلنڈر رائج ہے۔آج سے کئی سو سال قبل دنیا میں کئی نظام ماہ وسال کے اندازے کے لیے استعمال کیے جارہے تھے مگر تقریباً اڑھائی سو سال قبل یعنی تقریباً ۱۷۵۲ء میں معروف انگریزی کیلنڈر کو اختیار کیا گیا جس کا پہلا مہینہ جنوری ہے۔آج کل یہی کیلنڈر سب سے زیادہ قابل اعتماد اور دنیا کے اکثر و بیشتر ممالک میں رائج ہے۔اس کیلنڈر کے مطابق سال کا اختتام دسمبر جبکہ آغاز جنوری سے ہوتا ہے۔لہٰذا نئے سال کو خوش آمدید کہنے کے لئے یورپ میں ''نیو ہیپی ائر'' کے نام پر شراب نوشی،عیاشی،زنا کاری،فحاشی اور مادر پدر آزادی کا حیا سوز مظاہرہ شروع ہوا جو آہستہ آہستہ ہمارے معاشرہ میں بھی سرایت کرتا جارہا ہے۔

ہمارے ہاں کیا ہوتا ہے؟

ہمارے ہاں نیو ہیپی ائر منانے کے لئے اب تو سرعام شراب نوشی ، بد قماشی ، بے حیائی اور فحاشی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔کہیں شراب کی محفلیں سجائی جاتی ہیں تو کہیں ڈانس پارٹیوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔کہیں نشہ میں دھت ہوکر ہوائی فائرنگ کی جاتی ہے۔تو کہیں عصمتوں کو پامال کیا جاتا ہے۔کہیں آبرو باختہ ڈائنیں دعوت برائی دیتی ہیں۔تو کہیں ہوس باختہ نوجوان بے ہودگی کی انتہا کردیتے ہیں۔کوئی کسی کی بیٹی کو برباد کررہا ہوتا ہے تو دوسرا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی بہن کی عزت تار تار کر رہا ہوتا ہے۔ الغرض گناہ اور بے راہ روی کا وہ کھیل کھیلا جاتا ہے کہ الحفیظ الأمان۔

شرعی نقطہ نظر

لا شک ولا ریب، ایسی بے ہودگی اور بے حیائی حرام ہے اور اس کا ارتکاب کسی سچے مسلمان سے ممکن نہیں ہے۔ ایسا صرف وہی کر سکتا ہے جو شرم وحیا سے عاری اور لچر افکار کا حامل ہو، جس کو دین اسلام کی سنہری تعلیمات سے دور کا بھی واسطہ نہ ہو۔ اگرچہ اس بے حیائی کے طوفان کو غلط اور حرام کہنے میں ہمیں کوئی تردد نہیں مگر قارئین کی تشفی کے لئے ہم اس بے ہودگی کا ناجائز ہونا مندرجہ ذیل نکات کی صورت میں بیان کرنے کی اجازت چاہتے ہیں۔

1 فحاشی و بے حیائی کا فروغ

''ہیپی نیوائر'' منانا اس لئے حرام ہے کہ اس میں بے حیائی، فحاشی عریانی اور بداخلاقی کو فروغ ملتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ﴾ [1]

''بے شک وہ لوگ جو یہ پسند کرتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔''

نبی کریم ﷺ نے متعدد احادیث مبارکہ میں بے حیائی، عریانی اور فحاشی سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''پہلی نبوتوں کے کلام میں سے جو بات لوگوں تک پہنچی ہے (ان میں سے ایک یہ ہے) کہ جب تم میں شرم وحیا باقی نہ رہے تو پھر جو چاہے کرو۔'' [2]

[1] ٢٤/ النور: ١٩۔

[2] بخاری، کتاب الأدب، باب اذا لم تستحی فاصنع ما شئت ٦١٢٠۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ کیا زندگی کا ایک سال کم ہونے پر خوش ہونا چاہیے؟

اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو پیدا فرمایا۔ انسانوں اور جنوں کو کچھ ذمہ داریاں دے کر دنیا میں بھیجا۔ تمام انسان ایک دن اپنی تمام زندگی کا حساب وکتاب دینے کے لئے پروردگار عالم کے حضور کھڑے ہوں گے لیکن کتنے تعجب کی بات ہے کہ انسان اپنی قیمتی زندگی کا ایک سال کم ہونے اور حساب وکتاب کا دن مزید قریب آنے پر خوشیاں منائے، بھنگڑے ڈالے، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے؟

نئے سال میں تو ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ جس طرح بارہ ماہ آہستہ آہستہ گزر گئے اور اب نیا سال شروع ہو چکا ہے اس طرح انسان کی زندگی بھی گزر رہی ہے۔ اس کو چاہیے کہ وہ اس کو قیمتی بنائے۔ اپنے اوقات بہترین اور صالح اعمال میں خرچ کرے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''دو نعمتیں ایسی ہیں جن کی اکثر لوگ ناقدری کرکے خسارے میں رہتے ہیں۔
۱۔ صحت۔ ۲۔ فارغ وقت۔'' ❶

❸ تقلید کفار

ہیپی نیو ائر نائٹ منانا اس لئے بھی حرام ہے کہ کفار کی تقلید اور ان سے تشبیہ ہے جس سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ بلکہ کفار کی تقلید وتشبیہ کرنے والوں سے لاتعلقی کا اظہار کیا، فرمایا:

''جس نے کسی قوم کے ساتھ مشابہت کی وہ انہیں میں سے ہے۔'' ❷

❹ نعمت کی بے قدری

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے حتیٰ کہ ان کو شمار میں لانا کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ ان نعمتوں میں سے انتہائی قیمتی اور سب سے بڑی نعمت ''زندگی'' ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کو زندہ رکھا ہے اور وہ ایک سال میں مرنے والے اپنے عزیز واقارب اور دوستوں کی لسٹ میں شامل ہونے سے بچ گیا تو اسے اللہ تعالیٰ کا

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب الصحة والفراغ ...... ٦٤١٢۔

❷ ابو داؤد، کتاب اللباس ...... ٣٥١٢۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکر ادا کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور جو موقع اللہ تعالیٰ نے اسے دیا ہے اس سے خوب فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ﴾ [1]

"اور جب تمہارے رب نے تمہیں کہا کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تم کو اور زیادہ "نعمتیں" دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو (سمجھ رکھو) کہ میرا عذاب سخت ہے۔"

کتب احادیث میں مذکور ایک واقعہ کے مطابق عہد رسالت ﷺ میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ فوت ہوا، کچھ مدت کے بعد ایک اور صحابی رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوا کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خواب آیا کہ بعد میں مرنے والا جنت میں پہلے داخل ہو رہا ہے۔ صحابہ نے اس کی تعبیر معلم کائنات ﷺ سے پوچھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کیا بعد میں مرنے والا جب تک زندہ رہا نماز نہیں پڑھتا رہا اور روزہ نہیں رکھتا رہا۔"

5 مسلمانوں کا سال محرم سے شروع ہوتا ہے

ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلمان ہیں اور مسلمانوں کا نیا سال محرم سے شروع ہوتا ہے جو انگریزی کیلنڈر کے حساب سے ہر سال مختلف تاریخ کو آتا ہے۔ اول تو نئے سال کی خوشی کا تصور اسلام میں نہیں لیکن اگر نئے سال کی خوشی مراد ہے تو ہمارا سال تو محرم الحرام سے شروع ہوتا ہے پھر ۳۱ دسمبر کی رات خوشی منانے کے چہ معنی دارد؟

مسلمان کو خوشی کے موقع پر کیا کرنا چاہیے؟

مسلمان کو تو خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ الحمد للہ سبحان اللہ، کا ورد کرنا چاہیے۔ شکرانے کی نماز پڑھنا چاہیے۔ لیکن ہم اسلامی اصولوں سے کب پیار کرتے ہیں؟ ہمیں تو ان کفار کی تقلید کرنا ہے۔ جو خود جہنم کا ایندھن بننے والے ہیں، ہم نہ ہی تو خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور نہ ہی مصیبت کے وقت صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ڈاکٹر اقبال نے کیا خوب کہا:

[1] ١٤/ ابراھیم: ٧۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتی ہے دم صبح صدا عرش بریں سے
کھویا گیا کس طرح تیرا جو ہر ادراک
کس طرح کند ہوا تیرا نشتر تحقیق
ہوتے نہیں کیوں تجھ سے ستاروں کے جگر چاک
اب تک ہے رواں گرچہ لہو تیری رگوں میں
نے گرمی افکار نہ اندیشہ بے باک
روشن تو وہ ہوتی ہے جہاں بین نہیں ہوتی
جس آنکھ کے پردوں میں نہیں ہے نگہ پاک

اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ہمارے اعمال کی اصلاح فرمائے اور ہمیں اسلام کے سنہری اصولوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹-۰۰ جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر ....

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ